کمک اردو کی وجہ تسمیہ

کمک = مدد - ہیلپ - اردو = لشکر
مجازاً اسکی زبان یعنی زبان - چونکہ یہ
کتاب کمی زبان اردو کے سیکھنے والوں کو مدد
اور ان کو ہیلپ دیتی ہے اس مناسبت سے
اس انتخاب کا نام کمک اردو رکھا گیا۔

صفحہ ۱ نیک صحبت کا اثر

(انتباہ) خاص اس بیان میں ناول کے
طرز پر سلیم اور اسکے والدین کی باہمی
گفتگو کو نہایت رنگ میں بیان کیا ہے اور اس
پیرایہ میں نیک صحبت کا اثر اس طور سے
دکھایا گیا ہے تاکہ ساتھ ہی طلبا اور ناظرین
اس انداز خاص سے علاوہ دلچسپی کے
مقصد اور غرض اچھی طرح ذہن نشین
کر سکیں اور اسکے سمجھنے میں آسانی اور سہولت
سے پہونچ جائیں۔

(تنبیہ) ہم طلبا کی آسانی کے لئے اکثر

(ہ) کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

بالاخانہ = ف۔ مرکب مقلوب اصل میں
خانۂ بالا ہے یعنے اوپر کا کمرہ۔

میاں = آقا۔ مالک

عمر = زندگی۔ لائف۔ جمع اسکی اعمار

طلب کی خبر = مرکب اضافی یعنے بلانے
کی خبر بلانے کی اطلاع ہے۔

سلیم ابھی **پوچھنے لگا**

سلیم ابھی تک جاگتا تھی۔ یعنے اگر سدارا
خادمہ نے آ بیدار کیا اور کہا کہ صاحبزادے
جلدی سے ہوشیار ہو چلو اوپر کمرہ پر آپکو
اماں بلاتے ہیں سلیم کی عمر ابھی دس
برس سے کم ہی تھی جو ہی اُسنے اپنے
بلانے کی اطلاع ہی بارے ڈر کے سہم سے
ہوشیار ہو گیا اور فوراً منہ ہاتھ دھو کر
ماں سے آکر دریافت کرنے لگا۔

اماجان = اس سے پہلے کیا حرف
استفہام محذوف یعنی اڑا دیا ہے
اماجان صفت موصوف صفت ہیں جسکے
معنی میری پیاری اماں۔ مائی ڈیر مدر

اباجان = صفت موصوف یعنے
پیارے باپ۔ مائی ڈیر فادر۔

اماجان **کیوں بلایا ہے**

اماجان (میری پیاری اماں) کیا آپکو
خبر ہے کہ اباجان (میرے پیارے باپ نے)
مجھکو کیوں بلایا ہے۔

ماں = اسکے بعد (جواب دیا) محذوف
یعنے اڑا دیا ہے

ماں **خبر نہیں**

ماں نے جواب دیا مجھکو تو کچھ علم نہیں

صفحہ ۲۔

بیٹا = فعل محذوف کا فاعل ہے اسکے
بعد فعل ماضی مطلق (کہا) محذوف ہے
اصل میں عبارت اس طرح تھی (بیٹے نے کہا)

خفا۔ غصہ ناراض۔

نہیں آئیں گے = فعل ماضی منفی صیغہ
جمع غائب۔ اس میں ضمیر مستتر اس کا
فاعل ہے اُس کا مرجع ابھی (لاشئی ہی ہے)

آسان اور مشکل عبارتوں کو مطلب خیز تبدیل کر کے دکھلائیں گے طلباء کو چاہیے کہ وہ ان تبدیل عبارات سے آسان اور مشکل عبارات کو تبدیل کریں اسی مشق اور پریکٹس بڑھائیں تاکہ امتحان کے موقعہ پر ان کو لٹنوس اور کاوش کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

توضیح الفاظ و تشریح معانی

نیک صحبت = مرکب مقلوب اس میں صحبت نیک ہے مرکب اضافی یا اضافت توصیفی یعنی اچھی صحبت، عمدہ سوسائٹی

اثر = تاثیر اس کی آثار۔

سلیم = ایک فرضی نام ہے۔

بیدارا = ایک فرضی نوکرانی اور خادمہ کا نام ہے

آجگایا = فعل ماضی معطوفہ ہے اصل میں (آ کر جگایا) تھا کثرت استعمال سے (کر) علامت ماضی معطوفہ گر گئی اور آجگایا رہ گیا

(نوٹ) فعل ماضی معطوفہ اصل میں دو ماضیاں ہوتی ہیں ایک ماضی کا عطف دوسری ماضی پر ہوتا ہے لیکن پہلا ماضی امر حاضر کے آخر (کر) زیادہ کر کے بنایا جاتا ہے اور دوسرا ماضی اسکے بعد لایا جاتا ہے جیسے احمد کھانا کھا سو گیا (کھا کر سو گیا) ماضی معطوفہ سے کبھی علامت ماضی معطوفہ (کر) کثرت استعمال سے گر جاتی ہے جیسے آجگایا میں (کر) گر گیا ہے۔

صاحبزادے = مرکب مقلوب ہے اصل میں زادہ صاحب ہے یعنی آقا کا فرزند،

(نوٹ) صاحبزادہ اور صاحبزادی صاحب اقتدار اور نوابوں کی خاص کر سیدوں کی اولاد کے واسطے مخصوص ہے لڑکے کے واسطے صاحبزادہ اور لڑکی کے واسطے صاحبزادی صاحبزادہ کی (ہ) اردو املا میں یائے مجہول ہی سے لکھی جاتی ہے لیکن فارسی کتابوں میں اس کا استعمال

اناحال ہے۔

ماں　　　تمہیں بہت شوق ہے کہ

ماں نے کہا تمہارے اناحال ابھی ادھر

کمرے سے کبھی نہیں نکلے یہاں آئے ہیں۔

پیارا میاں آپ　　　کچھ بیچارہ۔

پیارا اونڈی۔ یہ جواب دیا میاں میں

اوپر کمرے۔ لوٹا لینے کمرے میں گئی کہ

صرف میاں اکیلے بیٹھے ہوئے کتاب

دیکھ رہے تھے جب لوٹا لیا پیچھے واپس

آنے لگی تو میاں نے آپ کا نام لیکر کہا

کہ انکو میرے پاس بھیجدو۔

صورت سے کچھ غصہ تو نہیں معلوم ہوتا تھا

انکے چہرے سے کچھ ناراضگی تو نہیں ظاہر

ہوتی تھی۔

صفحہ ۴۴۔

معقول طور پر = سوچ سمجھکر عقلمندی

سے۔ دانائی سے۔

کبھی کبھار = کبھی کبھی۔

ورنہ = ور نہ۔ اور نہیں تو۔ مخفف یعنی مختصر

(وا گر نہ) کا (و) یعنی اور اگر نہ کے بعد

نہیں تو جو نہیں مرکب ہے اور نہیں تو

اور جو نہیں۔

اکثر = ۶۔ ما دہ (کثرت) زیادہ یہ بہت زیادہ

باپ = یعنی باپ نے پوچھا۔

کیوں = ایسا کیوں کہتے ہو۔ یعنی

اکیلے کیوں جاتے ہو۔

بیٹیا = بیٹے نے جواب دیا۔

اگلے مہینے میں　　　مدرسہ میں

پاتا ہوں۔ اگلے مہینے میں امتحان

ہوگا اور چونکہ چھوٹے بھائی جان اسے

امتحان کی تیاری میں مشغول ہیں صبح

کو بہت سویرے اٹھکر کسی ایک ہم جماعت

(کلاس فیلو) کے مکان پر چلے جاتے ہیں

اور اگر وہاں انکو پڑھتے پڑھتے دیر ہو جاتی

ہے تو گھر بھی نہیں آسکتے سیدھے اسکول

چلے جاتے ہیں۔

گنجفہ = ایک مشہور کھیل جس میں پتوں سے

کھیلتے ہیں اور اس کے ہر ایک سے ہر

کھیل کود میں لگ جاتے ہیں = کھیلنے کودنے لگتے ہیں۔

مسجد = ع۔ مادہ (س ج د) عبادتگاہ بندگی کرنے کی جگہ۔ ماتھا ٹیکنے کی جگہ۔ جمع اسکی مساجد۔

بٹیا جناب کچھ عیب۔ نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں = بیٹے نے کہا جناب ان لڑکوں کی ایسی اچھی عادت ہے کہ جب وہ رستے میں چلتے ہیں تو گردن جھکا کر چلتے ہیں (ادہر ادہر لفنگوں کی طرح دیکھتے ہوئے نہیں چلتے) اور ہر ایک اپنے سے بڑے کو اپنا عزیز ہوا سمجھ کے سلام ضروری کر لیتے ہیں اس محلہ میں کئی برس سے رہتے ہیں مگر کسی کو خبر نہیں ہے اور نہ بات کرتے ہیں گالی گلوج بکتے ہیں اور نہ جھوٹ بولتے ہیں نہ ولی گم کھاتے ہیں اور نہ کسی پر طعنہ مارتے ہیں اور نہ کسی سے جھگڑا کرتے ہیں اور اسکول میں بھی ان کا ایسا ہی طریقہ ہے اتنک کسی نے انکی شکایت تک نہیں کی کھیل کے گھنٹے میں اور لڑکے کھیل کود میں مشغول ہو جاتے ہیں مگر یہ چاروں اس گھنٹہ میں مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں۔

ہم جماعت = ہم درجہ۔ ساتھی۔ کلاس فیلو

آموختہ = ف۔ پچھلا پڑھا ہوا۔ اسم مفعول فارسی۔ آموختن پڑھنا کا

ناخوش = ف۔ ناراض مرکب از حرف نفی اور خوش بمعنی راضی سے مرکب کے معنی ناراض۔

کم بخت = ف۔ بدنصیب۔

گھر کے گھر ملا ہے = گھر پاس پاس ہیں

لبِ سر و چشم = ف۔ سر اور آنکھوں سے (ب) سے سر۔ سر = سر۔ چشم = آنکھ مرکب کے معنی سر اور آنکھوں سے۔

جانماز = ف۔ نماز پڑھنے کی جگہ مصلیٰ وہ چھوٹی سی دری جس پر مسلمان کیطرح جیسا ابھی بچھی ہے اور نماز اس پر

اگلے روز میں اُس کے گھر آیا تو دیکھا کہ
ایک بوڑھی سی عورت جس کو حضرت بی
کہتے ہیں جا نماز پر بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی
تھیں میں سیدھا دالان میں جا کر اُسے
تم جماعت کے پاس جا بیٹھا جب حضرت بی
اپنے پڑھنے سے فارغ ہوئیں تو مجھ کو دعا
دیکر کہا کہ بیٹا شریف آدمیوں کا طریقہ ہے
کہ اپنے سے بڑے کو سلام ضرور کر لیا
کرتے ہیں میں اُن کے اس کہنے سے
غیرت کے مارے زمین میں گڑ گیا اور اُٹھ کر
کہا میں ادب سے آپ کو سلام کیا اس کے بعد
مدتوں میں اُن کے گھر جاتا رہا اور حضرت بی
ہمیشہ مجھ کو نصیحت کرتی رہیں تب ہی سے
میرا دل سلام کہنے میں کھل گیا۔

غرض

مضمون بالا سے یہ ہے کہ نیکوں کی صحبت سے
بُرے بھی اچھے ہو جاتے ہیں اس لئے اچھی
سوسائٹی اور نیک صحبت اختیار کرنا
چاہیئے۔

صفحہ ۹

سچ کی تاثیر

تشریح الفاظ و توضیح معانی

شریف خاندان = بڑا گھرانہ۔ مرکب
توصیفی لفظ خاندان مرکب ہے خان بمعنی
سردار اور (دان) کلمہ نسبت ہے۔
نوعمر = نوجوان۔
کمال = ہنر۔ فن۔
شوق = ذوق۔ اشتیاق جمع [illegible]
عزیز وطن = ع۔ پیارا وطن۔ عزیز کی
جمع اَعِزّہ اور وطن کی جمع اوطان۔
آمادہ = تیار۔
ضعیفہ = ع۔ مادہ (ضعف) بوڑھی جمع
اسکی ضعفاء۔
عرض کرنا = ادب سے کہنا۔
اجازت = ع (جوز) حکم دینا۔
قافلہ = مادہ (ق ف ل) وہ جماعت
جو سفر سے لوٹنے والی ہو جمع اسکی قوافل
[illegible] = [illegible] مرکب

غور سے = وہاں سے۔
عہد کیا = وعدہ کیا۔
خلاف = ع مادہ (خلف) مخالف۔ برخلاف
سلام رخصت = ع الٰی کا سلام آخری
ملاقات کا سلام۔ گڈ بائی۔
ہمراہ = ف۔ ساتھ۔
بغداد = ف۔ ایک شہر کا نام ہے جو ایک
مدت دراز تک خلفائے عباسیہ کا دار الحکومت
رہا ہے۔ وہ دار السلطنت تھا جبکہ آگے
پیرس اور لندن بالکل جنگلے تھے یہ
مخفف باغداد کا ہے ترکیب اضافت
یعنی اضافت کا باغ۔
صفحہ ۱۱۔
منزلیں = اردو جمع منزل۔ قافلہ
اترنے کی جگہ مسافروں کے ٹھہرنے کا
مقام اس کی عربی جمع منازل آتی ہے۔
طے = لپیٹنا مراد ختم کرنا۔
کم عمر = کم سن۔
آزمائش = ف۔ امتحان ایک پیمائش جانچ

ناگاہ = ف۔ اچانک۔
زبردست = طاقتور۔
گروہ = ف۔ جماعت۔
نمودار = ف۔ ظاہر۔ حاصل مصدر
نمودن بمعنی دیکھنا جیسا کہ رفتار
حاصل مصدر رفتن کا ہے۔
اہل قافلہ = قافلہ والے لفظ اہل
خلاف قاعدہ جمع ہے (ذی) بمعنی صاحب کی
مقابلہ = ع۔ سامنا۔ مادہ (قبل)۔
خوف زدہ = ف۔ ڈرا ہوا۔
بے قرار = بے چین۔
اعتماد = ع۔ مادہ (عمد) بھروسا۔
آفت = مصیبت۔ بلا۔
وار = حملہ۔
خالی نہ جائیگا = بیکار نہ جائیگا۔
اُسی یقین — خالی نہ جائیگا
اس کو پورا یقین تھا کہ سچ مجھکو ہر ایک
بلا سے بچائیگا اور سچائی کی تلوار کا حملہ
کبھی بیکار نہ جائیگا یعنی سچ ایسا اثر رکھیگا

ہوا تھا گا پسند۔ اسم مفعول عربی کا بروزن مفعول
روانگی ۔ ف۔ روانہ ہونا۔ چلنا۔
عہد ۔ع۔ زمانہ وقت جمع اسکی عہود۔
رواج ۔ع۔ چلن۔ مادہ (روح)
حوالہ ۔ع۔ مادہ (حول) سونپنا سپرد کرنا
نقدی ۔ع۔ مادہ (نقد) پرکھنا لیکن
چونکہ اکثر پرکھنا صفت سکے کی آتی ہے
بطور مجاز مرسل صفت بولکر موصوف
مراد لیا کرتے ہیں۔ گویا نقدی بولکر روپیہ
مراد لینا معنی مجازی ہیں۔
علاوہ ۔ سوائے۔
عطا ۔ع۔ بخشش دینا۔
جواہرات ۔ جمع جوہر ۔ع۔ گوہر بمعنے
موتی لیکن گوہر لوگ کبھی لعل یا یاقوت وغیرہ
کو بھی مراد لیتے ہیں اگر گوہر در یا اور صدف
وغیرہ کے سلسلہ میں مذکور ہوتا ہے تو صرف
موتی مراد لیتے ہیں اور اگر سنگ خارا
وغیرہ کے لئے ذکر کیا جاتا ہے تو گوہر سے
مراد لعل وغیرہ جواہرات مراد لئے ہیں

اور اگر دونوں میں سے ایک کا بھی ذکر
نہ کیا جائے تو عموماً بیش قیمت پتھر ہی
مراد ہوتے ہیں
بلبش ۔ف۔ بڑے۔
نفیس ۔ع۔ مادہ (نفس) بمعنی عمدہ
جمع اس کی نفائس۔
نورانی ۔ روشن مرکب (نور) بمعنے
روشنی اور (انی) کلمہ نسبتی۔
سرچشمہ ۔ف۔ سوتا جہاں سے
پانی نکلتا ہے۔ مجازاً عام نکلنے کی جگہہ
خطر ۔ دہشت۔ ڈر۔
پیش آئے ۔ سامنے آئے۔
ثابت قدم رہو ۔ قدموں کو جما کر رکھو
ہٹیو نہیں۔
نصیحت ۔ع۔ مادہ (نصح) سیکھانا سمجھانا
یا اچھی باتوں کی تعلیم دینا جمع اسکی
نصائح۔
سعادت مندی ۔ نیک بختی مصدر
مرکب سعادت بمعنی نیکی اور مند کلمہ نسبتی

پیشہ = ف۔ طریقہ۔
توبہ کی = چھوڑ دیا۔ گناہ چھوڑ کر خدا کی
طرف توجہ کی۔
رفیقوں = اُردو جمع رفیق سے لکھی
عربی جمع رفقاء۔
غارت گر = لوٹنے والا۔ لٹیرا۔ ڈاکو قواعد
کی رو سے اسم فاعل ترکیبی۔
صفحہ ۱۳
انبار = ف۔ ڈھیر۔
یکایک = ف۔ اچانک۔
رحم دل = مہربان۔ نرم دل۔
پارسا = ف۔ پرہیزگار۔
واپس کر دیا = لوٹا دیا۔
اذیت = ع۔ مادہ (اذی) تکلیف۔
معافی = بخشش۔
آئندہ = ف۔ آنیوالا۔ اسم فاعل قیاسی
آمدن مصدر یعنی آنا سے صفت ہے۔
زمانہ محذوف کی = یعنے آئندہ زمانہ میں
بسر کی = گذاری۔

تاثیر = ع۔ مادہ (اثر) اثر کرنا۔
آئندہ زندگی = ف آنیوالی زندگی یہ
جسکا نام آجتک زندہ ہے جسکا
نام اسکا مشہور ہے۔
شیخ عبد القادر جیلانی = بڑے پیر
اور غوث الاعظم کے نام سے مشہور ہیں
آپ علاوہ علوم باطنی کے علوم ظاہری
میں بڑی کامل دسترس رکھتے تھے
آپ کی تصنیفات میں سے غنیۃ الطالبین
اور فتوح الغیب مشہور کتابیں ہیں
آپ نے ۵۶۱ھ ہجری میں شہر بغداد
میں وفات پائی اور بغداد ہی میں
آپ کا مزار مقدس ہے اور اہل دل
اور عارفین کی زیارت گاہ ہے۔

خلاصہ

ایک شریف خاندان کے لڑکے نے
تحصیل علم کے واسطے اپنی بزرگ
والدہ سے ایک قافلے کے ہمراہ باہر
جانیکی اجازت چاہی اس بزرگ

کرکے رہے گا۔

قزاق = لٹیرا۔

پوشیدہ = چھپا ہوا۔ اسم مفعول فارسی

طلب کر رہے تھے = ڈھونڈ رہے تھے

حیلہ = ع۔ مادہ (ح ی ل) بہانہ جمع اسکی حیل

عذر = ع۔ بہانہ جمع اسکی اعذار۔

بے رحم = جس میں رحم نہ ہو۔ ظالم سخت

بری طرح = بے دردی سے۔

ستایا جاتا ہے = تکلیف دیا جاتا ہے۔

بے تامل = بے سوچے۔ فوراً۔

تعداد = ع مادہ (عدد) شمار گنتی۔

دلیرانہ = مرکب تشبیہ مرکب دلیر یعنی

بہادر اور آنہ کلمہ تشبیہ ہے۔

(نوٹ) آنہ کلمہ نسبت کبھی آتا ہے اور

علامت نسب کے لئے کبھی آتا ہے جیسے

شاہانہ۔ ملوکانہ۔

اس دلیرانہ جواب سے　　ڈالدیا

اس بہادروں کی طرح سچے جواب دینے

سے ڈاکوؤں کو دھوکے میں ڈالدیا یعنے

یعنی انکو یقین نہ آیا۔

عہد پر = وعدہ پر۔ قول پر۔

ثابت قدم ہے = جما ہوا ہے۔

تعظیم کرتا ہے = بزرگی کرتا ہے

ادب کرتا ہے۔

تبدیلی = ایک حالت سے دوسری حالت پر آنا

احمد الفی = لٹیروں کے سردار کا نام ہے

عہد = قول قرار۔

قائم = اسم فاعل بروزن فاعل لغوی

معنے کھڑا ہونیوالا مراد باستوار اور جما ہوا

اس کا مصدر قیام ہے۔ جس کے

معنے کھڑا ہونیکے ہیں۔

بڑے مالک = مراد خدا۔ گاڈ۔

پروا نہیں کرتا = خیال نہیں کرتا۔

ناحق = بلا حق۔ مراد بلا سبب۔

خلقت = ع مادہ (خلق) دنیا مراد دنیا والے

غارت کرتا ہے = لوٹتا ہے۔

ظالمانہ = ظالم کی طرح۔ مراد ظلم کرنیوالا

مرکب ہے ظالم اور آنہ کلمہ تشبیہ سے۔

کنگورے = اردو جمع کنگورہ۔ وہ
نکونہ یا چھوٹی عمارت جو بلند دیوار
یا بڑے بڑے دروازوں پر بنائی جاتی ہے
برج = ع۔ گنبد جمع اسکی بروج۔
شق = ع مادہ (ش ق ق) پھٹنا۔
خندق = ف۔ کھائی جو قلعوں کی فصیل
اور شہر پناہ کے چاروں طرف کھودی
جاتی ہے۔
ستونوں = اردو جمع ستون کھمبا۔
دریچوں = اردو جمع دریچہ کھڑکی۔
شاخیں = اردو جمع شاخ ٹہنی۔

صفحہ ۱۵

جھومتی نہیں = لہراتی نہیں۔
جل کوے = لگے۔
فراق = ع۔ جدائی مادہ (فرق)۔
پھرکیوں کی طرح چکر لگاتے = چاروں
طرف چکر لگاتے رہتے ہیں۔
اور اسمیں چھوٹی چھوٹی
پھرکیوں کی طرح چکر لگاتے اور اس
پانی میں پیاری پیاری مچھلیاں اچھلتی
تھیں اور چاندی کے سروں کی طرح
چمکتی تھیں اور لگتا تھا دھوپ کر صبح سے
شام تک ان مچھلیوں کی جدائی میں
پانی کے چاروں طرف چکر لگاتے رہتے تھے
لوٹنا = بیٹھ پرندوں سے بیٹھ کر لوٹنے
مخصوص ہے۔
ویرانہ = ف۔ اجاڑ = وہ مقام جو آباد نہ ہو
محرابیں = اردو جمع محراب وہ نو کی
اور گول نما عمارت جو بڑے بڑے دروا
میں کھلوا (یا سادی) بنائی جاتی ہے۔
چوکھٹ = وہ شکل جو ایک خط مستقیم (اسٹریٹ
لائن) دوسرے خط مستقیم پر ملانے
سے پیدا ہوتی ہے۔
فرش = ع۔ بچھونا جمع اسکی فروش۔
سنگ مرمر = ف۔ ایک قسم کا سفید پتھر ہے
سلوں = اردو جمع سل۔ چوڑا اور چوکور
پتھر۔
سبزہ = ف۔ ہرا بھرا۔

شکستہ حال ۔ ٹوٹا پھوٹا ۔
بُرجیاں = جمع برجی اسم مصغر برج بمعنی گنبد کا ۔
قائم = ع مادہ (ق ی م) کھڑا ہونیوالا اسم فاعل عربی مراد موجود ۔
پختہ = ف ۔ پکا ہوا اچھا یا مضبوط ۔ اسم مفعول ہے پختن مصدر کا ۔
روشوں = ف اردو جمع روش کی پٹڑی ۔
آثار = ع جمع اثر نشانی ۔ علامت ۔
جنگلی بیل = وہ بوٹی جو ایک جگہ پر کھڑی نہ ہو بلکہ زمین یا کسی درخت یا دیوار کے طول اور عرض میں پھیلتی چلی جائے ۔
پھوٹ نکلا تھا = اُگ آیا تھا ۔ پیدا ہو گیا تھا ۔
ہریاول = ہریالی ۔ سبزی ۔
در = ف ۔ دروازہ ۔
جہاں سے پتھر جھڑ گیا تھا
دیواروں میں جس جگہ سے کوئی پتھر اکھڑ گیا تھا

اسی جگہ جنگلی بیل اور اپنے آپ اُگنے والی بوٹیاں اور گھاس پیدا ہو گئی تھی اور چاروں طرف دروازوں اور دیواروں پر ہریالی ہی ہریالی نظر آتی تھی
کہیں کہیں = کسی کسی جگہ ۔
شکستہ دیوار = ٹوٹی ہوئی دیوار ۔
جھرمٹ = گروہ ۔ جھنڈ ۔
تنہائی کے گوشہ = خلوت خانہ ۔ وہ مقام جو آدمیوں کی کثرت سے خالی ہو وہ مکان جہاں آدمیوں کی ریل پیل نہ ہو
دلچسپ = ف ۔ دل کھینچنے والا ۔ دل خوش کرنے والا ۔
کہیں کہیں ... دکھا دی تھی
کسی کسی جگہ ٹوٹی ہوئی دیوار کے سایہ اور درختوں کی کثرت نے اس باغ کو نہایت عمدہ دل لگی کی خلوت خانہ بنا دیا تھا
شہر پناہ = ف فصیل وہ دیوار جو شہر کے چاروں طرف حفاظت کے واسطے بنائی جاتی ہے ۔

سُرخ = لال۔ ضد کالا۔

داغ = دھبا۔

چبوترہ = پلیٹ فارم پنجابی سَتّھ

مہتابی = صدر دالان کی بغلی کا کمرہ جو یکدرہ ہوتا ہے۔

صفحہ ۴۱

پختہ سڑکوں = پکی سڑکیں۔

اندارے = اندرا جمع اندارے بڑے اور چوڑے منہ کا کنواں جس کا حلقہ کم از کم معمولی کنوؤں سے دوگنا یا سہ گنا ہوتا ہے

پن گھٹ = پانی بھرنے کے گھاٹ۔ مراد کنوئیں۔

چہلیں کرتی تھیں = آپس میں چھیڑ چھاڑ کرتی

چوراہا = وہ جگہ جہاں سے چار طرف کو چار راستے کٹتے ہیں۔

بے ڈول = جو بے ترس اور گول نہ ہو ضد سڈول۔

دیوتا = ہندو مذہب کے سرگ اور زمین کے قابل تعظیم افراد۔

مورتی = پتھر کی بنی ہوئی کسی جاندار کی شکل۔

روز = ہر دن۔ روزانہ۔

صبح = تڑکے سویرے۔

ہوا کے جھونکے سے تالیاں بجاتے ہیں = ہوا کے چلنے سے آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا کر بجتے ہیں کھڑکھڑاتے

عالیشان = بہت اونچا۔ عالی کا مادہ (علو) شان کا مادہ (شأن)۔

مندر = ہندو مذہب کا عبادت خانہ۔

پجاریوں = اردو جمع پجاری۔ پوجا کرنے والا۔

میلے لگے رہتے تھے = ہجوم اور بھیڑ لگی رہتی تھی۔

راج پاٹ = مرکب کے معنے بادشاہت حکومت

بستی = ملک۔

بسانے والا = آباد کرنے والا۔

خاک میں ملکر خاک ہو گئے = مر گئے اور خاک بن گئے خاک کے برابر ہو گئے۔

دورانِ تفتیش = تلاش کے وقت۔
مرکب دوران بمعنی وقت اور تفتیش
بمعنی تلاش کرنا۔
خفیف = ع۔ مادہ (خفف) تھوڑی۔
رنجشیں = اردو جمع رنجش بمعنی رنج۔
مراد بگاڑ۔ جھگڑا۔
دفعتہً = اچانک۔
لڑائی ٹھنی = لڑائی قائم ہو جانی۔
صفحہ ۱۹
لہولہان ہو جانا = خون میں بھر جانا
خون میں آلودہ ہو جانا۔
گروہ بندی = مخلوق سے الگ الگ
جماعتیں قائم کرنا۔
پانچیں پانچ = بانٹنے کے سہے کا درجہ۔
خود رو حالت = آزادانہ حالت۔
آزادی کی حالت۔
پھولا پھلا کرتے تھے = ہرے بھرے
ہوتے تھے۔
شغل = مشغلہ۔ مشاغل۔

ناشپاتیوں = اردو جمع ناشپاتی مشہور پھل
چمن = ف۔ اسم ظرف مرکب امر از
امر چمیدن بمعنی لچکنا اور ن (نون) کلمہ
نسبت سے مراد باغ پھولوں کے اگنے کی جگہ۔
روش = سڑک۔
رونا مارا = مل دل دیا۔ مراد برباد کر دیا
محض = صرف۔
پھولوں کی بوچھار = پھولوں کا
(درخت) سے کثرت سے گرنا۔
ہنسیاں = مراد قہقہے۔
ستھراؤ = ڈھیر
قہقہہ لگانا = آواز سے کھل کھلا کر ہنسنا
جا بجا = جگہ جگہ۔ وہ جو جانے قصہ سے آئے
تہ خانہ = وہ مکان جو زمین کے نیچے
باقاعدہ بنایا جاتا ہے۔
بھول بھلیاں = وہ راستے جو
اپنے چلنے والوں کو بھلا دے اور دھوکا
دیوے۔
تاریک = اندھیری۔

ایک کا دوسرے کے پیچھے دوڑنا۔
ٹولیاں = اردو جمع ٹولی۔ جماعت گروہ
کنگچہ = قوسی شکل کی عمارت۔

صفحہ ۱۸

اوچک = کود۔
شہ نشین = بادشاہی بیٹھک بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ۔ بلند مقام۔
چھجی = دالان کے آگے کا حصہ خواہ یکدرہ ہو بادلاٹ لگا ہوا۔ زینہ = سیڑھی۔
سراپردہ = بادشاہی خیمہ۔
برآمد = نکل کر
گت پر ناچ دکھانا - گت پر ناچنے لگنا۔
طربیہ = ع۔ مادہ (ط ر ب) [illegible]۔
چھیڑنا = تنگ کرنا۔
قلابہ = لوہے کا کانٹا۔
تن تنہا = اکیلا
مشغول = ع۔ مادہ (ش غ ل) مشغول۔
[illegible] = ملازمہ

اہتمام = ع۔ (ہم) انتظام۔
صدر سمیت جانب = اوپر کی جانب۔
دیوان خاص = وہ محل جس میں خاص امرا اور سردار جمع ہوتے ہیں اور عام لوگوں کو دخل نہیں دیا جاتا۔ ضد دیوان عام
گوشہ = کونہ۔
صحن چبوترہ = انگنائی کا پلیٹ فارم وہ چبوترہ جو انگنائی کے اوپر کی جانب صدر دالان سے ملا ہوا بنایا جاتا ہے۔
کثرت کار = کام کی بہتایت - کام کی زیادتی۔
قوت حافظہ = یاد رکھنے کی قوت۔
یک لخت = بالکل۔
معطل = ع۔ مادہ (عطل) بیکار۔
اور یہ بھول کر کہاں جمع کئے تھے - اور اب سب بھول جاتے کہ ہم نے اینٹیں کس جگہ اکٹھا کی تھیں۔
تفتیش = ع (ف ت ش) ڈھونڈھنا، تلاش کرنا۔

کبھی اس دوران میں آپس میں رنجشیں
ہو جاتیں تو ایسی لڑائی ٹھنتی کہ سیکڑوں
بندر لہولہان ہو جاتے اور جب اس
جنگ و جدال میں لگا ایک باغ کا مالی
آتا تو باغ کے بیچ کے درختوں میں جا کودتے
ایک غول رنگتروں سے نکل کر باغیچوں
میں ہو گا تو دوسرا امرودوں سے نکلکر
کھجوروں میں جا کودا کسی نے لگا جب درختوں
کو روندا مارا تو کسی نے درختوں کو ہلا ہلا کر
اُن کے پھلوں کو تباہ کر ڈالا پھر محلوں میں
کوئی ۔ جانا کوئی پھول جھلیاں کوئی سنگ
کا راستہ السیار کتنا کہ جسکو آنکھوں سے
نہ معلوم کر لیا ہو اور اسی اس دریافت پر
انسان ناز اور فخر ہوتا ہے کو خیال کرنے
لگے کہ جس طرح آدمی کبھی اس شہر میں بے
کار و بار میں مشغول تھے ہم بھی اُسی طرح
کاروبار میں مصروف ہیں اور اس خیال
میں ایسے مست ہوئے کہ اپنی تعریفوں
میں بیٹے اڑانے لگے اور اسقدر شور و غل
جانے کہ محلے تک اُٹھ جانے اور پھر نئے
سرے سے اُنہی حرکتوں کا دور شروع
ہو جاتا ۔

غرض

مذکورہ بالا مضمون سے زمانہ کا انقلاب
بتاتا ہے اور اس سے یہ سبق دیا ہے کہ
اپنی موجودہ خوش حالی کے دوام و قیام
پر بھروسہ نکر بیٹھو اور جو اصلی کام ہے
اُسے کمال تک پہونچا دو ۔ تمہارے
دور کے بعد کسی اور کا دور آنے والا ہے
دیکھو ویران شہر پر بندروں کے قبضہ
سے عبرت پکڑو ۔

صفحہ ۲۱

معاش

تشریح الفاظ و توضیح معانی =

اہل = ۶ خلاف قاعدہ جمع سے دی
معنی صاحب کی لیکن لفظ اہل مفرد اور
جمع دونوں کے واسطے استعمال ہوتا ہے
یہاں جمع کے معنی میں مستعمل ہوا ہے مراد

ستونوں پر ہری ہری گھاس اور بیلیں
لپٹی ہوئی تھیں کھڑکیوں میں جنگلی
درختوں کی ٹہنیاں باہر نکل کر ہوا کے
جھونکوں سے جھومتی تھیں کھائیوں میں
کہیں کہیں برسات کا پانی جمع تھا
جس میں خوبصورت خوبصورت مچھلیاں
چاندی کے ٹکڑوں کی طرح چمکا کرتی تھیں
ویرانہ میں پہاڑ کی چوٹی پر راجہ کا محل
تھا لیکن چھت بیٹھ گئی تھی صرف در و
دیواریں باقی تھیں پھر جنگل ہو گئی تھی
اس کے کنارے سنگ مرمر کے فوارے
ٹوٹے پڑے تھے پکی سڑکوں پر جس قدر
کلس اور اندارے تھے ٹوٹ پھوٹ کر
گڑھوں کی شکل بن گئے تھے چبوترے میں
جو ایک سڈول سا پتھر پڑا ہوا ہے یہ
کسی دیوتا کی مورتی تھی وہ ٹوٹا ہوا برج
جہاں پیپل کے درخت کثرت سے اگ آئے
ہیں وہ ایک شاندار مندر تھا اب وہ راجہ
مہاراج سب خاک میں ملکر خاک ہو گئے

اب تو صرف بندروں کی حکومت کا دور
دورہ ہے اور راجہ کے محل میں بجائے
درباروں اور درباریوں کے سیکڑوں
بندر ناک کے پیچھے ایک بیٹھکر ایک
دوسرے کے جوئیں دیکھکر کھاتا تھا جب
اس حرکت سے جی گھبراتا تو دس دس کے
پیچھے بیس بیس اور بیس بیس کے پیچھے
بلکہ تیس کی ٹولیاں بنا بنا کر بھاگ دوڑ
اور کڈی شروع ہو جاتی یہاں گھس
وہاں گھس ایسے لوٹ اٹھے جو ڈالاں سے
کھانچہ میں کھانچہ سے سر لٹکی پر کوئی
چھجہ پر لو کوئی بیچ کے طاق میں سردی
کھاتا کوئی رسہ کے راستہ سے سراپردہ
میں پہونچکر سنگ مرمر کے کٹہرہ پر ناچنے
لگتا اس دوڑ دھوپ سے تھکتے تو دیواروں
سے چونے کے ٹکڑے اکھیڑ کر دیوان خاص
کے کونے میں جمع کرنا شروع کر دیتے کبھی
محل حویلی کی اینٹیں نکال نکال کر
سنگ مرمر کے فرش پر ناچنے لگتے اور جب

اور یائے نسبت ہے۔

نقالی = نقال میں اسم منسوب ترکیب نقال معنے نقل کرنیوالا اور یائے نسبت ہے۔

مسخراپن = ٹھٹھاپن۔

صرف = محض۔

صفحہ ۳۲

عیش = آرام چین۔

انبساط = ع مادہ (ب س ط) خوشی۔

منحصر = ع مصدر موقوف مادہ (ح ص ر)۔

مصلحت عام = عام اصلاح۔ عام درستی

خلاف = مخالف

خود = خد۔ اپنے آپ۔

قماربازی = جوا سٹہ۔

چوری = چورانا۔

قزاقی = لٹیرا۔ ڈاکو۔ راہ مار

اعلیٰ = ع۔ مادہ (علو) اونچا۔ بڑا۔

دانائی = عقلمندی۔ سمجھ بوجھ۔

شجاعت = ع۔ مادہ (ش ج ع) بہادری

تعلق = ع مادہ (علق) علاقہ۔ لگاؤ۔

انتظام = ع۔ مادہ (نظم) بندوبست۔

عدالت = ع۔ مادہ (عدل) انصاف۔

تعلیم = ع۔ مادہ (علم) پڑھانا۔ پڑھائی۔

طب = علم حکمت۔ ڈاکٹری یعنی وہ علم جس میں امراض بدن کا علاج سکھایا جاتا ہے۔

حساب کتاب = بہی کھاتہ (اکونٹ بک)

مساحت = ع۔ زمین کی پیمائش کا علم مادہ (مسح)۔

سپاہگری = فوجی کام۔

ادنیٰ = ع مادہ (دنو) سے جو اعلیٰ سے کمتر ہے۔

جسمانی = ع صفتی ترکیب جسم۔ بدن اور انی کا نسبت۔ (بدنی)

جسمانی طاقت = بدنی طاقت

موقوف = ع۔ مادہ (وقف) منحصر

مکروہ = ع۔ مادہ (کرہ) ناپسندیدہ

طبیعت = ع۔ مادہ (طبع) سبھاؤ یعنی عادت مجازاً دل۔

نفرت = ع بیزاری۔ مادہ نفر۔

خاکروبی = بھنگی پن۔ بھنگی کا کام اسم

گھر والے کنبہ والے۔
عیال = پہلے حروف کو زیر۔ بیوی اور لڑکے
بال بچے۔ اہل و عیال مرکب کے معنے
بیوی بال بچے۔
معاش = ع۔ مادہ (عیش) زندگانی
اسباب روزی۔ مجاز گذری۔
انسان = ع۔ مادہ (ا ن س) آدمی جمع
اس کی انس۔
قدرت = طاقت۔
محتاج = ع۔ مادہ (ح و ج) حاجتمند۔
شخص = آدمی جمع اس کی اشخاص۔
واجب = ع۔ مادہ (و ج ب) لازم۔
ضروری۔ جمع اسکی وجائب۔
پیشہ = ف۔ طریقہ۔
اختیار = ع۔ مادہ (خ ی ر) پسند کرنا
قبضہ جمع اسکی اختیارات۔
زراعت = ع۔ مادہ (ز ر ع) کھیتی۔
تجارت = ع۔ مادہ (ت ج ر) سوداگری۔
آہنگری = ف۔ لوہار کا کام اسم

منسوب مرکب آہنگ یعنی لوہار اور (ی)
نسبتی۔
نجاری = ع۔ مادہ (ن ج ر) بڑھئی
کا کام اسم منسوب مرکب نجار یعنے
بڑھئی اور (یائے) نسبتی۔
وغیرہ = اور سوا اس کے۔ و۔ اور
غیر۔ سوا۔ ہ۔ اسکے۔ مرکب کے معنے
سوا اسکے۔
ذریعہ = ع۔ مادہ (ذ ر ع) واسطہ سبب
جمع اسکی ذرائع۔
تہذیب = ع۔ مادہ (ہ ذ ب) عادت
کی درستی اخلاق کی آراستگی۔
راحت = ع۔ مادہ (ر و ح) آرام چین
اسپر ہر کی بہت پوری ہوتی ہے۔
ضروری = جو لازمی ہو۔
زرگری = سنار کا کام اسم منسوب
مرکب زرگر سنار اور یائے نسبتی۔
بازیگری = کھیل تماشے کا کام کرنا
اسم منسوب مرکب بازیگر تماشہ کرنیوالا

کما سکتا ہے۔ اس نیست سے باہر کی مر
سے ہونے کے مقابلہ میں ہزارہا سال زیادہ
رہے گی۔
راستبازی = سچائی۔
دغا = دہوکہ۔ فریب۔
طراری = جیب کاٹنا۔
انجام = نتیجہ۔
نقصان = کمی۔ ٹوٹا۔
دنیا = مو۔ مادہ (د ن ی) جہان اور
اسکا مادہ (د نو) بھی ہو سکتا ہے۔
اکثر = زیادہ تر
اعتبار = مع (ع ب ر) بھروسا۔ جمع
اس کی اعتبارات۔
ایکبار = ایک دفعہ۔ ایک مرتبہ۔
دغا کرتا ہے = فریب دیتا ہے دہوکہ دیتا ہے
لٹیرے = بلا لوٹنے لغیر بلا سبب ٹوٹنا۔
کاٹ کی ہنڈیا = جسکی عمر تہوڑی مراد
دہوکہ کا کام۔
کاغذ کی ناؤ = کم عمر۔ مراد دہوکہ دہی۔

نفع = فائدہ۔
خسارہ = ع۔ مادہ (خ س ر) ٹوٹا نقصان
حقیقت = ع (حق) اصل۔ واقع۔
کاریگروں = اردو جمع کاریگر۔ کام کرنے
والا۔ کام بنانیوالا۔
نیت = ع (ن ی ی) ارادہ جمع اسکی نیات
عیب = ع۔ برائی جمع اسکی عیوب۔
نقص = خرابی۔ جمع نقائص۔
خریدار = خریدنے والا۔
جتا دیں = بتا دیں۔ آگاہ کردیں ظاہر کردیں
غرض = مقصد۔ ارادہ۔
آمیزش = ف۔ ملاو۔ کسی چیز میں
کھوٹی چیز ملانا۔ حاصل مصدر ہے
آمیختن بمعنی ملانا کا۔
سخت گناہ = بڑا گناہ۔
سودے = وہ چیز جو خریدی جائے۔
دیکھ بھال = تحقیق۔ جانچ پڑتال
ترجیح = ف۔ بہاؤ۔
چپکا نہیں = معلوم نہیں ٹھہرانے میں

منسوب بارکھ، خاکروب یعنی بھنگی اور
بائے نسبت ہے۔
اعلیٰ درجہ = سب سے بڑا درجہ۔
لیاقت = ع مادہ (ل ی ق) قابلیت
استعداد۔
کم لیاقت = ناقابل۔ بے استعداد۔
مجبوراً = ع۔ مادہ (ج ب ر) لاچار۔
شریف = ع۔ مادہ (ش ر ف) بزرگ
جمع اس کی شرفاء۔
جائز = ع۔ مادہ (ج و ز) مناسب۔
خواہ = ف۔ حرف عطف بمعنی یا
نیک معاش = اچھی روزی اور حلال روزی والا
صفحہ ۲۳
پاجی = بدمعاش۔ بری روزی والا۔
ناجائز = نامناسب۔
لازم = ع مادہ (ل ز م) ضروری جمع
اس کی لوازم۔
کامل = ع۔ مادہ (ک م ل) پورا جس کا
ناقص = ع۔ مادہ نقص۔ نکما گھٹیا
جمع اس کی نقصار۔
بے ہنر = بیکار جس میں کوئی ہنر نہ ہو۔
محنت = ع مادہ (م ح ن) مشقت
جمع اس کی محن۔
ضائع = ع۔ مادہ (ض ی ع) برباد خراب
باہنر = ہنر والا۔
اجرت = مادہ (ا ج ر) مزدوری۔

مؤلف

اشعار کا مطلب

(۱) خواہ کوئی پیشہ ہو کھیتی ہو یا سوداگری
یا علم انسان کو چاہیئے کہ اس میں کمال
حاصل کرے یعنی ناتمام نہ چھوڑے
وہ بیکار ہے۔
(۲) جو لوگ کسی چیز میں کمال رکھتے
ہیں ان کی عمر خود بخود بڑھ جاتی ہے
خود حساب کر کے دیکھ لو کہ ہنر والے کا
ایکدن بے ہنر کے ایک سال کے برابر ہے
کیونکہ ہنر والا جتنا ایک دن میں کمائیگا
بے ہنر اسقدر ایک سال میں بھی مشکل سے

اختیار کرنا ہے اور کہنا جاتا ہے اس لئے
انسان کو لازم ہے کہ سر لیے رہنے کی کوشش
کرے اور اعلیٰ لیاقت پیدا کرے اور پھر
اُس لیاقت کو کمال تک پہنچائے کیونکہ
شہر میں کمی کسی سے چوری کرنے برا ہے اور
ہر ایک ہمیشہ میں سچائی کو قایم رکھے تاکہ
لوگوں کو اُس کا اعتبار رہا ہے کیونکہ جھوٹا
اور دغاباز ہمیشہ ٹوٹے میں رہتا ہے اگرچہ
ایک مرتبہ جھوٹ اور دغابازی سے فائدہ
اُٹھا لیگا مگر ہمیشہ کیلئے وہ بے اعتبار
ہو جائیگا۔ راستی سیدھی سڑک ہے جس
کوئی کھٹکا نہیں کوئی رہرو آ جائے اس
راہ سے بھٹکتا نہیں۔

دلیری

تشریح الفاظ و توضیح معانی:

خطرہ = ع۔ مادہ (خ ط ر) خوف ڈر۔
ج اسکی خطرات۔
دشواری = سختی۔

پیش آئے = سامنے آئے۔
آفت = ع مصیبت۔
مصیبت = ع ص و ب لکھتے ہیں جمع اسکی مصائب
سامنے = مقابل۔
اپنی ذات پر = اپنے آپ پر۔
بھروسا = اعتبار۔
رائے = عقل سمجھ۔ تدبیر
تدبیر = ع۔ مادہ (د ب ر) کسی کام کے انجام
پر غور کرنا۔ فکر کرنا۔ جمع اسکی تدابیر۔
دفع کرنے پر = دور کرنے پر۔
آمادہ = تیار۔
خصلت = ع مادہ (خ ص ل) عادت
جمع اسکی خصائل۔
دلیری = بہادری۔
ثابت قدم = جما رہنا ایک
حالت پر قائم رہنا
استقلال = ع۔ مادہ (ق ل ل) کسی
کام میں لگا تو قائم رہنا بے صبرا نہ
ہونا۔ مستقل مزاجی۔ ثابت قدمی

حجت = ع۔ مادہ (ح ج ج) دلیل۔
قیل قال مجا یا جھگڑا جمع اسکی حجج۔
وامول = اردو جمع دام۔ دیکھ براؤن صفحہ ۲۵
دمکانا = ڈرانا۔
(مولف) ع (الف) جمع کرنیوالا تصنیف کا لکھنے والا۔ کتاب کا جمع کرنیوالا۔ لینے سانے والا۔

شعر کا مطلب

راستی = سچائی۔ کھٹکا = خوف۔ خطرہ۔
رہرو = مسافر۔ راہ = راستہ
بھٹکا = بھولا۔

سچائی ایک ایسی سیدھی سڑک ہے کہ جس میں کچھ بھی خطرہ نہیں آج تک کوئی مسافر اس راستہ (سچائی) سے نہیں بہکا۔

خلاصہ

اے اہل و عیال کے لئے کمانا بھی ایک بہت بڑی نیکی اور عبادت ہے اسلئے روزی پیدا کرنے کے لئے کوئی پیشہ اختیار کرنا

ضروری ہے اب پیشے مختلف ہیں بعض ضروری اور بعض غیر ضروری بعض مصلحت عام کے خلاف بعض اعلیٰ بعض ادنیٰ بعض جائز بعض ناجائز اعلےٰ درجہ کے پیشے وہ ہیں جو علم اور بہادری سے تعلق رکھتے ہیں جیسے حساب کتاب سپاہگری وغیرہ اور ادنیٰ پیشے وہ ہیں جو صرف بدن کی طاقت سے واسطہ رکھتے ہیں جیسے مٹی کھودنا۔ لکڑیاں چیرنا۔ بوجھ اٹھانا وغیرہ جائز پیشے وہ ہیں جو مصلحت عام کے موافق ہیں جیسے کھیتی سوداگری تجارت وغیرہ۔ اور ناجائز پیشے وہ ہیں جو مصلحت عام کے خلاف ہیں جیسے جواسٹہ ڈاکہ وغیرہ مکروہ پیشے وہ ہیں جن سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہے جیسے بھنگی پیشہ جو لوگ اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہیں وہ اعلےٰ درجہ کے پیشے اختیار کرتے ہیں اور جو لوگ کم لیاقت ہیں مجبوراً وہ ادنیٰ درجہ کے پیشے اختیار کرتے ہیں شریف آدمی بجز جائز پیشے

ادا کرتا ہے - ہمارا یہاں شناخت

جوش = تحریک کا مصدر جوشیدن

معنی ابالنا ہے اور تحریک مقصد ہے

نامعقول - ابہد -

حرکتیں = اردو جمع حرکت کام - فعل

فرو ہونے کے بعد = جاتے رہنے کے بعد

دور ہونے کے بعد -

خود = آپ -

ندامت = شرمندگی -

بدلہ = عیوض -

انتقام = عربی مادہ (ن ق م) بدلہ لینا -

خوف = ڈر -

دل چھا جاتا ہے = دل کو گھیر لیتا ہے

آشنا = دوست -

نفرت = بیزاری -

بیہودگی = معمولی نالائقی = دقوفی خرافات

حرارت کا بالکل مرجانا = گرمی نہ رہنا

مراد ہے دل ہو جانا -

نہیں ابھارتی = نہیں جوش میں لاتی -

بودا = کمزور - انگریزی ویک -

کم ہمت = نامرد اور سہمت کم حوصلہ

بے غیرت بنا تا ہے = بیشرم ہو جاتا ہے

حق تلفی = حق کو ضائع کرنا - برباد

کرنا حق کو ادا نہ کرنا -

ہتک = بے عزتی - بے آبروئی -

ذلت = رسوائی -

گوارا = یہ حرف کو بتیں پڑھنا

چاہیے - زبر سے پڑھنا غلط ہے گواریدن

مصدر کا حاصل مصدر ہے اور اسکے آخر

کا الف زائد ہے معنی ذائقہ اچھا

جو دل کو بھاوے -

اوسان = سمجھ - عقل -

اوسان خطا ہو جاتے ہیں = عقل

خالی رہتی ہے - دل قابو میں نہیں رہتا -

دشوار کام = مشکل کام -

انجام نہیں دے سکتا = پورا نہیں کر سکتا

انسانیت = آدمیت -

تمام خوبیوں سے = تمام کمالوں سے - تمام

وسیلہ = ع مادہ (وسل) ذریعہ واسطہ
جمع اسکی وسائل۔
مشکلیں = اردو۔ جمع مشکل دقت و رکاوٹ
تمام کرسکے = ادا کر سکے۔
صفحہ ۳۲
حوصلہ = مرد کا لوٹا۔ جیارا ہمت
جمع اسکی حوصلے۔
کامیابی = مراد کو پہنچنا مقصد پوری
راہیں = اردو جمع راہ راستہ طریقہ۔
سچائی = سچ - بتلانا ہے - کہاں ہے
ادنیٰ درجہ = چھوٹا درجہ۔
اعلیٰ رتبہ = بڑا مرتبہ۔
حملہ = دور چڑھائی۔
ظالموں = اردو جمع ظالم ظلم کرنے والا
شریروں = اردو جمع شریر بدی کرنے والا
شرارت = بدی۔
حق = ع واحد وہ چیز جو واجب الادا
ہو جمع اسکی حقوق مادہ (ح ق ق)
عزت = ع مادہ (ع ز ز) آبرو۔

حرمت = مادہ (حرم) بزرگی عزت۔
حفاظت = ع مادہ (ح ف ظ) نگہبانی۔
صبر = بےجا خواہشات نفس کو روکنا۔
تحمل = ع مادہ (حمل) برداشت کرنا۔
غالب = ع مادہ (غلب) غلبہ پانے والا زبردست
فتحمند = فتح پانے والا کامیاب ہونے والا
شاید = کلمہ شک۔
انجن = انگریزی کل۔ آدمی جو ریل کو
چلاتا ہے جسکے ذریعہ سے ریل چلتی ہے
بھاپ = اسٹیم۔ بخار۔ خفیف دھواں
روک تھام = قابو میں لانا
باقاعدہ = قاعدہ سے۔
حرکت = جنبش۔
قابو = قبضہ۔
صفحہ ۳۰
انجام = نتیجہ۔
نیک = اچھا۔
بد = برا۔
تمیز = ع (میز) ایک چیز کو دوسری سے

حٹ کر جائیں بھو سکے + نہ کڑواس کہ جو چکھے سو کنفو سکے -

صفحہ ۲۸

باتیں گھڑنی

اوزار = ف - کام کرنیکا آلہ - کام کرنیکی کل مجازاً سبب - ذریعہ -

مرض = ع (م ر ض) بیماری جمع اسکی امراض لگ گیا ہے = پیدا ہو گیا -

خواہ = ف - حرف تردید بمعنی (یا) -

غرض = مقصد جمع اسکی اغراض -

اعتبار = ع مادہ (ع ب ر) بھروسا کرنا یقین کرنا -

قابل = ع - لایق اسم فاعل عربی معنی قبول کرنیوالا مجازاً لایق -

بداخلاقیوں - اُردو جمع بداخلاقی بری عادت بُری خصلت

کلام = بول چال -

نیست و نابود ہو گئی = . ، جاتی رہی مٹ گئی

ابتداء = ع مادہ (ب د ء) آغاز -

باتیں بنا نہ کرے = باتیں گھڑ کر کھوٹے سکے چالاکی سے چلا کر کھرے سکوں میں گنوا دیں = جھوٹی باتوں کو فریب سے سچی باتوں کے برابر کر دیں -

صفحہ ۲۹

حسن کلام = بیان کی خوبصورتی -

داخل = ع مادہ (دخل) شامل اسم فاعل عربی اندر گھسنے والا مجازاً شامل -

نفس الامری = ع - مرکب نفس اور (ال) تعریف اور (امر) کام اور یائے مصدری سے سچی بات -

واقعات = ع مادہ (و ق ع) جمع اسکی واقعہ - حالت - حال - کیفیت -

اپنے تئیں = اپنے آپ -

حسن بیان = بیان کی خوبصورتی اور اچھائی

ریاکاری = نمود - دکھلاوا -

مکاری = فریب - دھوکہ بازی -

باتیں بنانا = باتیں گھڑنا -

عیب = ع - برائی جمع اسکی عیوب

بزرگوں سے۔
محروم — بے نصیب۔

شعر کا مطلب

تو ایسا میٹھا نہ ہو کہ کھوکے آدمی ایکدم
نگل جائیں اور نہ ایسا زہر بن کہ جو کھائے
وہ فوراً ہی اگل دے یعنی حد سے
زیادہ غصہ کر اور نہ حد سے زیادہ رحمدل
بن درمیانی چال اختیار کر۔ خیر البشر کا
کلام ہے خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُہَا۔ یاد رکھ
یعنے تمام کاموں میں درمیانی چال
اچھی اور بہتر ہے۔

خلاصہ

خطروں اور آفتوں کو محض اپنی رائے
اور تدبیر سے دفع کرنے کے لیئے طیار رہنا
ہی دلیری کہلاتا ہے اس دلیر سے
آدمی ثابت قدم بنتا ہے اسی سے بڑے
بڑے کاموں کے کرنے کی ہمت پیدا ہوتی
ہے اسی سے مشکل کام آسان ہو جاتے
ہیں اور یہ دلیری ایک ایسی صفت ہے کہ
جس سے ہر قسم کے شور و شر سے انسان
محفوظ رہتا ہے اور اسی سے ادنیٰ مرتبہ
سے اعلیٰ رتبہ پر پہونچتا ہے دلیری بھی
انسانی کمالات میں سے ایک کمال ہے
مگر یہ اسی وقت حاصل ہوتی ہے کہ جب
انسان اپنے غصہ کو قابو میں رکھے کیونکہ
غصہ تو لوہیں نرہے سے عقل نکل جاتی ہے
اور جب عقل نکل جاتی ہے تو انسان اچھی
اور بری بات میں تمیز نہیں کر سکتا اور
پھر اس غصہ میں انسان سے ایسی ایسی
حرکتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ بعد غصہ کے
خود انسان شرمندہ ہوتا ہے اور دشمن
اس پر ہنستے ہیں لیکن غصہ کی حرارت کو
بالکل مار دینا بھی کم ہمتی اور سست بنا دیتا
ہے ایسا آدمی اپنی ذلت کو ذلت نہیں
سمجھتا آفتوں کے وقت اسکے اوسان
جاتے رہتے ہیں اور کسی مشکل کام کو وہ
پورا نہیں کر سکتا اسلیئے تمام خوبیوں سے
محروم رہتا ہے غرض نہ حلوا بن کہ

صفحہ ۳۷ خیر = اچھا۔
اس شعر سے اُس شعر تک = اوّل سے آخر تک
فر فر = بلا اٹکے۔ تیز۔
معقول = اچھی طرح عقل سے سمجھکر۔
بہتر = اچھا۔

خلاصہ

نوع انسان میں قوہ ذہانت اور حافظہ مختلف ہوتے ہیں کسی میں کم کسی میں زیادہ۔ خداداد قوتیں ادائے شکر سے بہت بڑھجاتی ہیں اور اُن سے طرح طرح کے فائدے حاصل ہوتے ہیں اور اسکا شکر صرف محنت اور کوشش ہے اگر کوشش کا سلسلہ برابر جاری رہے تو ایک کندذہن اور کم حافظہ آدمی ذہین اور حافظے سے ذہانت اور قوۃ حافظہ میں بڑھجاتا ہے دیکھو ایک طالب علم جو بہت کندذہن تھا اور ہمیشہ اُستاد کی نظر سے گرا رہتا تھا مت اپنے ہم سبق سے اپنی ناکامیابی کی شکایت کی تو اُسکے ہم سبق نے کوشش کرنیکی ترغیب دی اور کہا شوق بہت بڑا۔ اگر سبق یاد نہیں ہوتا تو کچھ حرج نہیں ایک مرتبہ اور کوشش کرکے دیکھو وہ اُسکے کہنے سے یاد کرنے پر کمر مستعد ہو گیا اور کھوڑی دیر میں سارا سبق ازبر یاد کرلیا اور یاد کرکے فوراً اُستاد کو سبق سنا دیا اُستاد نے جو سوال کیا فوراً ایک معقول جواب دیا اُستاد صاحب خوش ہوا اور کہا اگر آیندہ اسی طرح کوشش کروگے تو میں اُمید کرتا ہوں کہ تم ایک لائق طالب علم بناؤگے اس لڑکے کی کوشش سے یہ شوق پیدا ہوا کہ مدرسہ میں اُس سے بہتر کوئی لڑکا سبق یاد کرکے نہیں لاتا تھا

غرض

مذکورہ بالا مضمون سے یہ ہے کہ قوۃ ذہانت اور حافظہ کوشش کرنے سے ترقی پاتے ہیں جس سے ایک کند ذہن آدمی ذہین آدمی سے بڑھجاتا ہے۔

سمجھنے لگا۔

سخت صدمہ = بڑا رنج۔

بدن پسینے پسینے ہو رہا تھا = کمال سہم سے ڈرا ہوا تھا۔

مایوس = ناامید، ہم سبق = ساتھی کلاس فیلو

صفحہ ۳۵

مقسوم = ع۔ مادہ (قسم) تقسیم کیا ہوا، مجازاً قسمت

مشتاقانہ = ع۔ مادہ (ش و ق)، شوق ہوا، مجازاً خواہش۔

اکارت = ضائع۔ برباد۔

صورت = ع۔ مادہ (ص و ر) شکل، مجازاً طریقہ۔ جمع اس کی صُوَر۔

نیک دل = نیک طبیعت۔ اے عزیز = اے پیارے

دل ٹوٹ گیا تھا = دل بجھ گیا تھا، دل مر گیا تھا، نامراد، ناامید اور مایوس ہو گیا تھا

ہم نشیں = ساتھی۔ پاس بیٹھنے والا

صدا = ع۔ آواز۔ مادہ ص د ی۔

ہمت بندھائی = حوصلہ بڑھایا

یار = دوست۔

مستعد = ع۔ مادہ (ع د د) تیار۔ آمادہ۔

رفتہ رفتہ = آہستہ آہستہ۔

الفاظ جمع لفظ، وہ بامعنی آواز جو آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔

فقرے = اردو جمع فقرہ، جملے، سینٹینس، کلام مرکب

ذہن نشین = ذہن میں آ سکیگا۔ سمجھ میں آ سکیگا

ہمت بڑھ گئی = حوصلہ بڑھا۔

ازبر کر لیا = یاد کر لیا۔

کامیابی = مقصد وری۔

شاباش = ف۔ خوش، مادہ (شستن)

خزانہ = ذخیرہ۔ وہ مال جو زمین میں گڑا ہوا ملتا ہے

آیندہ = دوسری دفعہ۔ آپ = ادب تعظیم سے۔

جناب = حضرت، حضور، سر۔

کس برتے پر = کس بل پر، کس طاقت پر۔

درخواست = خواہش۔

فضل = بخشش، برکت

دریافت فرمائینگے = سوال کرینگے، پوچھیں گے۔

مشرقی = اسم منسوب مشرق کا مشرق
پورب - وہ طرف جہاں سے سورج نکلتا ہے
افق = آسمان کا کنارہ -
افق مشرق = وہ آسمان کا کنارہ جو کہ
پورب کی طرف ہے -
نگار = ف - معشوق - محبوب -
آتشیں = ف - اسم منسوب آتش یعنی آگ
مراد سرخ -
آتشیں رخسارہ = سرخ چہرہ -
نقاب = چہرہ ڈھانکنے کا پردہ -
قریب = نزدیک -
بھانت بھانت = وہ قسم قسم - طرح طرح
پرندوں = اردو جمع پرندہ اڑنے والا جانور
جنگھوٹ = گھٹر بھاڑ اور ہجوم -
مختلف سروں میں = طرح طرح کے
سروں میں رنگ برنگ کی آواز و سمفنی
چہچہانے لگے = خوش آوازی سے بولنا شروع کیا
مبارک سلامت = مبارکبادیاں -
نغمے = اردو جمع نغمہ راگ گیت -

کچھ دریا کا کنارہ - مبارک
سلامت کے نغمے گانے لگے - کچھ دریا
کا کنارہ اور نیچرل باغ و بہار (سہلواری)
کی کیفیت نظر آنی شروع ہوئی اور جگہ
جگہ چھوٹی چھوٹی خوبصورت پہاڑیاں
ہریالی اور بیل بوٹوں سے بھری پڑی
تھیں اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ
پہاڑیاں سبز پوشاک پہنکر سبز
ہریالی سنگار کئے ہوئے کھڑی
ہیں ان کی اس آس پاس کہ اب عنقریب
سورج اپنی کرنوں کے سنہری تاروں
سے بنے ہوئے سوغات سے ان کی خوشنما
گوندھے گا لئے (ان کی بلندیوں پہ
اپنی روشنی پھیلائے گا) اور ان
پہاڑیوں کے میدان میں گویا اونچے
اونچے درخت اس جنگل کے نیستا
کہ پیالوں کی قطاریں کھڑی ہیں
اور دریا کے پانی کی سریلی آوازیں
بڑے شوق سے سنتے ہیں اور کبھی یہ

سوامی جی کا پہلا سفر

تشریح الفاظ و توضیح معانی

ایک بار = ایک مرتبہ۔
نربدا = ندی کا نام جسکو تم جغرافیہ کی رو سے خوب جانتے ہوگے۔
اتفاق = ع مادہ (و ف ق) اتحاد مجازاً موقع [illegible]
سہانا = نہایت خوشگوار۔ دل پسند
بسنت رت = موسم بہار۔ صفحہ ۳۴
موسم خوشگوار = نہایت اچھا موسم دلپسند
اعتدال = ع۔ مادہ (عدل) برابری۔
قدرتی = خدائی طاقت۔ نیچرل۔
باغ و بہار = مرکب کے معنی سبزہ ہریالی پھلواری
نظارہ = ع مادہ (نظر) دیکھنا کیفیت سین
جابجا = ف۔ جگہ جگہ۔
خوشنما = ف اچھا معلوم ہونے والا خوبصورت
سبزے = ہریالی۔
بوٹوں = اردو جمع بوٹا۔ چھوٹا سا درخت
لدی = گھری۔

گویا سبز پری بنی کھڑی تھی پہاڑی = گویا سبز پری معلوم ہوتی تھی۔
انتظار = کسی چیز کی آس کرنا امید کرنا آنکھ لگائے رکھنا۔
آفتاب = سورج۔
سنہری = سونے کا ملمع کیا ہوا سونے کے تاروں سے سا ہوا۔
موباف = [illegible] چوٹی باندھنے کا کپڑا۔
دامن = میدان۔
تناور = قدآور۔ ڈیل والا موٹا۔
پُرشوری = [illegible] کرنیوالا۔ [illegible] کرنیوالا۔
صفیں = اردو جمع صف۔ قطار۔ لائن۔
پتھریلی = وہ جگہ جس جگہ کثرت سے پتھر ہی پتھر ہوں
سُریلی = سُر والی۔ اچھی۔ عمدہ۔
صدائیں = اردو جمع صدا۔ آواز۔
نہایت شوق سے = کمال اشتیاق سے۔
کان لگائے سنتے = غور سے سنتے ہیں۔
وجد = حال۔ خدا کی محبت۔ حالِ بیخودی۔

راحت ۔ ع ۔ مادہ (رنج) آرام چین جان
عالم نشاط ۔ مرکب اضافی خوشی کی
حالت ۔ عالم ۔ معنی جہان ۔ حالت کیفیت ۔
یہاں پچھلے دو معنی مراد ہیں ۔ نشاط ۔
خوشی اسکا مادہ (نشط) ہے عالم کا مادہ علم
جھومتا جھامتا ۔ جھومتا ہوا ۔
مستانہ ۔ اسم منسوب ترکیب مست نشہ
والا اور آنہ کلمہ نسبت بمعنی (طرح) ہے ۔
مستانہ ۔ نشہ والے کی طرح ۔
وار ۔ طرح یہاں یہ کلمہ زائد ہے ۔
کُل ۔ تمام ۔ سارے ۔
حواس ۔ ع ۔ جمع حاسہ معلوم کرنے کی
قوۃ اور یہ حواس دو قسم ہیں ظاہرہ
اور باطنہ کہ ہر ایک کی پانچ پانچ قسمیں
ظاہرہ کی پانچ قسمیں یہ ہیں ۔ پہلے
قوۃ باصرہ قوۃ سامعہ ۔ قوۃ شامہ ۔ قوۃ
ذائقہ ۔ قوۃ لامسہ ۔ یعنے دیکھنے کی قوۃ
سننے کی قوۃ ۔ سونگھنے کی قوۃ ۔ چکھنے
کی قوۃ ۔ چھونے کی قوۃ ۔ اور پانچ

حواس باطنہ یہ ہیں حس مشترک ۔ خیال
وہم ۔ حافظہ ۔ متصرفہ ۔
حس مشترک ۔ وہ قوۃ ہے جو تمام ان
صورتوں کو جو حواس ظاہرہ سے معلوم
ہوتی ہیں اپنے اندر جمع کر لی ہے گویا یہ
حس مشترک حواس ظاہرہ کا خزانہ ہے
اسیواسطے اسکو مشترک (شرکت رکھنے
والی) کہتے ہیں ۔ خیال ۔ وہ قوۃ ہے
جو معلومہ صورتوں کے غائب ہونیکے بعد
انکو محفوظ رکھتی ہے گویا یہ خیال حس
مشترک کا خزانہ ہے ۔ وہم ۔ وہ قوۃ ہے
جو معلومہ اور غیر معلومہ صورتوں کا
تصور کر لی ہے یہانتک کہ جھوٹی
صورتوں کا تصور بھی جاتی ہے جیسے
دس سر والے آدمی کا تصور اگرچہ اسکا
وجود بیدا ہے مگر وہم اس کا تصور
کر سکتا ہے ۔ حافظہ وہ قوۃ ہے جو
ان صورتوں کو نگاہ رکھتی ہے جو حواس
ظاہرہ اور باطنہ سے معلوم ہوتی ہیں

(درخت) خدا کی محبت کے شوق ذوق میں آکر اپنے سروں کو ہلاتے ہیں اور جب آسمان کے مشرقی کنارہ پر سرخی ظاہر ہوتی ہے اور سنہرے چہرہ والے معشوق (سورج) کے نقاب (چہرہ کا پردہ) اٹھانے کا وقت نزدیک آتا ہے تو ہر قسم کے جانوروں کی ایک کثیر تعداد ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے سروں اور خوش آوازی کے ساتھ مبارکباد دیتے ہوں گے گیت گانے شروع کر دیتے ہیں۔

فرنگی ارگن = ایک قسم کا انگریزی باجا ہے جسکو فارسی میں ارغنوں بولتے ہیں اس باجے کو پہلے افلاطون نے ایجاد کیا تھا پھر اس کی شکل بگاڑ کر انگریزوں نے اسکا نام ارگن رکھ لیا ہے ارغنوں کو افلاطون نے ایجاد کیا تھا اس کی شکل آجکل کے ارگن کی شکل نہ تھی کیونکہ وہ (کدو) کو خشک کر کے چمڑا وغیرہ چڑھا کر اور تار باندھ کر بنایا گیا تھا اور آجکل ایک بکس کی صورت وغیرہ کی شکل میں رائج ہے غرضیکہ یہ کوئی نئی ایجاد نہیں بلکہ اسکو پرانے لباس کے بجائے نیا کوٹ پتلون پہنا دیا گیا ہے۔

سب پردہ ایکدم کیسا چھیڑ دئیے ہیں = تمام پردے ایکدم بجانے شروع کر دئیے ہیں۔

چھیڑ دئیے ہیں = بجانے شروع کر دئیے ہیں۔

رنگا رنگ = رنگ برنگ۔ طرح طرح

دربان کا الف اتفاقی ہے۔

(نوٹ) جو ایک قسم کے دو اسموں کے درمیان الف آتا ہے اسکو الف اتصالی کہتے ہیں۔

صفحہ ۳۹

کھپاک کھپاک۔ بہت زیادہ۔ کثرت سے

عطار = عطر فروش۔ عطر رکھنے والا آجکل عام طور سے دوا فروشوں کو عطار کہتے ہیں

عطار قدرت = قدرت کا عطار مراد خدا

عطر مجموعہ = مرکب عطر۔ مرکب خوشبو۔

قرابہ = شیشہ۔ شکیرہ۔ مہک = خوشبو۔

روح = جان جمع اسکی ارواح۔

منتشرہ - وہ قوت ہے جو بعض شوریوں
کو بعض کے ساتھ ترکیب دیتی ہے۔
مرغوبات ہے۔ اوہ (ر غ ب) جمع مرغوبہ
وہ چیز جس کی طرف رغبت اور خواہش کی جائے
لطیف ہے مادہ (لطف) عمدہ۔ نفیس۔
محفوظ بجائے محفوظ کے مخلوط ہونا
چاہیے جیسا کہ سیاق اور سباق عبارت
سے معلوم ہوتا ہے۔
مخلوط ہے (خلط) ملا ہوا جیسے
بانٹے ہوئے۔ مراد خوشبو ہوا اور (محفوظ)
کے معنی نگاہ رکھا ہوا جس کے معنی یہاں
موزوں نہیں۔
محروم ہے۔ مادہ (ح ر م) بے نصیب۔
سرور ہے۔ مادہ (س ر ر) خوشی۔
قاصر ہے۔ مادہ (ق ص ر) کوتاہ مراد عاجز
بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ بیان
سے قاصر ہے = یہ معلوم ہو رہا تھا کہ گویا
کسی شخص نے ارغنوں کے تمام پردے
بجا کے سر پیچ کر دئے ہیں اور کبھی کبھی

ہوا کے جھونکوں سے جنگل کے رنگ برنگ
پھولوں اور پتیوں کی بڑی بھیری سے
خوشبو آ رہی تھی گویا نیچر کے عطر فروش
نے ہر ایک قسم کی خوشبوؤں کا مشکیزہ
کا منہ کھول رکھا تھا جس کی خوشبو
جان کو آرام پہونچا رہی تھی میں اس
خوشی کی کیفیت میں جھومتا ہوا اللہ نا
کی طرح جا رہا تھا اور تمام حواس اپنی
مرغوب چیز سے حظ اٹھا رہے تھے اور
خوش ہو رہے تھے مگر یہ عاجز کی زبان ہی
بے نصیب تھی اسی واسطے وہ خوشی
کے بیان سے عاجز ہے یعنی خوشبوؤں
کی کیفیت بیان نہیں کر سکتی۔
سہانی = خوشگوار۔ عمدہ۔
سہانی جگہ = عمدہ اور خوشگوار جگہ۔
اشنان = غسل۔ نہانا۔
پھر کچھ آرام کر کے = ایک پہر آرام
کر کے۔ ایک پہر ٹھہر کر۔
چل پڑا = چلدیا۔

معطّر = ع ۔ مادہ (ع ط ر) خوشبودار
خموشی چھائی ہوئی = سناٹا۔ سکوت
کا عالم۔ خموشی کی حالت
ہُو کا مکان = خالی مکان وہ مقام
جہاں کوئی جاندار نہ ہو
دِل کش = اسم فاعل ترکیبی دل خوش
کرنے والا دل لبھانے والا۔
نظارہ = ع ۔ دیدار کیفیت ۔ مادہ (ن ظ ر)
ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے = نظر
جما کر دیکھ رہے تھے۔ گھور رہے۔ گھور کر دیکھ رہے تھے۔
رات گئی = رات گذر گئی۔
لو مرادابیا = یہ لفظ اردو میں سوائے
فعل امر کے تکیہ کلام کیواسطے بھی استعمال
کیا جاتا ہے
آرام کرو = سو رہو۔
کوئی پہر رات رہے = تقریباً ایک پہر
رات باقی تھی
آنکھ کھلی = جاگا۔ صبح ہوا
محبت کی ترنگ = جوش۔ پیار کی لہر

اجسام = ع ۔ مادہ (جسم) بدن جمع جسم کی
حرارت = ع گرمی۔ مادہ (حرر)
پریم = ہ ۔ محبت الفت۔ نسبت
چاہ
محبت صادق = سچی محبت۔ اثر تاثیر
نواح = ع ۔ مادہ (ن ح ی) اطراف۔
جمع ناحیہ بمعنی طرف۔
کُل = تمام
ساکنین = ع ۔ مادہ (س ک ن)
رہنے والے جمع ساکن بمعنی رہنے والا۔

صفحہ ۴۳

مسحور = گھبرائے ہوئے تھے۔
پروانگی = ف ۔ اجازت۔ جانے کا حکم۔
ذرا = کسی قدر۔ کچھ۔
تامل = ع ۔ مادہ (ا م ل) غور سوچ فکر۔
پرانوں = اردو جمع پران ہندو مذہب
کی وہ کتابیں جس میں دیوتاؤں کے کارنامے
دلچسپ۔ دل لبھانے والا
نصیحت آمیز = نصیحت کی ملی ہوئی
اسم [illegible] حالی۔

خوشنما = خوبصورت اسم فاعل ترکیبی۔
کٹیاں = جھونپڑیاں۔
جانب۔ طرف چٹائی = بوریا۔
صفحہ ۱۴

یکایک = اچانک۔
نہایت مہربانی = بڑی شفقت سے
پیش آئے = برتاؤ کیا۔
پرنام = سلام دیا۔ پہنچے۔
عرض کیا = ادب سے بیان کیا۔
قیام کروں = ٹھہروں۔ صبح = سویرے
اپنا راستہ لوں۔ چلا جاؤں۔
مسکرا کر = آہستہ ہنس کر۔ منہ ہی منہ میں ہنس کر۔
اجی = صاحب۔
شوق سے = مراد خوشی سے۔
(ع) مخففت اور بشارت مصرعہ کا۔
(مصرعہ) کا مطلب
آپ کا وقت سکھ کا جو دو دو بولنے جمع
ہو کر ملتوی جائیں گے۔
بہ صورت = بخوشی سے سوا اسم عدد و خود ہرگا

کم کے واسطے بولا جاتا ہے۔
دھونی = وہ چیزیں جو آگ پر ڈال کے
جلائی جاتی ہیں
جڑیں = بوٹیاں۔
حیران = متحیر حیرت اچنبھے میں
حیران رہ گیا = اچنبھے میں ہو گیا۔ حیرت میں رہ گیا۔
ذائقہ = مادہ (ذوق) مزہ۔
عمر بھر = تمام عمر۔ فارغ = بے فکر۔
باتیں کرنے لگے = باتیں کرنی شروع کریں
عجیب = نادر تعجب خیز۔ نہایت عمدہ۔
سماں = کیفیت۔
شیریں ادا = نہایت اچھے انداز۔
مرکب شیریں = میٹھا مراد نہایت اچھا
اور ادا انداز سے۔
آہستہ آہستہ = سج سج۔
دودھ سی چاندنی = سفید چاندنی۔
صفحہ ۴۳
لوریس رہا تھا = روشنی پھیل رہی تھی
سرد = ٹھنڈی

جہل = نادانی۔ موجب = سبب
بال سے = شک۔
غور کرنیوالے = گہری نظر سے دیکھنے والے
غور کریں = گہری نظر ڈالیں۔
سنگریزوں = ارد۔ جمع سنگریزہ کنکریاں۔
قدرت کاملہ = پوری طاقت مراد خدا
کی پوری اور کامل طاقت بزرگ طاقت
کمالات = ج۔ اور (کمال) کی کمال کی
عالم = جہان دنیا
ترتیب = ترتیب، چیزوں کو جگہ بجگہ رکھنا
ترتیب متناسب = برابر نسبت والی ترتیب
تمام چیزوں کو اس طریقہ سے رکھنا
کہ اسمیں بال بھر بھی فرق نہ ہو۔
شعر کا مطلب مع تشریح معانی
سنگ = پتھر۔ شرار = چنگاری۔
ظہور = ظاہر ہونا جلوہ دکھانا۔
موسیٰ = بنی اسرائیل میں ایک بڑے
جلیل القدر پیغمبر ہوئے ہیں جن کے
معجزے ید بیضا اور عصا مشہور ہیں

کوہ = پہاڑ۔ طور = نام اس پہاڑ کا
جہاں حضرت موسیٰ کو خدا کی تجلی کی
روشنی ظاہر ہوئی تھی

مطلب

ہر ایک پتھر میں جو چنگاری موجود ہے
اے خدا اس سے تیرا جلوہ ظاہر ہو رہا
ہے۔ حضرت موسیٰ ہی کی طرح میں تیرے
جلوہ کو صرف کوہ طور پر ہی منحصر نہیں سمجھتا
ہوں۔ (۴۸)
ورنہ ہر ایک ذرہ میں جلوہ نمایاں ہوا
[illegible]
مطلب ہر ایک ذرہ ذرہ میں تیرا جلوہ نظر آتا
جب میں اسکو دیکھتا ہوں (آنکھیں کھول کر) دیکھتا
ہوں اور ہر ایک کنکری اور ٹھیکری اور پتھر
ترتیب سے دیکھنے کے واسطے میرے لئے آ رہی ہیں
گیا ہے غرض یہ ہے کہ ہر ایک چیز میں
تیرا جلوہ دیکھ رہا ہوں۔

خلاصہ

ایک مرتبہ ہم سفر کر رہے تھے بیابان کی

قصے = اردو جمع قصہ کہانی عربی جمع قصص
پتھریاں = اردو جمع پتھری چھوٹی چھوٹی
دریا کی گول بٹیاں
سڈول = ہموار۔ چاروں طرف سے برابر ہو
خوشنما = خوبصورت خوشرنگ۔ اچھے رنگ والا
جی نہ بھرتا تھا = طبیعت بس ہی نہ ہوتی
سنگ موسیٰ = ایک قسم کا سیاہ رنگ پتھر
نگلی = انگشت۔
بلور = ایک قسم کا سفید رنگ پتھر
چمکیلی = چمکدار
عقیق = ایک قسم کا سرخ رنگ پتھر جس کے
اکثر نگینے بنائے جاتے ہیں۔
ڈھیری = ہ۔ تیر۔ کمال۔ ترنار۔ جمبوڑ
نمودار = ظاہر قدرت۔ تحر
صناعیوں = اردو جمع صناعی۔ کاریگری
عجیب نمونہ = نہایت نادر نمونہ۔
صفحہ ۴۴
مقام = جگہ۔ گذر کرتی = ہوتی ہوئی
آفتاب۔ سورج۔

شعاعیں = اردو جمع شعاع کرن
سطح = جسم کا ادھر کا حصہ وہ جانب جو لمبائی
اور چوڑائی میں تقسیم ہو سکتا ہے
تہ آب = پانی کے نیچے۔ عکس = پرتو چہرہ تاکہ
قدرتی تصاویر = قدرتی تصویریں۔
خوب = بہ۔ اچھی۔ عمدہ۔
دور دست = دور دراز۔ دور دور
ولایتوں = اردو جمع ولایت ملک۔
بطور = بطریق۔
نوادرات = عجیب عجیب چیزوں کے نمونے
گنڈکی ندی = ایک ندی کا نام ہے
سالگ رام = نام ہے ایک دیوتا کا جس کی
مورتی کی ہندو لوگ پرستش کرتے ہیں۔
مورتیں = اردو جمع مورت۔ پتھر کی بنی
ہوئی کسی بزرگ کی شکل۔
قیمتی = بڑی قیمت والا۔
کام میں لاتے ہیں = استعمال کرتے ہیں
اصل تو یہ ہے = تحقیق بات یہ ہے
باعث = سبب۔ راحت = چین

گھاٹی میں جا پہنچے موسم بہار تھا صبح
کے وقت قدرتی پھلواریوں کی کیفیت
اور پہاڑیوں کی ہریالی عجیب لطف
دکھا رہی تھی اونچے اونچے درختوں پر
قسم قسم کے پرندے چہچہا رہے تھے
طرح طرح کے پھولوں و پھلوں کی بھینی
بھینی خوشبوئیں آرہی تھیں چلتے چلتے
جب دوپہر ہو گئی تو میں نے
ایک سہانی جگہ بیٹھ کر غسل کیا اور کچھ
تھوڑے پھل دیکھ کر کھائے پھر ایک پہر
کے بعد وہاں سے چل دیا جب سورج ڈوبنے
لگا۔ تو رات کاٹنے کا فکر سر پر سوار ہو گیا
اچانک سامنے سے ایک آدمی دکھائی
دیا میں نے اس سے پوچھا کہ یہاں
رات کو ٹھہرنے کے لئے کوئی ٹھکانا بھی ہے
اس نے کہا کہ پہاڑی کے اوپر یہاں سے
کچھ فاصلہ پر سید بابا کی جھونپڑی ہے میں نے
وہاں سے قدم بڑھائے اور بوقت شام
یکایک وہاں جا پہنچا۔ سید بابا دیکھ کر
نہایت مہربانی سے پیش آئے پھر میرا
نام پوچھا اور ٹھہرنے کی درخواست
پر مسکرا کر کہنے لگے کہ شوق سے ٹھہرو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو
تھوڑی دیر کچھ ادھر ادھر کی باتیں
کرتے رہے پھر اٹھ کر پھل لا کے اور
فرمایا کہ کھاؤ میں نے کھائے جب
کھانے سے فارغ ہوا تو پھر باتیں کرنا
شروع کردیں باتیں کرتے کرتے بہت سا حصہ
رات گذر گئی تو بابا جی نے فرمایا کہ اچھا
تو اب آرام کرو اور ایک کٹی کی طرف
مجھکو اشارہ کیا۔ اور دوسری میں آپ
چلے گئے صبح ہوتے ہی میں نے رخصت
چاہی تو فرمایا آج تو اور ٹھہرو کل چلے
جانا پھر طرح طرح کے دلچسپ اور نصیحت
آمیز باتوں کی کہانیاں سناتے رہے
دوپہر کے قریب فرمایا کہ آؤ دریا کا
اشنان کریں۔ وہاں سے اٹھ دریا کے
کنارے پہنچے اور وہاں جا کر فرمایا کہ

مفت کی دولت = وہ مال جو دشمن سے
جنگ میں حاصل ہو وہ مال جو بغیر محنت
مشقت کے حاصل ہو جمع اس کی غنائم۔
جو اوروں کی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں =
اوروں کی بُرائیاں دریافت کرنے
میں یہاں لگے رہتے
[illegible] = کھٹک۔
علاج کرتے ہیں = تدبیر کرتے ہیں۔
فعلوں = اُردو جمع فعل کام۔
روزمرہ = ہر روز
سرزد ہوتی ہیں = ظاہر ہوتی ہیں
کرتوت = کام۔ فعل
صفحہ ۴۶
غفلت کرتے ہیں = سستی کرتے ہیں
بے قصور = بے خطا۔ بے جرم = بے گناہ۔
وجہ = سبب جمع اس کی وجوہ۔
معذور = قابل عذر۔ وہ شخص جس کا
عذر سنا جائے۔
ادنیٰ = سب سے چھوٹی جمع اسکی ادانی یا اَدْنیٰ

بھول چوک = خطا
فراموش کرتے ہیں = بھول جاتے ہیں۔
خفیف = ہلکا۔ مراد ہے چھوٹا۔
برتاؤ = طریقہ طرز
پوشیدہ = چھپا ہوا۔
ٹوہ = تلاش۔ ڈھونڈ بھال۔
گرفت = پکڑ حاصل مصدر گرفتاری۔
چشم پوشی = آنکھ نیچی کر لینا۔ کسی کا قصور
نہ دیکھنا۔
رعب = خوف۔ دہشت۔
قائم رہتا ہے = ثابت رہتا ہے۔
ذرا ذرا سی = تھوڑی تھوڑی سی۔
صفحہ ۴۷
بگڑتا ہے = غصہ ہوتا ہے۔ خفا ہوتا ہے۔
وقر = عزت۔ آبرو۔ [illegible]
علانیہ = کھلم کھلا۔ مادہ علن
بازپرس = پوچھ گچھ۔
قصوروار = خطاکار۔ گناہگار۔ ملزم
نادم = شرمندہ

افریقہ = ایک ملک ہے جو سوڈان
سے ملی رکھتا ہے
بہم پہنچا سکے = جمع کرسکے
ہیبت = شکل، صورت جس اسکی ہیبت
تعجب انگیز = اچنبا پیدا کرنے والا۔
مفہوم ہوسکے = سمجھے جاتے تھے۔
دلچسپی = دل لگی۔
پرخطر = خطرہ والا۔ خوفناک۔
واقعہ = حالت۔ پیش آیا = سامنے آیا
ہم سفر = ساتھی۔
ناگوار خیالات = نامور دل خیالات
بُرے بُرے خیال۔ صفحہ ۵۵
دل ہارنے لگے = دل میں پیدا ہوسے
شروع ہوئے۔
اضطراب = ۔ مادہ (ضرب) بے چینی۔
مسٹر = انگریزی۔ اہل علم اور فاضلوں
کے واسطے استعمال ہوتا ہے۔
اطمینان = تسکین۔ آرام۔
مطالعہ = کتاب کا دیکھنا۔

برباد = تباہ قدرت = قابل لائق
رائیگاں = ضائع۔ برباد۔
بے عقلی = بیوقوفی۔
استقلال = ع مادہ (ق ل ل) ۔ دل کی مضبوطی
جرأت = ع دلیری مادہ (ج ر ء)
بدستور = قاعدہ کے موافق۔
سویز = ایک بندرگاہ کا نام ہے۔
صفحہ ۵۶ عالمگیری = دنیا میں پھیلنا۔
پورٹ سعید = نام ایک بندرگاہ کا۔
برنڈزی = انگریزی ایک شہر کا نام
ہے جو بہت بڑا بندرگاہ ہے۔
قسطنطنیہ = ایک بہت بڑا شہر ہے جو
ٹرکی کا دارالسلطنت ہے۔
سابقہ = ع۔ مادہ (س ب ق) سبقت
گزرنا یہاں مراد تعلق۔ واسطہ۔
دقت = مشکل۔
رہنما = ہادی مراد وہ جسکے سبب
اسکیم = انگریزی۔ تجویز۔
لنگر کیا = ٹھہرا۔

ڈنر = انگریزی کھانا
پڈنگ = انگریزی حلوا لڈو، گلگلہ، عام میٹھا کھانا
دوسرا نام انگریزی میں پوش سوئیٹ فوڈ۔ تر = تازہ
خشک = سوکھی۔ عدن = عرب کا ایک شہر اور بندرگاہ
ہے۔ لنگر انداز = جہاز ٹھیرا۔ دلچسپی = دل
لگا لینے والی کیفیت۔ سماٹی قوم = ایک قوم ہے جو
افریقہ کے مال دشرقی ساحل پر آباد ہے۔ ڈونگیوں =
اردو جمع ڈونگہ = چھوٹی کشتی۔ مبتذل = نامناسب
ناموزوں حرکتیں = جمع حرکت
چند بے معنی الفاظ = کچھ بے معنی لفظ
بھاشلیں بجاتے ہیں = علاوہ ظاہری
معنے کے مجازاً سوں ہوتے ہیں۔
مصروف = ع۔ مادہ (صرف) مشغول۔

صفحہ ۵۰

عموماً = عام طور سے۔
مبتذل = ذلیل، نامناسب۔
حقیر = ع۔ مادہ (حقر) ذلیل۔
حرکات = کام جمع حرکت۔
گوارا = پسند۔

عبرت = دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔
تسکین = اطمینان۔ تجارت = سوداگری
بے تکلف = بلا بناوٹ۔ بلا اطمینان
مقدس زبان = پاک زبان۔ نقالوں = اردو جمع
نقال بہروپیہ۔ صفحہ ۵۳ گو = اگرچہ
غیر فصیح = جو فصاحت کے خلاف ہو۔
قدیم عربی = پرانی عربی زبان۔ انوکھی
معمولی الفاظ = رواجی۔ غالباً = اکثر
اختلاط = ع۔ مادہ (خ ل ط) میل جول
خراب ہوتے ہوتے = بگڑتے بگڑتے۔
جرمنی = اسم منسوب بلکہ جرمن کا رہنے والا۔
سیاحی = ع۔ مادہ (س ی ح) سیر، سفر۔
بدولت = ذریعہ سے۔
اٹالین = انگریزی اسم منسوب اطالوی زبان
آرنلڈ = ایک انگریز کا نام ہے
سخت = نہایت۔

صفحہ ۵۴

ترجمان = ایک زبان کو دوسری
زبان میں بیان کرنا۔

خلاصہ

پہلی مئی کو صبح کو نو بجے ہم جہاز پر سوار
ہوئے بارہ بجے جہاز روانہ ہوا جہاز کی
رفتار پہلے پہل تو بری نہ معلوم ہوئی
لیکن شام کے وقت طبیعت پلٹا
شروع ہو گئی۔ چکر متلی ابکائی آنا شروع
ہو گئی ۷ مئی کو ہمارا جہاز عدن پہنچا عدن
کی زبان عام طور سے عربی ہے۔ اور
پارسی ہندو بنگالی جو تجارت یا نوکری
کرتے ہیں وہ سب عربی بولتے ہیں۔
عدن سے چونکہ ہماری دل لگی کے نئے
سامان پیدا ہو گئے تھے اس لئے ہم بڑے
لطف سے سفر کر رہے تھے دس مئی کو
صبح کو سب ہی سوتے سے اٹھا تو ایک
عجیب خوفناک واقعہ پیش آیا کہ
ہم سفر نے خبر دی کہ جہاز کا
انجن ٹوٹ گیا سنتے ہی طبیعت پریشان
ہوئی لیکن آٹھ گھنٹے کے بعد انجن درست
ہوا اور روانہ ہو چلے ۱۴ مئی کو

جہاز سوئز پہنچا اور پھر چار گھنٹے
وہاں ٹھہر کر روانہ ہو گیا اور ۱۴ مئی
کو ہم پورٹ سعید پہنچے۔ بمبئی سے
میرا خیال پونڈری سے قسطنطنیہ جانے کا
تھا۔ لیکن اس بندرگاہ سے جب
سب جہاز کے آدمی اتر گئے تو اس
کی وحشت سے میرا خیال بدل گیا۔ اور
شام کے راستے قسطنطنیہ جانے کا
ارادہ کر لیا اس بندرگاہ میں ملاحوں
اور قلیوں کی کثرت اور ان کی کشاکشی
سے اجنبی مسافروں کو سخت پریشانی
ہوتی ہے اجنبی مسافروں کی کشاکشی
سے بچنے کیلئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے
کہ کک کمپنی کے ملازموں کے سوائے
کسی سے واسطہ نہ رکھے۔ پورٹ سعید
ایک چھوٹا سا خوبصورت بندرگاہ
ہے اور اس کی آبادی کے دو حصے ہیں
ایک ۲۷ بندر یا سے ملا ہوا ہے عام طور
سے انہیں لوگوں سوداگر

کک کمپنی = ایک کمپنی کا نام ہے

صفحہ ۵۷ خبر گیری = خبر لینا

ناتجربہ کار = جسکو تجربہ نہو - ناآزمودہ آدمی

قلی = بوجھ اٹھانے والے مزدور

ملاح = کشتی بان

لوٹ پڑتے ہیں = کثرت سے اکٹھے ہوجاتے ہیں -

ہجوم = بھیڑ بھاڑ -

بدحواس = پاگل دیوانہ -

بدشوار وقت = بڑی مشکل سے -

بحث - تکرار = حجت جھگڑا -

تکرار = جھگڑا -

مخصوص رستے کا = جیسے کا

واسطہ = تعلق -

متصل - ع - مادہ (وصل) ملا ہوا -

یوروپین = یورپ کا رہنے والا

ہوٹل - انگریزی مسافر خانہ -

قہوہ خانہ = چاء خانہ قہوہ ایک قسم کے تخم ہوتے ہیں جنکو یا کسیطرح جوش دیکر چاء کی طرح پیتے ہیں -

وغیرہ - اور سوائے اُس کے

صفحہ ۵۸ عین = ٹھیک

پُر رونق = رونق دار

ترکیب = بناوٹ ساخت -

سنگ مرمر = ایک قسم کا سفید پتھر

میزیں - اردو جمع میز بمعنی

گرد = ف - چاروں طرف -

توس = کوئیلوں پر سکی ہوئی ڈبل روٹی جیسکو مکھن لگاکر کھاتے ہیں

شاندار = بڑی شان والی اردو بمعنی

آراستہ = ف - سجی ہوئی -

باشندے = اردو - جمع باشندہ رہنےوالا

سکونت رکھتے ہیں = قیام رکھتے ہیں رہتے ہیں -

پست حالت میں = ذلیل حالت میں

باورچیوں = اُردو جمع باورچی - کھانا پکانے والا -

گوشت = ع میلی - مادہ (کثف)

اور اس شہر میں بڑے بڑے ہوٹل اور آراستہ دکانیں موجود ہیں دو سرے حصے زیادہ یہاں کے اصلی باشندے رہتے ہیں لیکن افسوس یہاں کی دکانیں اور ہوٹل نہایت ذلیل اور ردی حالت میں ہیں۔

ہمدردی

تشریح الفاظ و توضیح معانی

ہمدردی = ف مرکب ہے۔ لفظ (ہم) معنی آپس اور درد معنی تکلیف اور یائے مصدری سے مرکب ہے معنی آپس میں ایک دوسرے کی تکلیف اور دکھ میں شریک ہونا

مرکب = ع۔ مادہ (رکب) ایک سے دوسرے میں ملایا ہوا ترکیب دیا ہوا

اشتراک = ع مادہ (شرک) ایک دوسرے میں شریک ہونا۔ صفحہ ۵۹

شریک = ع مادہ (شرک) ساجھی جمع شرکا

استعمال = ع مادہ (عمل) کام میں لانا

شراکت = ع مادہ (شرک) ساجھا۔

مثلاً = جیسا کہ رحم = ع مہربانی

محبت = ع۔ دوستی۔ مادہ (حب)

دوا دارو مرکب ہے معنی علاج معالجہ

بحث = ع (کھودنا) کسی چیز کی تفتیش کرنا گفتگو کرنا جمع اس کی ابحاث۔

فلاسفی = علم حکمت۔

اصل اس کی فیلاسوفی ہے یہ یونانی لفظ ہے۔ مرکب فیلا معنی محب اور سوف معنی حکمت یعنی حکمت کا دوست رکھنے والا اور چونکہ اسکے آخر یائے مصدری زیادہ کی تو مرکب کے معنی (حکمت) ہو گئے۔

ذکر = ع۔ بیان۔ شاید = ف کلمہ شک

موقع = ع۔ محل جمع اس کی مواقع

پس = ف حرف تعقیب یعنی بعد پیچھے۔

ماہیت = ع حقیقت یہ مصدر جعلی ہے مرکب (ما) موصولہ وہ چیز اور (ہی) ضمیر مونث غائب معنی وہ اور (تا) اور (ما) علامت مصدر جعلی مرکب کرتے

جمع کر دیتا ہے = اکٹھا کر دیتا ہے۔
مثالیں ۔ اردو جمع مثال نظیر
دو باتیں ثابت ہوتی ہیں = دو باتوں
کا پتہ چلتا ہے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں
طبیعت = ع ۔ مادہ (طبع) پیدائش فطرت ۔
خوبیاں ۔ ف ۔ جمع خوبی اچھائی نیکیاں
قدرت = خدائی طاقت ع
عنایت کی ہیں = بخشی ہیں عطا فرمائی ہیں
مستحق = ع ۔ مادہ (حقق) حق دار ۔
سزاوار ۔ لائق
خاصیت = ع ۔ مادہ (خ ص ص) خاص کرنا
خصوصیت اصطلاح میں (خاصیت) کسی چیز
کی وہ ہے کہ جو خاص اس کی چیز کے
ساتھ خصوصیت رکھتا ہو یعنی اس سے جدا نہ ہو
عام ہے کہ ہر شے میں مانا جائے یا نہ پایا جائے۔
جیسے ہمدردی انسان سے جدا نہیں بلکہ
اس کے ساتھ مخصوص اور لازم ہے مگر
دیکھو جانوروں میں کبھی پائی جاتی ہے
حسابکہ ہمدردی کے بیان سے گویا صحیح

ہو رہا ہے (فائدہ) ایک (خاصہ) ہوتا ہے۔
اصطلاح میں خاصہ اسکو کہتے ہیں کہ سرکا
(خاصہ) ہو اُسی نوع میں پایا جائے
دوسری چیز اور دوسری قسم میں نہ پایا
جائے جیسے ہنسنا انسان کا خاصہ ہے۔
اور کسی حیوان میں ارادتاً نہیں پایا
جاتا ہے۔
بغیر = سوائے۔ علاوہ
تعلیم = ع مادہ (علم) سیکھنا خاص علم سکھانا
اکتساب = ع مادہ (ک س ب) حاصل
کرنا عام ہے کہ علم ہو کوئی ہنر یا دستکاری ہو
خود بخود = ف ۔ اپنے آپ
جوش مارتی ہے = پیدا ہوتی ہے
عقلی تعلیم = وہ تعلیم جو منطق ۔ فلسفہ
وغیرہ یعنی لوجک اور سائنس وغیرہ سے
تعلق رکھے بالکل محض۔
محروم = ع مادہ (ح ر م) بے نصیب۔
وجود = ہستی ۔ ہرگز = قطعی ۔ کبھی۔
امکان کہ ہمدردی انسانکی ہرگز

ہم جنسوں = اردو۔ جمع ہم جنس۔
ہم قوم = برابر کے اور ایک قسم کے آدمی۔

صفحہ ۶۰

استحقاق = ع ۔ مادہ (حقق) حق رکھنا
لائق۔ سزاوار۔
مجبور = ع ۔ مادہ (ج بر) ناچار۔ عاجز۔
اولاد = ع ۔ مادہ (ولد) فرزند
باقی = ع ۔ مادہ (ب ق ی) موجود
بیشک = جس میں کوئی شبہ نہ ہو
قطرہ = ع ۔ (قطر) بوند۔ جمع اسکی قطرات۔
رگ = ف ۔ نس جس میں بدن کے
اندر خون دوڑا دوڑا پھرتا ہے۔
پٹھے = ف ۔ پٹھا جس سے بدن کی ہڈیوں
کا جوڑ بندھا رہتا ہے۔
رشتہ = پ ۔ تاگا یہاں مراد تعلق۔
لگاؤ۔ کشش۔
منقطع = ع ۔ مادہ (ق ط ع) ٹوٹنا کٹنا۔
منقطع نہیں ہو سکتا۔ ٹوٹ نہیں
سکتا کٹ نہیں سکتا۔

حیوانات = ع ۔ مادہ (ح ی ی)
جمع حیوان۔ زندہ جانور۔ جاندار۔
مدت تک = زمانہ تک۔
پرورش = ف ۔ حاصل مصدر پروردن پالنا
غذا = ع ۔ مادہ (غ ذ و) کھانا۔ خوراک۔
بہم پہنچانا = جمع کرنا۔ حاصل کرنا
تا بمقدور = جہاں تک طاقت ہو
جبلی = ع ۔ زور۔ عام خصلت = عام عادت
غول = جھنڈ۔ جماعت۔ گروہ۔
کھٹکا = ہ ۔ خوف۔ ڈر۔
صف = ع ۔ مادہ (ص ف ف) قطار۔ لائن
نوبت بہ نوبت = باری باری سے
ہم جنسوں = اردو۔ جمع ہم جنس اسی
جنس والے اور ہم قوم کے۔
چوکسی = نگہبانی حفاظت۔
پہرہ دیتے رہتے = نگہبانی کرتے رہتے۔

صفحہ ۶۱ اُتارچ۔ غلہ۔

ذخیرہ = ع ۔ مادہ (ذ خ ر) ذخیرہ جمع اسکی ذخائر
تن پروری = اپنے دل کی پرورش کرنا

چندہ = دو سکتے۔ کبی۔

واسطوں = مادہ (و س ط) جمع واسطہ واسطہ یعنی سبب

قدیم زمانہ = پرانا زمانہ۔

سیتھیا والے = ایک قوم کا نام ہے۔

ڈنیوب = انگریزی ایک دریا کا نام ہے جو جرمنی سے نکلکر آسٹریا ہنگری سے بہتا ہوا بلیک سی میں گرا ہے۔ ہم آسمین

راحت = ع۔ مادہ (ر و ح) آرام۔ شریک = شامل

عمدہ یقیں ترکہ = ع۔ مادہ (ترک) جو مرنے والا اپنے وارثوں کے واسطے چھوڑ جاتا ہے۔ یہاں مراد (ہمدردی)

آثار = جمع اثر۔ نشان۔ علامت

اصل = حقیقت۔ بے خبر = غافل

پیاؤ = پیاسوں کے واسطے پانی کا انتظام کرنا وہ جگہ جہاں پیاسوں کو پانی پلایا جائے

سبیل = ع۔ طریقہ۔ راستہ۔ اور محاورہ میں پیاسوں کو پانی پلانا۔ پیاسوں کے واسطے پانی کا انتظام کرنا۔

محتاجوں کی خبر لینی = حاجتمندوں کی حاجت پوری کرنا۔

میواؤں = اردو جمع میوہ۔ رانڈوں

صفحہ ۴۷

عیادت = تیمارداری بیمار پرسی کو جانا۔

میت = ع۔ مادہ (م و ت) مردہ جمع اسکی موتیٰ۔

تعزیت = ع۔ مادہ (ع ز ی) ماتم پرسی کرنا۔

اوقات = ع۔ وقت کی جمع۔

مشق = پریکٹس۔

لائی کرگس = یونانی۔ یہ نام ہے ایک یونانی قانون ایجاد کرنے والے کا۔

سولن = یونانی یہ نام یونان کے ایک قانون ایجاد کرنے والے کا۔

مقنن = ع۔ مادہ (ق ن ن) قانون ایجاد کرنے والا۔

اسپارٹا = یورپ کے ایک صوبہ کا نام ہے

اراضی = ع۔ مادہ (ا ر ض) جمع ارض۔ زمین۔

تقسیم کردی = بانٹ دی

رعایا = ع مادہ (رعی) جمع رعیت۔

دولت = ع۔ (د و ل) جمع اسکی دُوَل۔

افلاس = ع۔ مادہ (ف ل س) تنگدستی۔

فرق = اختلاف۔ صورت = حالت۔

نہ پایا جاتا ہے۔ ایک یہ ہے کہ انسان
کی پیدائش اور فطرت ہی میں ہمدردی
ضروری اور لازمی رکھی ہوئی ہے۔
کیونکہ نیچر اور خدائی طاقت سے جو جو
خوبیاں اور جانداروں کو عطا فرمائی
ہیں۔ انسان ان سب خوبیوں کا زیادہ تر
حقدار ہے۔ دوسرے یہ کہ ہمدردی
نیچرل خاصیت ہے۔ جو بغیر لکھائے پڑھائے
انسان کی پیدائش میں اپنے آپ
پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ بات نہیں
ہے تو اور جانوروں میں جو عقلی علوم
سے بالکل بے نصیب ہیں کبھی بھی
نہ پائی جاتی۔ خانۂ دُنیا = دنیا کا گھر مراد دنیا۔
اِنتظام = ع۔ مادہ (نظم) بندوبست
برہم = برباد۔ صفحہ ۹۲
ضروریات = ع مادہ (ضرر) جمع
ضرورت وہ چیز جس کی حاجت ہو۔
محتاج = ع۔ مادہ (حوج) حاجتمند۔
حقیر = ع مادہ (حقر) ذلیل۔ کمینہ۔

حلال خور = بھنگی۔
ضرور جماعت = لازمی گروہ۔
درہم برہم = برباد
شُبہہ = شک جمع اس کی شبہات۔
ذاتی = اپنی ذات۔ اپنا نفس (خاص اپنی)
اغراض = ع۔ مادہ (غرض) مقصد۔ مراد
(ذاتی اغراض) خاص اپنے ذاتی غرض
داخل = شامل
کسان = کھیتی کرنے والا۔ بونے جوتنے
والا کاشت کار۔
بیوپاری = جو باہر سے مال بھر کر بیچنے
کے واسطے لاتا ہے
اصل مقصود = ذاتی غرض۔
خصلتیں = اُردو جمع خصلت عادت۔
صفحہ ۹۳
قدرتی خاصیت = نیچرل خاصیت۔
حقیقت میں = اصل میں۔
آسائش = آرام۔ حاصل مصدر آسودن
وسیلہ = ع۔ مادہ (وصل) ذریعہ۔ سبب

گرنیٹ این ایڈ = انگریزی۔ امداد میں
منظوری مرکب گرنیٹ = منظوری اور امداد میں لیا اور
امداد مرکب کے معنے امداد میں منظوری۔
استحقاق = مادہ (حقق) حق چاہنا۔
میونسپل کمیٹیاں = اردو جمع میونسپل کمیٹی
مرکب میونسپل محکمہ صفائی و تعمیرات کمیٹی پنچایت
اور مجلس مرکب کے معنی وہ پنچایت اور مجلس
جو محکمہ صفائی اور تعمیرات کے متعلق ہوتی ہے۔
سرکار = گورنمنٹ حکومت۔
جابجا = جگہ جگہ۔
فرض = جس کا کرنا لازمی اور ضروری ہو
ادا کیے جائیں = ادا کیں جائیں
غرض = مطلب۔ جمع اسکی اغراض۔
مقرر = مادہ (ق ر ر) معین۔
مدنظر رکھیں = نظر کے سامنے رکھیں مقصود تھیں
علمی = اسم منسوب یعنی جو علم سے متعلق ہو
قومی = اسم منسوب یعنی چیز جو قوم سے متعلق ہو
سوسائٹیاں = اردو جمع سوسائٹی انگریزی
لفظ۔ جماعت صرف = محض۔

انگلش گورنمنٹ = انگریزی حکومت
مرکب۔ انگلش۔ انگریزی اور گورنمنٹ۔
حکومت۔ سرکار۔ پرتو = ف۔ سایہ
علمی یا قومی ۔ پڑی ہے =
وہ جماعتیں جو علم اور قوم سے تعلق رکھنے
والی ہیں اور جن کی بنیاد محض انگریزی
حکومت کے سایہ (پرتو) سے ہندوستان
میں قائم ہوئی ہیں
کچھ جان ہو = کچھ طاقت ہو۔ کچھ قائم ہو
دھوکے کی ٹٹیاں نہ ہوں = بے بنیاد
نہ ہوں۔ بناوٹی نہ ہوں بلکہ اصل اور محض
دکھلاوے ہی کے واسطے نہ ہوں۔
سرچشمہ = اصل جس سے چشمہ آ رہا
ہمیشہ کی زندگی دینے والے سوتے۔
سیراب = ترو تازہ۔
مائل = ع۔ مادہ (میل) راغب۔ جھکنے والے
اعلیٰ درجہ = بڑے مرتبہ والا
شائستہ = ف لائق قابل۔
خوش قسمتی = تقدیر کی خوبی سے

سبق اردو

جان جاتے ہیں = وہ کہانی جو سب ایک
جان میں ستر کیے ہوں

موروثی = ع۔ مادہ (وراثت) وارث رکھنے والا۔

ترکے = اردو۔ جمع ترکہ وہ مال جو مرنے والا اپنے
وارثوں کے واسطے چھوڑ جاتا ہے۔ صفحہ ۶۵

اسے مقدونیہ = انگریزی۔ یونان کا قدیم
دارالسلطنت کیپٹیل۔

مغلوب = ع۔ مادہ (غلب) عاجز

سپاہی ف سرزنش مشہور کا مدرسہ (پلیٹ)

ساری = تمام خاندان = کنبہ

رفاہِ عام = عام نفع عام فائدہ مرکب اضافی

جلسوں = اردو۔ جمع جلسہ محفل ہرگانگ کمیشن

منتظر = ع۔ مادہ (نظر) نظر کرنے والا۔

جلاوطن = بے وطن جائداد املاک جاگیر

ضبط کیا ہے =

تجویزوں = اردو جمع تجویز تدبیر اسکیم

گورنمنٹ = انگریزی سرکار حکومت

صفحہ ۶۶

قومی ہمدردی = قوم کے ساتھ غم میں شریک ہونا

سرچشمہ = ف۔ سوت۔ جہاں سے کوئی چیز نکلے

سرشتۂ تعلیم = تعلیم کا طریقہ۔

بیشمار = بہت سی بے تعداد

معقول مدت = کافی مدت۔ کافی زمانہ۔ کافی وقت

باہم = ف آپس میں

رفتہ رفتہ = ف۔ آہستہ آہستہ

ایک دوسرے کی محبت کا بیج بویا جاتا ہے } آپس میں ایک دوسرے کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

متفرق = ع جدا جدا۔ مادہ (فرق)

رابطہ = ع۔ مادہ (ربط) تعلق۔

برقرار رہتا ہے = قائم رہتا ہے۔

رصول = ع۔ مادہ (ربط) تعلق۔

فنون = ع۔ مادہ (فن) جمع فن ہنر

فراہم = ف۔ جمع۔ اکٹھا ہونا۔

جانب = ع۔ طرف۔ جمع اس کی جوانب

امداد = ع مادہ (مدد) مدد سہارا۔

زبردستی = جبراً۔ بزور۔

تھوڑے بہت = کسی قدر

ہاتھ پاؤں ہلا کر = کوشش کرکے۔

قوم کی پرورش کرتا ہے = قوم کو پالتا
ہے قوم کی خبرگیری کرتا ہے۔
نگہبان = ف نگہبانی = چوکسی چوکیداری
گھڑیوں = عرصہ تک۔ دیر تک۔
ایک ٹانگ سے کھڑی رہتی ہے = مستعد
رہتی ہے مطیع رہتی ہے
شجر = تعلق سچی۔ مراد بندگی
دولتمند = ف مالدار۔ مرکب دولت مند
مال اور مند کلمہ صاحبیت یعنی والا سے
مرکب کے معنے مال والا۔ مالدار۔
تعلیم یافتہ = پڑھا لکھا
عام فائدہ = عام نفع مراد وہ فائدہ۔
جو سبکو شامل ہو کوئی محروم نہ رہ سکے۔
گروہوں = اردو جمع گروہ جماعت۔
ترقی = ع مادہ (رقی) ادنیٰ درجے سے اعلیٰ
درجہ پر آنا۔ اس کی ترقیات۔
بہبودی = ف ترقی
بغیر = ع سوائے ہرگز = ف کبھی
عزت = ع مادہ (عزز) بزرگ۔ بزرگی

حاصل کیا ہوا اسم مفعول عربی۔
شب روش = ف پلکا کر دھار کھینچنے والا
مراد بری وہ جیسے جس کے ذمہ کوئی حق
باقی رہے۔
بے پروائی = پرواہ کا نہ ہونا خواہش
کا نہ ہونا مراد غفلت
کیونکر بدل سکتی ہے = کس طرح بری
حالت سے اچھی حالت پر آسکتی ہے
متوجہ = ع مادہ (وجہ) توجہ کرنے والا۔
متوجہ نہیں ہوتے = خیال نہیں کرتے
پرواہ = خواہش۔ عزت = مرد کی آبرو
لیاقت = قابلیت۔
ہمیشہ بنی رہے = برابر قائم رہے۔
خواہشیں۔ اردو جمع خواہش اردو
کامیاب = بامراد۔ مقصدور
استحقاق = ع مادہ (حقق) حق جانا
اصلی عزت = واقعی آبرو۔ مراد سچی آبرو
سچی بزرگی۔
علم کی روشنی = علم کے نتیجے۔

حکمران = حاکم ۔ حکومت کرنیوالا۔
چال چلن = طریقہ ۔ کرتوت
اخلاق = جمع خُلق اچھی اور نیک عادت
طریق معاشرت = جس سے زندگی بسر کرنیکا طریقہ طریق کا مادہ (طرق) معاشرت کا (عشر)
علوم = جمع علم دانش ۔ وِدیا
فنون = جمع فن ہنر
دانشمندی = دانائی سمجھ۔
تہذیب = ع ۔ مادہ (ہ ذ ب) عادات کی آراستگی اخلاق کی درستی ۔ سویلزیشن۔
ایجادات = ع ۔ جمع ایجاد ۔ پیدا کرنا وجود میں لانا۔
موجود = ع ۔ مادہ (و ج د) حاضر جمع موجودات
موجودہ صورت = موجودہ حالت۔
مقابلہ = ع ۔ مادہ (ق ب ل) ایک دوسرے کے سامنے لانا ۔ مٹ بھیڑ
ہموطنوں = ہم وطن ۔ دیش والا
وحشیانہ حالت = جنگلی لوگوں کی حالت
صفحہ ۷۸
موجزن = لہر مارنے والا اسم فاعل ترکیبی

مذہب = ع ۔ مادہ (ذ ہ ب) خاص طریقہ مت ۔ جمع اس کی مذاہب ۔
بہت زور = غلط ہے بہت زور ہونا چاہیے
ترغیب = ع ۔ مادہ (ر غ ب) مائل کرنا رغبت دینا
مالامال = بھرا ہوا پُر ۔
تقریر = ع ۔ مادہ (ق ر ر) بیان کرنا ۔
قادر مطلق = ہر طرح کی طاقت رکھنے والا مرکب قادر یعنی طاقت رکھنے والا ۔ اور مطلق ۔ یعنی ہر ایک طرح ۔ مراد خدا تعالیٰ
سرشت = ف پیدائشی عادت ۔ جبلی عادت
عمل درآمد = عمل کرنا ۔ کام کرنا ۔ مرکب عمل کام اور درآمد حاصل مصدر درآمدن یعنی داخل ہونا مراد کرنا ہے
قدیم = ع ۔ مادہ (ق د م) پرانا ۔ سب سے اوّل سب سے پہلے یہ صفت ہے ۔ زمانہ محذوف کی یعنی پرانے زمانے سے پہلے زمانہ سے ۔
کسی نہ کسی قدر = تھوڑا بہت ۔
اسباب = ع ۔ مادہ (س ب ب) جمع سبب ذریعہ ۔
تربیت = ع ۔ مادہ (ر ب ی) پرورش کرنا

نہیں ہوتا لیکن گہری نظر سے یہ امر مسلم ہے
کہ قدرت کاملہ نے بلا تخصیص ہر ایک شخص
کا فائدہ ہر ایک کام میں کچھ نہ کچھ ضرور رکھا
ہے۔ اگرچہ ظاہری نظر بعض معاملات میں اس
گہرائی کو دیکھ نہیں سکتے ہمدردی کے
آثار کچھ نہ کچھ ہر ایک ملک اور ہر قوم میں
قدرتاً پائے جاتے ہیں ہمارے ملک
میں کنوئیں کھدوانے یا دھرمشالے بنوانے سبیل لگانی
ایک دوسرے کی موت زندگی میں شریک
ہونا یہ سب باتیں ہمدردی کے آثار سے
ہیں مگر یہی ہمدردی قدرتی ہے جسکے علاوہ
مشق اور پریکٹس سے بھی حاصل ہوتی ہے
جیسا کہ نیشنل کانگرس نے اسپارٹا میں اور
سولن نے اپنے تھیٹر میں اپنے
تحریروں اور کوششوں لوگوں میں
ہمدردی کا مادہ اور جوش پیدا کر دیا تھا
ہماری گورنمنٹ نے بھی سررشتہ تعلیم اور
میونسپلٹیاں قائم کرکے اور علمی
اور قومی سوسائٹیوں کی بنیاد ڈالنے کی
اجازت دیکر ہمدردی کا جوش پھیلا دیا
ہے جس طرح گورنمنٹ نے اپنے اخلاق
اور علوم و فنون اور حکمت عملی سے
لوگوں کو ہمدردی کا سبق دیا ہے اسی
طرح ہر ایک کا مذہب ہمدردی کا سبق
دے رہا ہے۔

ہمارے ملک میں تین قسم کے آدمی ہیں۔ اوّل
دولتمند دوسرے تعلیم یافتہ تیسرے
جو نہ دولتمند اور نہ تعلیم یافتہ پہلے دو
گروہوں سے قوم کو نفع پہنچ سکتا ہے
مگر ان کی غفلت نے خواہ کسی سبب ہو انکو
قومی ہمدردی سے محروم سا رکھا ہے
لیکن سوال یہ ہے کہ جو لوگ ایسے حال
ہیں کیا ان کو اپنی اور اپنی اولاد کی
ترقی کا خیال نہیں اگر ان کو اس بات
کی خواہش ہے تو بغیر قومی ترقی کے
وہ اس مراد کے بام چڑھ نہیں سکتے
اسلئے پہلے قوم میں ہر قسم کے علم و ہنر
کی روشنی پھیلانی چاہئے پھر اپنی اور

سلسلہ ج ع۔ مادہ (س ل س ل) ہوتا تھا۔ چونکہ یہ (اِم رباعی) ہے اس لئے اسکا مادہ بھی چو حرفی ہے جمع سلاسل

اخلاق ج سیک عادتیں یہ جمع خلق کی ہے۔

حفاظت ج نگہبانی۔ چوکسی۔

مرفہ الحال ج ع خوش حالی آسودہ حال خوش معاش جسکی روزی کا طریقہ فراخ ہو۔ مرکب مرفہ۔ خوش اور الف لام تعریف اور حال سے۔

حشمت ج ع مادہ (ح ش م) دولت۔

خلاصہ

ہمدردی آپس میں دوسرے کے رنج و غم یا تفکرات میں شریک ہو جانیکو کہتے ہیں چونکہ نوع انسان ایک ہی درخت کی مختلف شاخیں ہیں اسلئے ہر ایک شخص پیشہ اپنے ہم جنس سے کافی مدد لینے کا حقدار ہے ملکہ نوع انسان کا یہ رشتہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا جب تک کہ اپ کے ان کا خطرہ اولاد کی لگن اور بچوں

میں موجود ہے ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے علاوہ ہمدردی کا مادہ جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک جانور کا اپنے بچوں کی پرورش اور ان کی غذا جمع کرنا اور انہیں دشمنوں کے حملہ سے روکنا پورے طور سے ہمدردی کا ثبوت دے رہا ہے ان جانوروں کے حالات سے دو باتیں ظاہر ہو رہی ہیں اوّل تو یہ کہ ہمدردی انسان کی طبیعت میں ایک لازمی تیر ہے دوسرے یہ کہ یہ ہمدردی ایک قدرتی خاصیت ہے۔ بس ہر انسان کو کچھ دخل نہیں ان دونوں باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انتظام عالم بھی ہمدردی پر موقوف ہے کیونکہ کوئی کام بغیر ایک دوسرے کی مدد کے چل نہیں سکتا۔ اگرچہ سرسری نظر سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض معاملات میں سو لئے اپنی ذات کے دوسروں کو ناگوار یعنی نامنظور

حاکم = ع مادہ (حکم) حکم کرنے والا جمع حکام

انتظام = ع مادہ (ن ظ م) بندوبست۔

صفحہ ۷۲ کے

نان = ف۔ روٹی

نان نہیں تو جان نہیں = بلا کھائے آدمی زندہ نہیں رہ سکتا۔

کاشتکاری = کھیتی کرنا۔

سود مند = ف۔ فائدہ مند نفع دینے والا

نافع خلائق = خلقت کو فائدہ پہنچانے والا

معزز = ع مادہ بزرگ

پیشہ = ف طریقہ

تعالیٰ = ع مادہ (علو) بزرگ قواعد کی رو سے یہ عربی کا فعل ماضی مطلق ہے۔

کاشتکاروں = اردو جمع کاشتکار کسان کھیتی کرنے والا۔

رزق = روزی جمع اس کی ارزاق۔

حاجتمند = حاجت والا۔ ضرورت والا۔

فضیلت = ع مادہ (فضل) بزرگی۔

گروہ خاص = خاص جماعت۔

شان رزاقی = روزی دینے کی شان

ذریعہ = ع۔ مادہ (ذرع) واسطہ جمع ذرائع

مذہب = ع مادہ (ذہب) طریقہ۔ مت

اخلاق = ع مادہ (خلق) اچھی عادت۔

حیثیت = مصدر جعلی۔ مراد طریقہ۔

پاکیزہ = پاکی والا

کسب حلال = نیک کمائی

طیب = ع۔ مادہ (ط ی ب) پاک

دغا = دھوکہ۔

فریب = دھوکہ۔

بدی = برائی۔

ذرا = کچھ۔

احتیاط = ع مادہ (ح و ط) ہوشیاری سے کام کرنا

امن = چین بچاؤ

گذر سکتی ہے = پوری ہو سکتی ہے۔

مویشیوں = اردو جمع مویشی۔ جانور۔

ابنائے جنس = برابر کے لوگ ہم جنس

تعلق = لگاؤ۔ رشتہ۔ کشش

چنداں = کسی قدر۔

بے منت غیرے = بلا احسان دوسرے آدمی

دنیا دار = دنیا رکھنے والا۔

الا = مگر۔

ماشاء اللہ = جو خدا چاہے

الا = مگر۔ ما = جو۔ شاء = چاہا۔ ماضی مطلق

اللہ = خدا۔

اپنی اولاد کی ترقی اور عزت کی امید رکھنا چاہیئے

غرض

اس بیان سے یہ ہے کہ اپنی عزت اور اپنی ترقی قوم کی عزت اور ہمدردی اور اُن کی ترقی پر منحصر ہے جبتک کہ آدمی قوم کا ہمدرد نہ بنیگا کسی قسم کی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔

صفحہ ۱۷

زراعت و حرفت

تشریح الفاظ و توضیح معانی

اس رُو سے = اس سبب سے۔

خوش نصیب = اچھی تقدیر والا۔

افراط = ع مادہ (فرط) کثرت۔

قابل زراعت = کھیتی کے لائق۔

اسم فاعل ترکیبی۔ **کثرت** = زیادتی

زرخیز = اسم ظرف سونا پیدا ہونے کی جگہ وہ مقام جہاں پیداوار زیادہ ہو۔

سرسبز = وہ جگہ جہاں کھیتی اچھی طرح سے پیدا ہو۔

سلطنت = ع مادہ (سلطان) حکومت بادشاہت۔

مالگزاری = محصول ٹیکس۔ وہ محصول جو غلہ پر دیا جاتا ہے مرکب مال دولت گزار امر گزاردن بمعنی ادا کرنا۔ اور یائے مصدری سے مرکب کے معنی غلہ پر محصول ادا کرنا۔

وجوہ = سبب جمع اس کی وجہ۔

بھرپور = بھرا ہوا۔

باایں ہمہ = باوجود ان سب باتوں کے یا باوجود ایں۔ اس مراد (ان) ہمہ = سب باتوں کے۔ **کھٹکا** = ڈر۔ خوف

شکر = بخشش۔ احسان تھنکس۔

عالمگیر = دنیا کو گھیرنے والا مراد عالم

قحط = کال۔

متواتر = ع۔ مادہ (وتر) لگاتار۔

سنبھال لیتے ہیں = بچا لیتے ہیں یاد کر لیتے ہیں گرانی = مہنگا۔

محکوم = جس پر حکم کیا جائے۔

چھری خربوزے پر گرے تو خربوزے کا نقصان اور خربوزہ چھری پر گرے تو خربوزہ کا نقصان = یعنی اگر چھری خربوزے پر پڑیگی تو خربوزہ تراشا جائیگا۔ یا خربوزہ چھری پر گریگا۔ تو بھی خربوزہ ہی کٹیگا غرض یہ کہ دونوں صورتوں میں خربوزے ہی کا نقصان ہے اسی طرح ہر طرح سے غریب کسان ہی کا نقصان ہے محنت اور روپیہ خرچ کرنے کے اعتبار سے بھی اور لگان اور مالگذاری ادا کرنے کے لحاظ سے بھی۔ ہر طرح اسی غریب کا دلیہ مالا ہوتا ہے اور کچہری میں پسینہ اسکی اور سال سرکار کا۔

اب حال یہ ہے کہ ... خربوزہ کا نقصان = ایک کیفیت یہ ہے کہ غریب کسان ہی نقصان ہوتا ہے۔ اور خود ہی تنگ ڈالتا ہے اور اپنے آپ ہی دلیل ہوتا ہے [illegible] اول سے آخر تک جان توڑ محنت کرتا ہے۔ اور جب صد ہا تکلیفوں کے بعد کھیتی تیار ہوئی تو اس کا حصہ لینے کو ساہوکار اور حصہ بھی حسب دلخواہ کیونکہ حاکم اور محکوم برابر تو ہو نہیں سکتے۔ پھر حاکم مختار ہے جسقدر چاہے لے۔ ہر طرح سے غریب کسان ہی لوٹے گئے ہیں۔ محنت اور مالگذاری دونوں کے لحاظ سے مٹی خوار ہوئی۔ ذلیل ہو گئے۔ برباد ہو گئے۔ تباہ ہو گئے۔

رعایا = اردو جمع رعایت

ملحوظ = مادہ (ل ح ظ) گوشہ چشم سے دیکھا اسم مفعول عربی (لحاظ رکھا گیا)

آئے دن = روز روز ہمیشہ۔ ہر روز

اختیاری = مادہ (خیر) وہ جسکا وجود اپنے اختیار میں ہو۔

اضطراری = وہ جسکا وجود اور ارادہ اختیار میں نہ ہو [illegible] (اختیاری)

پنپنے نہیں پاتے = اکھڑنے نہیں پاتے۔ ترقی نہیں کرتے۔

اعتبار = ع۔ مادہ (عبر) لحاظ۔
مفرح ذات = ذات کی خوشی دینے والا
نہایت افسوس = بڑے افسوس۔
ممد حیات = زندگی دراز کرنے والا۔
مفاد = ع۔ مادہ (ف ی د) فائدہ نفع۔
کثیر المنفعت = زیادہ فائدہ مند
جس جس پہلو سے = جس جس طریقہ سے
خاطر تلے نہیں آتا = طبیعت پسند کرتی
فی نفسہ = اپنی ذات میں۔ مرکب فی
من نفس۔ ذات۔ (ہ) اپنی ترکیب کے
معنی اپنی ذات میں برتاؤ = استعمال
قدیم الایام = پرانا زمانہ مرکب قدیم
پرانا۔ اور الف لام تعریف اور ایام جمع
یوم۔ دن سے مرکب ہے پرانا زمانہ۔
زرعی زمین = کھیتی کے لایق زمین۔
وہ زمین جو کھیتی کے قابل ہو۔
مالک منفرد = اکیلا مالک۔
تسلیم کرلیا گیا = مان لیا گیا ہے
روئے زمین = تمام زمین تمام دنیا

صفحہ ۴۷ بچالے = بنا جز
کاشتکار = ف۔ کسان کھیتی کرنے والا۔
مالک مکان کے گھر والے کا قبضہ میں کرایہ
ہاتھ تلے کرایہ دار } پر رہنے والا مراد قبضہ
دستور = ف۔ قاعدہ پہلے حرف کو زبر اول
ہوتے پہلے حرف کو پیش دیکر معرب
سالما ہے اور اسکی جمع دساتیر لاتے ہیں
(نوٹ) مادر کھو دستور بالفتح کی جمع
دساتیر ہرگز نہیں آسکتی۔ البتہ دستور
بالضم کی جمع دساتیر آسکتی ہے
زور توڑ دیا = کچھ قبضہ نہ رکھا۔
اپنی گرہ کا = اپنے پاس سے۔
گانٹھے = دلا کو کشش سے جدا کرے
خون پسینہ ایک کرے = حد سے زیادہ
محنت کرے۔
خدا خدا کرکے = بڑی تکلیفوں کے بعد
تکلیفوں کی بہت سی منزلیں طے کرنے کے بعد۔
موجود = یہاں (ظاہر) مراد ہے۔
من مانتا شہرہ = دل کی خواہش کے مطابق۔

صفحہ ۷۵ بات یہ ہے ۔ اصل یہ ہے

ملکیت ۔ ع مادہ (ملک) مالک ہونا۔

اراضی ۔ ع مادہ (ارض) ارض معنی زمین کے

نوٹ ۔ اردو میں جمع ہی مفرد کے معنے

میں استعمال ہوتی ہے یا صورت جمع کا

استعمال کیا جاتا ہے کہ زمین بہت قطعوں

میں منقسم ہے اور ہر ایک قطعہ زمین ہی ہے،

جیسا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی پانی ہی ہے۔

دو پہلو ۔ دو جانب دو طرف۔

تحصیل خراج ۔ محصول کا حاصل کرنا۔

اس حق سے ۔ اس حق کی وجہ سے

بیع ۔ ع بیچنا خرید و فروخت ۔ جمع اسکی بیوع۔

رہن ۔ گروی رکھنا۔

شریک ۔ ع مادہ (شرک) ساجھی۔

فصل ۔ موسم۔

سرکاری خراج ۔ مالگزاری جو وصول

وصول کرکے ۔ حاصل کرکے تحصیل کرکے

حق زمینداری ۔ زمین کے مالک ہونیکا حق

مقرر ۔ ع مادہ (قرر) معین

کاٹ کر ۔ تمام کرکے ۔ باقی نکال کر

رقم ۔ تحریراً لکھا ہوا روپیہ جمع مرقوم۔

لگان ۔ وہ محصول جو زمیندار کسان

سے لیتا ہے

مالگزاری ۔ وہ محصول جو زمیندار اپنا

حق وصول کرکے باقی کو تحصیلدار کی معرفت

سرکار میں پہنچاتا ہے۔

ذریعۂ معاش ۔ روزی کا ذریعہ وسیلہ۔

دستکاری ۔ ہاتھ سے کام کرنا۔

اس سے پتا چلتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا

ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔

پرائی تابعداری ۔ دوسرے کی اطاعت

صفحہ ۷۶

فرق ۔ خلاف اسیقدر ۔ اتنا ہی

تصرف ۔ ع مادہ (صرف) کسی چیز پر قبضہ کرنا۔

ہنرمندی ۔ ہنر کا جاننا ۔ ہنر والا ہونا ۔ کاریگری

کارآمد ۔ کام میں آنا ۔ مرکب (ہے) میں

اور کار ۔ کام اور آمد ۔ حاصل مصدر معنی

آنا مرکب کے معنی کام آمد کام میں آنے کے لائق

ہندوستان میں بوجہ بارش کی افراط
بڑی قابل زراعت اور موسم مناسب ہونیکے
غلہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے
کہ یہ ملک زرخیز اور سر حاصل کہلاتا ہے
چونکہ دنیا کی ساری ضرورتوں میں سے
بڑی ضرورت پیٹ بھرنیکی ہے کیونکہ
مثل مشہور ہے کہ نان نہیں تو جان نہیں
اسلئے کاشتکاری جو پیٹ بھرنیکا ذریعہ
ہے سب سے مقدم ہونا چاہیئے اور
اسلئے یہی مقدم ہوتا ہے کہ وہ ضروریات
کے اعتبار سے مقدم ذات اور تعداد حساب
اور فائدہ کے لحاظ سے کثیر المنفعت ہے
غرض ہر طرح سے قابل اعزاز ہونیکے لائق
ہے مگر افسوس یہ ہے کہ لوگوں کے برتاؤ نے
اسکو ذلت کے گڑھے میں ڈال رکھا ہے
دوسرا ذریعہ پیٹ بھرنیکا دستکاری
ہے۔ ان کاشتکاری اور دستکاری میں
صرف اتنا فرق ہے کہ کاشتکار زمین
میں تخم ڈالکر ناستو اور دستکار لوہے

لکڑی۔ کپاس وغیرہ ہیں وگرنہ دونوں
آپس میں ملتے ہیں ملکی دولت اوّل درجہ
تو اناج ہے اور دوسرے درجہ دستکاری
ہے اور یہ دستکاری ہی کا طفیل ہے کہ
آج تمام یورپ انکی بدولت مالا مال
بنا بیٹھا ہے اور اس ذریعہ سے تمام دنیا
کی دولت یورپ کو کھنچی چلی جاتی ہے۔

غرض

معاش کا ذریعہ اوّل درجہ کا تو کاشتکاری
ہے اور دوسرا درجہ دستکاری ہے۔

شاہی دربار

تشریح الفاظ و توضیح معانی

نوروز۔ ف۔ اہل فارس کی وہ خوشی
کا دن جو فروردین مہینے کے پہلے دن
جبکہ آفتاب برج حمل میں آتا ہے مناتے
ہیں یعنی نئے سال خوشی کا دن۔
اکناف۔ ف۔ سرے۔ اطراف یہ جمع طرف
عظیم الشان۔ بڑی شان شوکت والا

عظیم ہنگامہ = بڑا ہجوم۔ بڑا جھگڑا۔ ہلڑ
عظیم معنی بڑا اور ہنگامہ معنی جھگڑا۔
ڈولی = چو ڈولی۔ بیٹھک = ملاقات
قابل تحسین = تعریف کے لائق ہر کیا
احسن یا موافقت تو یعنی قابل معنی لائق
اور تحسین معنی تعریف کرنا۔ تحسین کا مادہ (حسن)
قابل کا مادہ (قبل)۔
آفرین = ف۔ تعریف۔ شاباش
روساء = ع مادہ (رأس) جمع رئیس
سردار۔ شہر کے امرا۔
بیرونی احاطہ = باہر والا احاطہ۔ کمپونڈ
جہاں = جس جگہ۔
منصب = ع مادہ (ن ص ب) رتبہ
عہدہ جمع اس کی مناصب۔
مناسب = موافق۔
استقبال = ع مادہ (قبل) پیشوائی۔
آنے والے کو تعظیم اور عزت کے ساتھ حاصل
مقام پہ لانا۔
پبلک = انگریزی۔ عام لوگ۔

پولیٹیکل افسر = وہ افسر جو عام لوگوں
کے واسطے مقرر ہو۔
تزک = شان شوکت۔ ٹیپ ٹاپ۔
احتشام = " " شان و شوکت
تفویض = ع مادہ (فوض) سونپنا۔
تفویض ہوئی = سونپی گئی تھی۔
اہم کام = مشکل کام۔ سخت کام
ڈیفیکلٹ ورک (انگ)۔
خوش اسلوبی = عمدہ طریقہ۔
سرانجام دیا = پورا کیا۔
وائسرائے = انگریزی۔ بادشاہ کا نائب
(گورنر جنرل)۔
تقریر = ع مادہ (ق ر ر) مقال۔ لیکچر
پیش کیا جاتا تھا = دیا جاتا تھا۔
وصلی = خاص طرح کا موٹا پٹھا۔
علاوہ = سوائے
اس پر = ف۔ اسکے } سوائے اسکے۔
معززین = ع بزرگ۔ مادہ (عزز)۔
تقسیم = بانٹنا۔ الغرض = حاصل کلام۔

آپس میں ٹھیک نسبت رکھنے والا اور
(الف لام) تعریف اور باعضا جمع عضو
بدن کا حصہ۔ بدن کا ٹکڑا۔
نازک = نزاکت والا بدن یا نزاکت
رکھنے والا۔
کچھ دوسری طرح کی ہوتی ہیں = مراد
خلاف ہوتی ہیں۔
پکی پکی = خراش جس میں کھولاس ہو۔
مبتلم = الگ گڑہ۔ گرفتہ۔ سب
بدرنگ = کبیدہ۔
خدائی مرضی سے = خدا کے ارادہ سے
یکساں = برابر۔ (الف) مرضی نام کیجئے۔
قیاس مع الفارق = مرکب قیاس۔
(برابر کرنا ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ
کسی حکم کے اندر اپنے خیال اور فکر میں)
اور مع۔ معنے ساتھ اور الف لام تعریف
اور فارق۔ فرق رکھنے والا مرکب ہے
برابر کرنا ایک چیز کو ایسی دوسری چیز کے
ساتھ جو پہلے سے فرق رکھنے والی ہو کسی
حکم کے اندر اپنے فکر اور خیال میں خالص
پر کہ مقیس لیجئے
(جسکو قیاس کیا جائے) اور مقیس علیہ
(جس پر قیاس کیا جائے) آپس میں ایک
دوسرے کے خلاف اور نقیض ہوں۔
وجہ = ع۔ سبب جمع اسکی وجوہ۔
معاش = ع۔ مادہ (عیش) روزی۔
پیدا کرنیکے لئے = حاصل کرنیکے لئے۔
میر تہیں } برائے زمانے کے بگڑے دل
مرزا پھویا } رئیس جن کی نزاکت ان کے
ناموں ہی سے روشن ہو رہی ہے۔
تہ خانوں = فارسی جمع۔ خانہ وہ مکان جو
زمین کے نیچے باقاعدہ گرمی سے بچنے کیلئے
بنایا جاتا ہے۔
پلپلے = نرم جیسا گلا۔
حالت = کیفیت۔
دائم خود غرضی = خود غرضی کا دیتا۔
ناصیہ = ع۔ مادہ (ن ص ی) پیشانی۔
ناصیہ حال = مرکب حالی یا صاحب

شرافت پر مکالمہ

تشریح الفاظ و توضیح معانی

شرافت = ع بزرگی۔ مادہ (شرف)
مکالمہ = آپس میں اظہار خیال کے
لئے گفتگو کرنا۔ اسکا مادہ (کلم) ہے۔
(نوٹ) اس سبق میں بجائے احمد، محمود
حامد فرضی نام مقرر کئے الف۔ د۔ ص
فرضی آدمیوں کے نام مقرر کر کے شرافت
پر ان کا مکالمہ دکھایا گیا ہے۔
شرافت نسب = خاندانی بزرگی۔

صفحہ ۹۸
عقلی شہادت = عقل کی گواہی۔
کل = تمام۔
جسمانی بناوٹ = وہ بناوٹ جو بدن
کے ساتھ تعلق رکھے۔ جسمانی = اسم منسوب
مرکب جسم۔ بدن اور (انی) کلمہ نسبت
خواہشیں = اردو جمع خواہش آرزو
تمنا۔ یکساں = برابر۔
تدریج = ع۔ مادہ (درج) علم جسم سر حیات

تنزل = ع مادہ (نزل) پستی۔
باعث = سبب
شریف گنے جاتے ہیں = شریف سمجھے
جاتے ہیں۔ کمال = بزرگی۔
رذیل = ع مادہ (رذل) کمینہ۔
لیاقت = ع۔ مادہ (ل و ی) قابلیت
حوصلہ = ہمت۔
شریف = بزرگ۔ خاندانی بزرگ۔
آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر =
ایک آدمی دوسرے آدمی سے بہت فرق
رکھتا ہے کیونکہ پتھروں کو دیکھو ان میں
کوئی ہیرا ہو بیش قیمت ہے اور کوئی صرف
کنکر ہوتا ہے۔
اگلے پچھلے زمانے میں = جتنا معلوم ہوتا ہے
چہرے مہرے کے درست = ناک
نقشہ ٹھیک۔ مناسب۔
پاکیزہ = پاک صاف۔ خوبصورت۔
تناسب الاعضا = بدن کے حصے
سب مناسب نسبت کے ہوں ترکیب تناسب۔

رحمت = مہربانی ۔ جو دیکھتے ہیں۔ خیرات کرنا

بذل = بے دریغ ہاتھ سے خرچ کرنا ۔

ایثار = اپنی حاجت بند کرکے دوسرے کی حاجت پوری کرنا ۔

حضرت = یہ کلمہ شے کے واسطے تعظیماً استعمال کیا جاتا ہے مگر یہاں بطور اسم استعمال کیا گیا

عجائب المخلوقات = مرکب عجائب جمع عجیب کی یا درسا اور الف لام تعریف اور مخلوقات جمع مخلوق یعنی خلقت مرکب کے معنے وہ مخلوق جو عجب پیدا کرنیوالی ہو جس کے دیکھنے سے حیرت پیدا ہو ۔

صفحہ ۹۲   (ص) ایک فرضی نام ۔

انتظام دنیا = دنیا کا بندوبست ۔

محتاج = مادہ (ح و ج) حاجتمند ۔

محتاج الیہ = جس کی طرف کوئی اپنی حاجت لیجاوے مرکب محتاج حاجت رکھا گیا ۔ الی ۔ طرف اور (ہ) ضمیر غائب جو شخص کی طرف راجع ہے یعنے اسکے مرکب کے معنے جس کی طرف حاجت رکھی جاوے مراد تونگر یا بالدار

کیونکہ محتاج اور حاجتمند انہی کی طرف اپنی حاجت رکھتے ہیں ۔

آمر = مادہ (ا م ر) حکم کرنیوالا ۔

مامور = مادہ (ا م ر) جسکے اوپر حکم کیا جائے ۔ محکوم ۔

خادم = مادہ (خ د م) خدمت کرنیوالا ۔

مخدوم = مادہ (خ د م) جس کی خدمت کیجائے ۔ آقا ۔ مالک ۔

اگر سب کی ایک ہی حالت ہوتی = یکساں ہوتے

دیگرگوں ہو جاتا = دوسرے رنگ کا مرکب دیگر دوسرا ۔ اور گوں ۔ رنگ ۔ اسے مراد بگڑ جانا خراب ہو جاتا ۔

انتظام الہی = خدا کا بندوبست ۔

دخل دیتے ہیں = تصرف کرتے ہیں ۔

وکالت = مادہ (و ک ل) اوّل حرف پر زبر دونوں سے آتا ہے ۔ کسی کی طرف سے دلائل اور ثبوت پیش کرنا اور اس کے دعوے کو ثابت کرنا ۔

احساس = علم ۔ سمجھ ۔ معلوم کرنا ۔

مجازی حال کی یکسانی ۔
جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا = مٹ نہیں
سکتا ۔ ٹل نہیں ہو سکتا صفحہ ۸۵ ۔
ہضم ہوئی = مادہ (ہضم) کھانا کا معدے
میں تحلیل ہوا اور کچھ ہو کر اس کا مفرد ول
و جگر میں پہنچ کر بدن کے ہر ایک حصہ کو
اسکی اپنی غذا پہنچا اور فضلہ آنتوں
کے راہ سے خارج ہو رہا ۔
چورن = مرکب دوائیں جو کھانے کو
قابل ہضم بنا دیتے ہیں اور بھوک کو بڑھاتے ہیں
بندگان خدا = خدا کے بندے بندگان
جمع ہے بندہ (نوٹ) جب کسی ایسے اسم کی
جمع بناتے ہیں جس کے آخر میں (ہ) ہوتی
ہے تو پہلے اس (ہ) کو (گاف) فارسی
سے بدل لیتے ہیں پھر علامت جمع کی زیادہ
کرتے ہیں جیسے بندہ سے بندگان مورچہ
سے مورچگان مگر یہ جمع فارسی کا قاعدہ ہے
مارے بھوک کے = بھوک کی وجہ سے
مسوس کر رہ جاتے ہیں = ٹک کر رہ جاتے
ہیں ۔ مراد یہ کہ بھوکے صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں
نام و نمود = شہرت ۔ ڈھنگ ۔
قابو چلا = طاقت پائی ۔
دبا بیٹھا = قبضہ میں کر لیا ۔
دنیا میں جتنے قصے   ڈھیر پہاڑ
دنیا میں جس قدر دکھ اور بکھیڑے ہیں
وہ صرف اس سبب سے ہیں کہ ہم میں سے
جس نے جس قدر طاقت پائی اُسنے
اتنی قدر آرام کو قبضہ میں کر لیا اور
اسکو دبا بیٹھا جس کو ایک چٹکی کا دبا
بیٹھا ایک مٹھی جس کو ایک مٹھی کا قبضہ
میں کر لیا ایک لپ کے برابر جا بیٹھا
ایک لپ بچہ مارا ایک جھولی کے برابر
حصہ تھا ایک جھولی کا بار دبا بیٹھے ایک
گٹھڑی یا ایک ڈھیر اور پہاڑ غرض
بالکل اسی طاقت کے بل پر حق سے
زیادہ سمیٹ بیٹھے اور دوسروں کو
محروم کر کے دکھ درد میں پھنسا دیا ۔
کرتوت = عمل ۔ کام ۔

اور ترقی کرینگے = گہرا اثر کرینگے۔
صفحہ ۹۰ (ص) ایک فرضی نام ہے۔
افراط = ع مادہ (فرط) کسی چیز کو حد سے
زیادہ بڑھا کر بیان کرنا۔
تفریط = ع مادہ (فرط) کسی چیز کو حد سے
زیادہ گھٹا کر بیان کرنا۔
کناروں پر آگئے = قریب آگئے حد پر آگئے
ص سمجھے دونوں کناروں
پر آگئے ہیں۔ (ص) نے کہا میرے
دونوں دوست الف اور دال میرے
اس کہنے سے برا نہ مانیں گے اگر میں انکی
نسبت یہ کہوں کہ تم دونوں اپنے اپنے
بیان میں حد سے بڑھ گئے ہو۔
شرافت نسب = خاندانی بزرگی
تسلیم کرتی ہیں = مانتی ہیں۔
باکمال لوگ = کمال رکھنے والے آدمی
صفت = خوبی چند صفتوں رکھتی خوبیاں
ابنائے جنس = ایک جنس کے بیٹے
بنی نوع کے بھائی۔ ہم جنس۔

تفوق = ع مادہ (فوق) فوقیت بزرگی بلندی
ممتاز = ع مادہ (م ی ز) ممتاز کیا گیا۔
مراد بزرگی دیا گیا۔
وقعت = ع مادہ (وقع) عزت۔ آبرو۔
اوسکی سب چیزوں میں وقعت
آجاتی ہے = اسکی ہر ایک چیز عزت
کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔
لارڈ ڈوبنیس = انگریزی ہا انگلستان کا
ایک بہت بڑا شاعر تھا۔ صفحہ ۸۸
وارث = مرنے والے کے مال کے حقدار
عزیز قریب۔
مقدور والے = دولتمند۔ مالدار۔
توکیوں ان کی نسلوں کی قدر
نہ ہو = یعنی ان کی اولاد ضرور عزت
کے لائق ہونی چاہیئے۔
زندہ یادگار = زندہ نشان مرکب
زندہ یعنی جاندار اور یادگار یعنی نشان
علامت مجازاً یعنی اولاد۔ فرزند۔
قوی = ع۔ مضبوط۔

جب سے کسی کے خاندان کا سلسلہ شروع ہوا ہے
قابل قدر = عزت کے لائق۔
گنجائش گفتگو = کلام کرنے کی طاقت۔
مرکب گنجائش = وسعت سمائی کا حاصل مصدر
گنجیدن کے معنی سمانا اور گفتگو کے معنی کلام سے
تو قدر نسب میں کیوں ہو خاندان
کی عزت میں کیوں کلام ہوسکے یعنی اس میں
کبھی کوئی اعتراض نہیں کرسکتا۔
تعلیم = ع (مادہ علم) پڑھانا
تربیت = (ربی) پرورش کرنا صفحہ ۹۱
اخلاق = ع۔ نیک عادات۔
حیوانات کی نسل = جانوروں کی بود۔
اصالت = اصلیت۔
اپنا رنگ دکھائے بدون نہیں رہتی = اپنا اثر ظاہر کئے بغیر نہیں رہتی۔
اصل سے خطا نہیں اور کم اصل سے
وفا نہیں = اصل اور شریف آدمی سے
کبھی خطا نہیں ہوتی اور کم ذات سے کبھی وفا
داری نہیں ہوسکتی یعنی شریف کبھی
بیوفائی نہیں کریگا اور کمینہ کبھی وفاداری
نہیں کرے گا۔

خلاصہ

(الف) شریفوں کے تنزل اور کمینوں کے
ترقی حاصل کرنے کا سبب یہ خیال ہے کہ
شرافت نسب کوئی چیز نہیں لیکن شریف
اور رذیل برابر نہیں ہوسکتے اگرچہ
آدمی یہ بھی اور آدمی وہ بھی ہیں مگر آدمی
آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر [illegible]
اور گدھے کو کوئی بھی برابر نہیں سمجھتا وہ
جانور وہ بھی اور جانور یہ بھی۔ (الف)
لیکن پھر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ قیاس
قیاس مع الفارق ہے کیونکہ جب دونوں
انسان ہیں تو کیا حق رکھتا ہے کہ ایک
شخص معاش کے واسطے محنت کرتا
کرتا فکر کی تہ میں اتر جائے اور دوسرا
گھر ہی میں [illegible] کی شکل
میں آرام وچین سے مزے اڑائے
کیا حق رکھتا ہے کہ ایک شخص اتنا کھاجا

بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا ہر ایک
باپ پہ۔ باپ کے رنگ ڈھنگ پر (پون)
ملتا جلتا ہے۔ باپ کے رنگ ڈھنگ انداز
پر ہوتا ہے۔ بالکل نہیں تو تھوڑا
تھوڑا کسی قدر۔ ہر ایک بیٹا باپ کے
رنگ ڈھنگ پر بیٹا ہوتا اور اپنے باپ
کے رنگ ڈھنگ پر ہوتا ہے بالکل
نہیں تو کسی قدر (اُسکی عادات اس میں
ضرور ہوتی) ہیں۔
جسمانی = مرکب جسم۔ بدن اور آل
کا بہ نسبت ہے۔
تفاوت = فرق۔ اختلاف۔
مزاج = سرشت۔ طبیعت۔ اطبا کے
نزدیک ایک کیفیت ہے جو اربع عناصر
کی ترکیب سے پیدا ہوتی ہے۔
متعارفین = مادہ (ع ر ف) جمع
متعارف۔ دوست وہ شخص جس سے
جان پہچان ہو (ن) ملا اس جمع سالم
مہر شرافت = بزرگی کی مہر یعنی خاندانی

بزرگی کی علامت۔ صفحہ ۹۰
مضمحل = مادہ (ض م ح ل) شکستہ
مراد خفیف۔
کھسکتے کھسکتے = ہٹتے ہٹتے۔
خاندانی جگہ = مراد گدی۔ شرف = اوّل
سواد خط = خط کی تحریر مراد تحریر کا انداز
اشبہ = مادہ (ش ب ہ) زیادہ ہمشکل
بہت ہم شکل۔
تمیز = مادہ (م ی ز) فرق۔ ایک چیز
کو دوسری چیز سے جدا کرنا مراد شناخت
کثیر = بہت۔ مادہ (ک ث ر)۔
موجود ہیں = پائی جاتی ہیں۔
ہر فرد و بشر = ہر ایک آدمی۔
شرافت نسب = خاندانی بزرگی۔
قدر = عزت۔
یہ معنے ہیں = یہ مقصد ہے۔
حقیقت ہیں = اصل میں۔
بانی سلسلہ نسب = خاندان کے سلسلہ
(نسب) کا بنیاد رکھنے والا یعنی وہ پہلا شخص

مانی سلسلہ نسب میں موجود تھیں اور ان
صفتوں کے قائل قد رہو لے میں کسی کو
کلام نہیں کہا ہاں بیشک تعلیم اور تربیت
کو بھی دخل ہے صحبت سے اچھے برے اور
برے اچھے ہو جاتے ہیں مگر کبھی اصلیت اپنا
رنگ ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتی اصل
سے خطا نہیں اور کم اصل سے وفا نہیں

غرض

شرافت شرافت ہے اور رذالت رذالت ہے

اطاعت

تشریح الفاظ و توضیح معانی

طفولیت = ع مادہ (طفل) بچپن۔
اطاعت = ع مادہ (طوع) بندگی فرمانبرداری
معنی ہیں = یہ مطلب ہے۔ یہ مقصد ہے
لائق = قابل۔ قابل رائے = عمدہ راہ کے
راستہ بتلائے = ہدایت کرے۔
پیروی = فرمانبرداری۔
مادہ = وہ شے جس سے کوئی چیز بنائی جائے

سوسائٹی = انگریزی۔ جماعت۔
متحدہ طور = یکساں طریقہ۔
بنیاد = نیو۔ جڑ۔
عموماً = عام طور سے۔
قواعد = قاعدے اصول۔
عوام = ع۔ مادہ (عموم) جمع عام۔
بہبود = ف ترقی۔ شرکت = ساتھ۔
قانون = ع قاعدہ جمع اسکی قوانین۔
مادہ (قلس)۔ الّا = عربی استثنا مگر
مدنی = اسم منسوب مدینہ کسی شہر کا نام
حالت نسبت میں (مدینہ کا ی) گر گئی۔
امن = بے خوفی۔
فرمانروا = حکم کا جاری کرنیوالا امرا و حاکم
بادشاہ اسم فاعل ترکیبی۔
جائز = مناسب۔
ذاتیات = جمع ذاتی اسم منسوب وہ
شے جو ذات سے تعلق رکھے۔
تمدن = ع مادہ (مدن) شہر میں ہر قسم کے
بسنے والوں کا مل جل کر رہنا سہنا شہر کا

کہ اُنکے سمجھنے کے واسطے جو رات کھلا تا پھر
اور دوسرا کھوکھلا تا رہے انگریزوں کو
محسوس کر سمجھا ہے ۔
(دال) جناب اسکا سبب یہ ہے کہ
انتظام عالم کا دار و مدار اسی پر ہے کہ
سب آدمی یکساں نہ ہوں اگر آپ سبکو
ایک حالت پر لانا چاہتے ہیں تو گویا آپ
انتظام الٰہی میں دخل دینا چاہتے ہیں
پھر اس مساوات کا آخر نتیجہ یہ نکلے گا
کہ گدھے بیلوں کی طرح تمام انسان کبھی
بوجھ اُٹھائیں حتی کہ درختوں کا کاٹنا
بھی ناروا سمجھکر ایندھن جلانا بھی چھوڑ دیں
حالانکہ دوسروں کی خاطر مرتے ہیں ۔
(ص) پھر پہلے تو لوں دوسو (الف) اور
(دال) اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک بات
میں بھی کہوں وہ یہ ہے کہ آپ دونوں
صاحب افراط اور تفریط میں پڑکر اصل
مطلب سے دور جا پڑے ہیں میں
یہ کہتا ہوں کہ انسان اشرف المخلوقات

مجموعی حالت کے سبب سے ہے ورنہ اسکی بہت
سی باتیں جدا جدا تو تمام مخلوقات میں
بھی پائی جاتی ہیں کیونکہ ہر ایک مخلوق میں
ہر ایک طرح سے کچھ ہے جو دوسرے میں نہیں
پایا جاتا مثلاً لیموں کے درخت میں نیبو اور
نیم کے درخت میں نیبولیاں لگتی ہیں
اس کا برعکس کبھی نہیں ہوگا پھر ان
دونوں میں جو فرق ہے وہ ان سے
نسلاً بعد نسلاً کبھی جدا نہیں ہوگا اور
نباتات حیوانات انسان سب
میں برابر پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے
نسلیں اپنے بزرگوں کے ساتھ برابر
مشابہ ہوکر چلی جاتی ہیں اسکی تصدیق
والولد سر لابیہ ہے دوسرا اور ایک
ہندی کہاوت ہے کہ (باپ پر پوت
پتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا)
سے صاف ظاہر ہے در اصل شرافت
نسب کے قدر کرنیکی یہ معنی ہیں کہ حقیقت
میں ہم ان صفتوں کی قدر کرتے ہیں جو

اپنا اپنا (ال) واسطے = ہمارا۔ اس ہر کسی کے معنی اسکے واسطے

لازم = ع۔ ضروری۔ مادہ (لزم)۔

پرورش = تربیت۔

ملکہ = ع۔ طبیعت میں ایک قوۃ راسخہ ہو

جس سے کسی کام کا حصول سہل ہو جائے۔

آیندہ = ف۔ آنیوالا زمانہ۔

بکار آمد = ف۔ کام میں آنیوالا۔

بہترین نعمت = سب سے اچھی دولت۔

شکر گزار = شکر کرنیوالا۔ اسم فاعل ترکیبی۔

سعادت = ع۔ مادہ (سعد) نیک بختی۔

باعث = ع۔ سبب۔

آسایش = ف۔ جس حالت حاصل مصدر

آسودن یعنی آرام کرنا۔ آمیدہ = آس ہے

آیندہ زندگی = آنیوالی زندگی صفحہ ۹۹

توقع = ع۔ مادہ (وقع) امید۔

محبت اقربا = رشتہ داروں کی محبت

پابند = ف۔ مقید۔

نرم رشتوں = اردو جمع نرم رشتہ آسان

رشتہ سہل تعلق۔

موافقت نکریگے = اتفاق کریگے۔

حقوق تمدن = شہر میں رہنے سہنے کے تعلق

سخت پابندیاں = سخت اور مشکل قیدیں

کب برداشت کرسکیگا = اسکو نہیں

اٹھا سکتا، تحمل نہیں کرسکتا۔

کارکن = ف۔ کام کرنیوالا اسم فاعل ترکیبی

کارفرما = ف۔ کام کا حکم دینے والا۔

مدرسہ = اسکول لکھنے پڑھنے کی جگہ۔

اطاعت آموز = بندگی سکھانیوالا۔

معلم = استاد۔

معلموں = اردو جمع معلم۔ استاد۔

شاگردوں = اردو جمع شاگرد۔

طالب علم = اسٹوڈنٹ۔

طلبا = جمع طالب علم کا طلب کرنیوالا

منفعت = غرض سے۔

تنبیہ = ع۔ مادہ (ن ب ہ) ہوشیار کرنا۔

عمدہ عادت = نفیس عادت۔

چرچا = شہرت۔

شک نہیں = شبہ نہیں۔

انتظام کرنا۔

آرام = جب حاصل مصدر آرامیدن آرام کرنا۔ مطلوب = مقصد۔

سکون = ع مادہ (س ک ن) چین اطمینان

باقاعدگی = باقاعدہ ہونا۔

درکار = ف - ضروری۔

بندشوں = ف جمع بندش قید - زنجیر

آزاد = بے قید۔

اتحاد = ع مادہ (وحد) ایکا - اتفاق۔

وحدانیت = ع مادہ (وحد) یکتائی۔

رشتہ = ف - تاگا - مراد رابطہ

جکڑتی ہے = مقید کرتی ہے۔

ممتاز = ع مادہ (میز) معزز۔

پابند = ف مقید مطیع - فرمانبردار

وفادارانہ = ف - اسم تشبیہ مرکب وفادار = وفا رکھنے والا اور آنہ کلمہ تشبیہ مرکب کے معنے وفاداروں کی طرح۔

فرض = ع ذمہ واجب ہو جسکا کرنا ضروری ہو

محافظ = ع مادہ (حفظ) نگہبان حفاظت کرنیوالا

حکومت = ع مادہ حکم بادشاہت۔

خوگر = ف اسم فاعل ترکیبی عادی عادت رکھنے والا۔

ٹھیک ٹھیک = واقعہ کے مطابق صفحہ ۹۴

غیر مطیع = اطاعت نہ کرنے والا۔ مطیع کا مادہ (طوع)۔

حق والدین = ماں باپوں کا حق۔

والدین تثنیہ والد جس سے کوئی پیدا ہو یہ مذکر کے واسطے آتا ہے اور ماں کے واسطے والدہ لیکن تغلیباً دونوں کو والدین کہتے ہیں جیسے شمسین قمرین

قریبی = اسم منسوب مرکب قریب نزدیک اور یائے نسبت سے وہ شخص جو نزدیکی ہو

رشتہ داروں = اسم جمع رشتہ دار رشتہ رکھنے والا

پہلا مدرسہ = پہلا مکتب۔

خواہ = ف - حرف تردید بمعنے (یا)۔

بلحاظ = اعتبار سے۔

مرتبت = ع مادہ (رتب) رتبہ مرتبہ۔

تجربہ = ع مادہ (جرب) امتحان آزمائش۔

کفایت شعاری = ضروری حاجتوں کو پورا کرکے آیندہ کیواسطے کچھ نہ کچھ پس انداز کرنا۔ یہ لفظ مرکب ہے کفایت بمعنے کارگذاری و کافی ہونا اور شعار طریقہ اور ی اسکے مصدری ہے مجازاً مرکب کے معنے انتظام سے خرچ کرنا۔ اپنی ضروری حاجتوں کو پورا کرکے کچھ پس انداز کرنا اور آیندہ کیلئے جمع کرنا

مبذول = ع مادہ (بذل) اسم مفعول عربی خرچ کیا گیا مراد خرچ۔ صرف۔

مبذول کرو = صرف کرو۔ خرچ کرو۔

قابلیت = ع مادہ (قبل) لیاقت۔

دانشمند = ف عقلمند سمجھدار۔ مرکب دانش حاصل مصدر دانستن جاننا اور مند کلمہ صاحب ہے۔ مرکب کے معنے جاننے والا مراد سمجھدار۔

عاقبت اندیش = ف۔ انجام کا سوچنے والا نتیجہ پر غور کرنیوالا مرکب عاقبت آخر۔ انجام۔ نتیجہ اور (اندیشیدن) حاصل مصدر اندیشیدن سوچنا سے مرکب کے معنے نتیجہ کا سوچنے والا نتیجہ پر غور کرنیوالا۔

محفوظ = ع مادہ اسم مفعول عربی نگہ رکھا ہوا حفاظت کیا ہوا۔

صفحہ ۹۔ خود = ف۔ آپ۔

حکیم = ع مادہ (حکم) عقلمند جمع اسکی حکماء

قول = مقولہ۔

سرگرم = ف مستعد۔ طیار۔

بیشک = ف۔ حرف تاکید بمعنی یقیناً۔

عمدہ = اچھا۔ ہردم = ف ہر وقت

پیش نظر = ف۔ نظر کے سامنے مرکب پیش بمعنے سامنے اور نظر دیکھنا جانا بمعنے آنکھ۔

تونگر = ف۔ دولتمند۔ مالدار۔ مرکب تون مخفف توان بمعنے طاقت اور گر کلمہ صاحب ہے مرکب کے معنے صاحب طاقت تھا اب دولتمند مالدار

خوش نصیب = ف۔ اچھے نصیب والا

صفحہ ۹۵ - امن آشتی سالیش پہونچی جان
مقرر ص ع - معین - مادہ (قرر)۔
مسلّم ص ع - مانا ہوا - مادہ (س ل م)۔

خلاصہ

کسی کے زمانہ میں اطاعت اور اپنی رائے
کو چھوڑ کر بڑوں کی رائے کی پیروی کرنا
سب سے زیادہ ضروری ہے اور یہی سوسائٹی
میں متحدہ طور پر کام کرنے کی بنیاد ہے
اور امن و امان بھی جب ہی رہ سکتا
ہے کہ انسان اپنے حاکموں اور بزرگوں
کا کہا مانے اور جو لوگ اطاعت ٹھیک
ٹھیک کرنا چاہتے ہیں وہ حکومت بھی
ٹھیک ٹھیک کر سکتے ہیں کیونکہ غیر مطیع
شخص یہ نہیں سمجھ سکتا کہ حکومت کی حد
کیا ہے۔ اطاعت میں سب سے زیادہ حق
ماں باپ کا ہے کیونکہ وہ ہر طرح سے
اولاد پر بندگی رکھتے ہیں۔ اگر اولاد اپنے
والدین کی اطاعت نہیں کرتی تو اس گھر
میں امن اور آسائش کی آس نہیں ہو سکتی
کبھی ایسے لوگ کہ جو اپنے بزرگوں کی اطاعت
نہیں کرتے وہ تمدن کی سختی اور پابندیوں
کو کب برداشت کر سکتے ہیں۔ ماں باپ کے
بعد استاد کا مرتبہ ہے طالب علموں پر استاد کی
اطاعت فرض ہے کیونکہ استاد جو کچھ
کرتا ہے وہ شاگرد کی بہبودی کے لئے
کرتا ہے آج کل آزادی کا زیادہ خیال
ہے لیکن یہ آزادی اسی حد تک تو
اچھی ہے مگر سوسائٹی میں رہ کر
ان بندشوں سے آزادی نہیں ہو سکتی
جو امن عامہ کے قائم رکھنے کے لئے مسلّم ہیں

قرض

تشریح الفاظ و توضیح معانی

دولتمند ص ع - مالدار - مرکب دولت
مال اور (مند) کلمہ صاحب ہے۔
توجہ ص ع - مادہ (و ج ہ) راستہ۔
مائل ص ع - مادہ (م ی ل) اسم فاعل عربی
رغبت کرنے والا۔

غلام نہیں ہونگے = قیدی نہیں ہونگے

آمدنی = فائدہ ۔ نفع ۔

پارس = ف ۔ ایک قسم کا پتھر ہے جو
لوہے پر رگڑنے سے لوہے کا سونا بنا دیتا ہے

مثل = کہاوت ۔

قرض محبت کی قینچی ہے = قرض آپس
کی محبت کو کاٹ دیتا ہے عربی مثل جس کا
یہ ترجمہ ہے (القرض مقراض المحبت)
یعنی قرض محبت کی قینچی ہے ۔

عزیز = مادہ (عزر) بار احج اسکی اعزہ

خبردار = ف ہوشیار (کلمہ تنبیہ ہے)

اس قینچی کو ہاتھ میں نہ لینا =
اس قرض کو کبھی نہ لینا ۔

رشتہ = ف = ناتا مراد تعلق

کٹ جاتا ہے = ٹوٹ جاتا ہے ۔

صفحہ ۹۹ شبہ = ف ۔ شک ۔

تمکو عزت کی نظر سے دیکھیں =
تمہاری عزت کریں ۔

تم ان کے ساتھ عزت سے
پیش آؤ = تم ان کی عزت کرو ۔

ڈھیر ہو جاتی ہے = مراد برباد ہو جاتی ہے

خلاصہ

ہر شخص دولت جمع کرنیکی لیاقت رکھتا ہے
مگر سمجھدار آدمی علاوہ قابلیت رکھنے کے
دولت کو محفوظ رکھنے کا بھی گر جانتا ہے جو
آدمی دولت کمانی جانتا ہے اور اس کو
محفوظ نہیں رکھ سکتا وہ شخص ہمیشہ محنت
کی بلا میں پھنسا رہیگا اور مرنے دم تک
باقی چھوڑیگا اور جو بدنصیب وہ آدمی
ہے جو سب اپنی کما کر کچھ چھوڑ جائے
دولت جمع کرنیکا ایک طریقہ کفایت
شعاری بھی ہے کفایت شعاری کے متعلق
ایک حکیم کا قول ہے کہ اگر تم دولت کی
قدر معلوم کرنا چاہتے ہو تو تم کسی سے
قرض لیلو اس سے آپ جان جاؤ گے
کہ جو شخص کسی سے لیتا ہے وہ لوگوں کی
نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے اگر تمہارے
پاس دولت رہتی تو یہ نوبت نہ آتی

مشقت = ع ۔ مادہ (ش ق ق) محنت۔
انجام دے سکتا ہے = پورا کر سکتا ہے۔
فضول خرچی = ف ۔ حاجت سے زیادہ خرچ کرنا
صفحہ ۹۷
عادی = عادت رکھنے والا۔
اقوال = ع ۔ مادہ (قول) جمع قول بمعنی
متعلق = ع ۔ مادہ (ع ل ق) جس سے
تعلق ہو۔ مراد نسبت۔
مفید = ع ۔ مادہ (فید) فائدہ مند۔
کار آمد = کام میں آنے والا۔ مراد ضروری۔
غور کی نظر = گہری نظر۔
درج = ع ۔ داخل مراد تحریر۔ لکھا۔
قدر = عزت۔
ترکیب = ع ۔ مادہ (رکب) کئی چیزوں
کو آپس میں ملانا یہاں مراد تدبیر طریقہ
تجربہ = ع ۔ مادہ (جرب) آزمائش
انظر دل = آنکھوں۔
ذلیل = ع ۔ مادہ (ذلل) خوار۔ بے عزت آبرو
مقروض = ع ۔ مادہ (ق ر ض) جس کا قرض ہو
غلام = زر خرید نوکر وہ نوکر جس کو

اپنے روپیہ سے خرید کر اپنی ملک اور
قبضہ میں کر لیا ہو۔ جمع اس کی ۔ اغلمہ۔
ہمسایہ = ف ۔ پڑوسی۔
ذاتی شرافت = ذاتی بزرگی۔ وہ
بزرگی جو صرف اپنے ہی نفس اور
ذات سے تعلق رکھے۔
گروی کر دیا ہے = قید میں ڈال دیا ہے
افلاس = ع ۔ تنگدستی۔ مادہ (فلس)۔
دلیری = ف ۔ بہادری۔
ملیامیٹ = برباد۔ تباہ۔
فرش = ع ۔ بچھونا جمع اس کی فروش۔
صفحہ ۹۸
لعنت کا طوق = ملامت کا حلقہ۔
اپنی گردن بچاؤ = اپنے کو آزاد کرو۔
اپنے کو اس قید سے نکالو۔
داغ نہ آنے دو = دھبا نہ لگنے دو۔
ادنیٰ سے ادنیٰ = چھوٹے سے چھوٹا
اختیار کر لو = پسند کر لو۔
برقرار رہیگی = قائم رہے گی۔

اور ہزار لعل اور چھ ہزار ہاتھی اور بارہ ہزار اسپ خاصہ چھوڑے اکبر کے عہد حکومت میں کل سرکاری آمدنی مع کابل اور خاندیس کے تخمیناً ساڑھے چالیس کروڑ روپیہ تھی ہندوستان میں تمباکو اور گوبھی اسی کے زمانہ میں امریکہ سے آئے تھے

علوم = ع۔ جمع علم۔ دانش۔

فنون = ع۔ جمع فن۔ ہنر۔

اہل علم = علم جاننے والے۔ علماء۔

شائستگی = اخلاق کی آراستگی۔

تہذیب = ع۔ مادہ (ہ ذ ب) اخلاق کی آراستگی

عاشق کتنا = چاہنے والا تھا۔

ایجاد = ع مادہ (و ج د) نئی بات پیدا کرنا۔

اختراع = ع۔ بلا نمونہ کوئی نئی بات پیدا کرنا

فتوحات = ع مادہ (ف ت ح) جمع فتوح۔ اور فتوح جمع فتح۔ ملک گیری۔ ملک لینا۔

ملکی = اسم منسوب وہ ہے جو ملک کی طرف منسوب ہو۔

شجاعت = ع مادہ (ش ج ع) بہادری۔

سخاوت = بخشش۔ خیرات۔ نامور = مشہور

قدرتی پیداوار = بجز آمدنی۔

زرخیزی = مرکب زر سونا۔ اور خیز کلمہ صفت اور یا مصدری سے دولت پیدا ہونیکی جگہ مراد پیداوار۔

بلخ زر ریشہ = دولت کا بکھیرنیوالا باغ

علم و کمال کا آفتاب = مرکب اضافی یا اضافت مجازی علم کا سورج کمال کا سورج مراد علم و کمال۔

وہ یہ بھی جان صبح کی ہے

اس نے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ علم و کمال کے سورج نے یورپ ہی میں اپنی روشنی پھیلائی ہے یعنے ہر قسم کے علم و کمال کی ایجاد یورپ ہی سے ہوتی ہے۔

قانون قدرت = بجز قاعدہ۔

خود بخود = اپنے آپ۔

چند اتفاق = مراد کچھ واقعات بعض حالات

ہجری = اسم منسوب مرکب ہجر وطن چھوڑنا اور یائے نسبت سے بنا ہجری

اور دولت قایم رکھنے کا طریق کفایت
شعاری ہے اگر تم اپنا خرچ اپنی آمدنی
سے کم رکھ سکتے ہو تو گویا تمہارے پاس
پارس پتھری ہے اور یہ ایسی پارس پتھری
ہے کہ جو تمکو قرض کی بلا سے بچا سکتی ہے
ہے میرے دوستو اگر تم اپنی عزت چاہتے
ہو تو بھولے سے کبھی تم قرض نہ لینا اور
ہرگز اس شیخی سے محبت کی جڑ کو نہ کاٹنا

غرض
یہ ہے کہ کفایت شعار ہو اور ہرگز کسی سے قرض نہ لو

اہل فرنگ عہد اکبر میں

تشریح الفاظ و توضیح معانی

اہل فرنگ = فرنگستان کے رہنے والے
(فرنچ) فرانسیسی۔
عہد اکبر = اکبر بادشاہ کا زمانہ۔
(اکبر) ہندوستان کا سب سے بڑا بادشاہ
ہوا ہے جب اکبر کا باپ ہمایوں ۱۵۵۶ء
میں رحلت کر گیا تو اس وقت اکبر کی عمر
سوا تیرہ برس کی تھی تمام بادشاہی کام
اسکا اتالیق بیرام خان کیا کرتا رہا اور سب سے
اوّل اسکو مشکل پیش آئی کہ سکندر
اور عادل شاہ کی فوج سے اسکو مقابلہ
کرنا پڑا چنانچہ ۱۵۵۶ء میں عادل شاہ
اور اسکے وزیر ہیموں کو پانی پت پر
شکست دی اور ۱۵۶۰ء میں اکبر خودمختار
بادشاہ ہو گیا اور ۱۵۶۷ء تک ایسے
سرداروں کی بغاوت دور کرتا رہا اور
۱۵۶۷ء سے ۱۵۷۵ء تک راجپوتوں
کو اپنا مطیع کیا اور ۱۵۸۶ء کشمیر اور
۱۵۹۲ء میں سندھ اور ۱۵۹۴ء میں
قندھار اور ۱۵۹۹ء میں احمد نگر اور ۱۶۰۱ء
میں خاندیس بنگال بہار اڑیسہ وغیرہ
فتح کیے یہ تمام فتوحات حاصل کرکے بڑے
تزک شان سے حکومت کرتا رہا۔ اور
چونسٹھ سال دس ماہ اور دس دن
کی عمر پاکر اس جہان کو خیرباد کہا تب
اکبر مرا ہے تو ایک ارب اٹھیس کروڑ روپیہ

معرکہ = ع۔ میدان جنگ۔ لڑائی کا میدان
مراد لڑائی مادہ (عرک) جمع اسکی معارک۔
مذکورہ = ع۔ مادہ (ذکر) ذکر کیا ہوا جس
کا ذکر پہلے آ چکا ہو۔ بعد = پیچھے۔
حاجی = وہ شخص جو مکہ معظمہ کی زیارت
سے مشرف ہوا ہو اور اسکا طواف کیا ہو
حبیب اللہ = نام ایک فاضل کا جو
اکبر کا بڑا معتبر عالم تھا۔
کاشی = کاشان کا رہنے والا۔ اسم
منسوب کاشان جو کہ ایران کا ایک شہر ہے
زرکشیر = بہت سارو پیہ۔
صنعتوں = اردو جمع صنعت کاریگری
ہر فن کے = ہر ہنر کے۔
متبصر = ع۔ مادہ (بصر) آنکھ رکھنے والا و بینا
مقام کرو = ٹھہرو۔ قیام کرو۔
عجائب = ع۔ مادہ (عجب) جمع عجیب
عجیب خبر۔ اچنبا پیدا کرنیوالا۔
نفائس = ع۔ مادہ (نفس) جمع نفیس
دیار = جمع دار۔ گھر یہاں بمعنے ملک۔

دیار فرنگ = ف۔ ملک فرانس۔
صنعت گر = کاریگر۔
دستکار = ہاتھ کا کام کرنیوالا۔
ممالک مذکورہ = ذکر ہوئے ملک۔
وہاں سے = اس جگہ سے (وہاں) اسم ظرف۔
علاوہ = سوائے۔
جماعت کثیر = بڑی جماعت۔
اہل کمال = کمال والے۔
داخل ہوگئے = اندر آ گئے۔
عجائب = ادر حیرت۔ نایاب چیزیں۔
برات بگڑگئی = راستا لگ گیا سلسلہ ہو گیا۔
انبوہ کثیر = بڑی بھیڑ بڑا ازدحام
پیر = بڈھا۔
اہل فرنگ = فرانس کے رہنے والے۔
لباس = ع۔ مادہ (لبس) پوشاک جمع البسہ
قانون مونقی = گانے بجانے کا قاعدہ
بموجب = موافق۔
فرنگی باجے = فرانسیسی باجے۔
نوادر = ع۔ مادہ (ندر) جمع نادر۔ نایاب چیز۔

کی اسوقت سے ابتدا ہوئی ہے جبکہ رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جولائی ۶۲۲ء میں مکہ سے مدینہ میں ہجرت اختیار کی تھی۔

بغاوت = ع مادہ (ب غ ی) سرکشی۔

یلغار = دو منزل کو ایک منزل کرنا دن کو کوچ

سوداگران فرنگ = فرانسیسی سوداگر

فتح تام = حکمت = دانائی ہوشیاری

عجائب = ع جمع عجیب اچنبا پیدا کرنیوالا

غرائب = ع جمع غریب۔ نادر۔

تحفے = اردو جمع تحفہ۔ یہ جمع اسکی تحائف

مختلف ممالک = مرکب مختلف طرح طرح اور ممالک جمع ملک مرکب معنے طرح طرح کے ملک

پلے = کنارہ۔

۔ باٹ کا وزن بھاری ہے = غنیم کی طاقت بہت زیادہ ہے۔

مقابلہ = ع مادہ (ق ب ل) ایک دوسرے کے سامنے آنا مراد آپس میں جنگ کرنا۔ لڑنا۔

رنگ بدلکر = وضع تبدیل کرکے۔ لباس بدلکر

سلطنت = ع مادہ (س ل ط ن) بادشاہت

سفارت = ایلچی گری۔

تحفے تحائف = ہدیے۔

گذرانے = پیش کئے۔

خلعت = انعام وہ لباس جو بادشاہوں کی طرف سے انعام میں ملتا ہے۔

مراسلہ = خط۔ تحریر۔ خط وکتابت۔

رخصت ہوئے = روانہ ہوئے۔

ایجاد پسند طبیعت = نئی بات پیدا کرنیوالی طبیعت کبھی نچلی نہ بیٹھتی تھی = کبھی چپ نہ بیٹھی تھی

اکثر = بہت زیادہ۔

یورپ = وہ ملک جو عرب فارس روس چین ہندوستان اور امریکہ کے علاوہ ہیں

ایشیا

گووہ = ایک بندرگاہ کا نام ہے۔

سورت = ایک بندرگاہ کا نام ہے۔

بندرگاہ = وہ مقام جہاں دیگر ملکوں کے جہاز ٹھیرتے ہیں۔ اور لنگرانداز ہوتے ہیں۔

اُدہر پسینہ ٹپکاتی ہے۔ اوسکی
پوری کوشش کرنی ہے۔
جلوس = تخت نشینی۔
شیخ ابوالفضل = اکبر بادشاہ کا
وزیر اعظم۔ اس نے (اکبر) کے اشارہ
سے آئین اکبری جس میں تمام سلطنت
کے قوانین اور طرز حکومت کی مفصل
کیفیت ہے لکھی جس سے اسکی معلومات اور
تبحر علوم کا عقدہ منکشف ہو سکتا ہے
تصنیف کی ہے یہ بیشک فاضل
جہانگیر کی چھیڑ سے ۱۶۰۲ء عرس دکن
سے آتا ہوا راستہ میں مارا گیا اسوقت
اس علامہ کی عمر سینتالیس برس کی تھی
اطاعت نامہ = اضافت مقلوب
اسکی اصل = نامۂ اطاعت ہے کہنے
فرمانبرداری کی تحریر۔
تحائف = جمع تحفہ۔ ہدیہ۔ مادہ (ت ح ف)
نفائس = جمع نفیس عمدہ چیز۔
نائب بازیوں = نام ہے ایک فرانسیسی سوداگر کا

فرنگ = فرانسیسی۔ فرنچ۔
پاسوبارٹ = یہ بھی ایک فرانسیسی سوداگر کا نام ہے
حسن اخلاق = عادات کی خوبی۔
اوصاف طبع = طبیعت کی خوبیاں۔
حیران رہگیا = اچنبھے میں آگیا۔ متحیر ہوگیا
درستی عقل = عقل کی صحت۔
شائستگی حال = حال کی درستی۔
صاد کیا = صحیح بتایا۔ صحیح کہا۔
پادری = مذہب عیسائی کا مذہبی عالم۔
فرنیبوت = ایک یونانی پادری کا نام ہے۔
گووہ = ایک بندرگاہ کا نام ہے۔
عقلی = اسم منسوب وہ باتیں جو عقل
سے تعلق رکھتی ہیں۔
نقلی = اسم منسوب وہ باتیں جو نقل
اور تواریخ اور کتابوں سے تعلق رکھتی ہیں۔
مطالب عقلی = مراد منطق۔ فلسفہ۔
مطالب نقلی = مذہبی کتابیں۔ سیر
اور تواریخ کی باتیں۔
آگاہ = ف۔ خبردار۔

ارغنوں = ارگن ایک باجہ کا نام ہے
اس کی تشریح صفحہ میں دیکھو۔
مورّخ = ع۔ مادہ (ارخ) تاریخ
جاننے والا۔ مورخین اسکی جمع ہے۔
وقت کے مورخ = اپنے زمانہ کے تاریخ داں۔
عقل حیران ہے = عقل چکر میں ہے۔
ہوش سرگرداں ہے = ہوش پریشان ہے۔
دانایان مذکور = مرکب دانایاں جمع
دانا۔ جاننے والا اور مذکور بمعنی (ذکر ہوا)
سے مرکب ہے معنی وہ لوگ جنکا ذکر پہلے آچکا ہو
دربار اکبری = اکبر بادشاہ کا دربار۔
اعزاز = ع۔ عزت ماننا۔ بزرگی۔
بادبانوں = اردو جمع بادبان۔
ملک ملک میں = ہر ایک ملک میں۔
جا بجا = جگہ جگہ۔
موج = ع۔ لہر۔ جمع اسکی امواج۔
امیدوں کے دریا لہرائے ہونگے =
بہت امیدیں پیدا ہو گئی ہونگی۔
بندر ہگلی = کلکتہ کا مشہور بندرگاہ۔

ہگلی کے کنارہ پر کبھی ٹکر کھائی ہوگی =
دریائے ہگلی کے کنارہ پر کبھی پہنچی ہوگی
یہ اشارہ ہے پرتگیزوں کے ناخدا
واسکوڈی گاما کی طرف جو ہندوستان
کا راستہ دریافت کرتے ہوئے ۱۴۹۸ء
میں دریائے ہگلی پر آکر لنگر انداز ہوا تھا۔
دانایان مذکور نے ٹکر کھائی ہوگی
جب فرانسیسی (فریچ) داناؤں نے
اکبر بادشاہ کے دربار میں کمال عزت
پائی تو یورپ کے تمام ملکوں میں اس کی
شہرت ہوگئی۔ اور یورپ کے ہر ملک
میں انکے رہنے والوں کی امیدوں کے
دریا لہرانے لگے یعنی بہت امیدیں انکے
دلوں میں پیدا ہو گئیں اور سب سے
پہلے پرتگیزوں کا ناخدا واسکوڈی
گاما ہی امیدوں کا جہاز بھرا ہوا لاکر
دریائے ہگلی کے کنارہ پر لنگر انداز ہوا۔
امرا = جمع امیر سردار۔
کارگزاری = کارروائی۔

چنانچہ اس نے حاجی حبیب اللہ کاشی کو زر
کثیر دیکر ہر فن کے ماہر اور صنعت
گروں کی تلاش کے لئے اور فرنگستان کے
عجائب اور غرائب اور نفائس کے لانے
کیواسطے روانہ کیا جب حاجی مذکور ۹۸۴ھ
میں بہت سے تحفے تحائف کے علاوہ اہل
کمال اور صناعوں کی ایک جماعت کثیر
کو لایا تو اس جماعت کا بہت کچھ اعزاز
اور اکرام کیا گیا جس سے تمام یورپ کے
دل میں نئی نئی امیدوں کے دریا
لہرانے لگے چنانچہ ناب پادریوں اور
ماسوپادریوں بادشاہ کے حسن اخلاق
اور اوصاف طبع کو دیکھکر حیرت میں
رہ گئے ۲۱ جلوس میں پھر ایک قافلہ
بندرِ مذکور سے آیا اور بڑے بڑے
عجائب غرائب اور طرح طرح کے نفائس
اپنے ہمراہ لایا اور بادشاہ کی طرف سے
بیحد نوازش پائی
صفحہ ۱۰۴

خوشامد

تشریح الفاظ و توضیح معانی

مہلک ہے۔ مادہ (ہلک) ہلاک کرنیوالا۔
وبائی ہوا ہے۔ طاعونی ہوا۔
اثر ہے۔ ما بیر جمع اسکی آثار ہے۔
اثر قبول کر لیتا ہے۔ ما سراپیہ اندر کھینچ لیتا ہے
مرض مہلک ہے۔ ہلاک کرنیوالی بیماری ہے
گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھنس جاتا ہے مبتلا ہو جاتا ہے
زہریلی ہے۔ زہر دار ہے
خوشامد کے اچھا لگنے کی ہے۔ خوشامد کے اچھا معلوم ہونے کی۔
بیماری لگجاتی ہے۔ بیماری پیدا ہو جاتی ہے
خوش گلو ہے۔ خوش آواز۔
خوش آیند ہے۔ اچھا معلوم ہونیوالا۔
دلپسند صفحہ ۱۰۵
دل کو ایسا پگلا دیتی ہے۔ دل کو ایسا نرم کر دیتی ہے۔
ہر ایک کانٹے کے چبھنے کی جگہ اسمیں ہو جاتی ہے۔ ہر ایک بری بات کے

شہزادگان = جمع شہزادہ۔
تیز ہوش = تیز عقل۔
فراہم = ف۔ جمع۔ ہر رنگ = ہر قسم۔
آگاہی حاصل ہو = واقفیت پیدا ہو۔
موصوف = اسم مفعول صفت کیا
ہوا مراد ذکر کیا ہوا جسکا ذکر پہلے آچکا ہو
گروہ = ف جماعت۔ انبوہ۔ تعداد کثیر۔
فرنگی = ف۔ فرانسیسی۔ فرنگ۔
ارمنی = اسم منسوب ملک ارمن کا رہنے والا
حبشی = اسم منسوب ملک حبشہ کا رہنے
والا۔ ملک سوڈان کا رہنے والا۔
وغیرہ = اور سوائے اسکے مرکب و = اور
غیر = سوائے (ہ) ضمیر غائب اس کے
معنے سوائے اسکے۔
ممالک مذکورہ = وہ ملک جنکا ذکر پہلے آچکا ہے
عمدہ اجناس = نفیس جنسیں۔ عمدہ چیزیں
سیر دیکھتے رہے = تماشا دیکھتے رہے۔
قافلہ = ع۔ مادہ (قفل) سوداگروں کی
جماعت۔ مسافروں کی جماعت۔

بندرگاہ گوہ = وہ بندرگاہ جس کا ذکر
کیا گیا مراد بندر گوہ۔
اشیائے عجیب = نادر چیزیں اشیا جمع
شے۔ چیز۔ عجیب۔ نادر۔ چیند = ف کئی
دانشور = عقلمند مرکب دانش عقل اور
(ور) کلمہ صاحبیت۔
عبادت ریاضت = عبادت کی محنت کرنے
والا۔ عابد۔ زاہد۔
مذہب نصاریٰ = عیسائی مذہب اور مت کا
نوازش بادشاہی = بادشاہی
بخشش۔ بادشاہی انعام۔
کامیاب = ف۔ اسم فاعل ترکیبی مقصدور

خلاصہ

اکبر بادشاہ شہنشاہ ہندوستان اگرچہ ۔۔ ا
کلہا پڑھا نہ تھا مگر لکھے پڑھوں کی کمال
عزت کرتا تھا اور ہمیشہ نئی نئی ایجاد اور
اختراعیں کرتا رہتا تھا اکبر کی ایجاد پسند
طبیعت کبھی نچلی نہ رہتی تھی اور ہمیشہ موجد
اور کاریگر دستکاروں کی عزت کرتا تھا

با معنی کلمات جو وزن اور قافیہ رکھتے ہیں۔
باقی رہتا ہے = موجود رہتا ہے زندہ رہتا ہے
شاعری کی خوبی = شاعری کا کمال
تمیز = ع۔ مادہ (میز) ایک چیز کو دوسری
چیز سے جدا کرنا۔
استاد مصور = تصویر کھینچنے والا استاد۔
صورت = شکل۔ جمع اسکی (صور)
خال = وہ تل جو اکثر چہرہ پر ہوتا ہے
قایم رکھتا ہے = ثابت رکھتا ہے۔
تصویر = ع۔ مادہ (صور) کسی چیز کی کاغذ
پر کھینچی ہوئی صورت۔
خوشنما = اچھا معلوم ہونے والا۔
ایشیا = وہ ممالک جو خلاف یورپ اور
یورپ سے کے ہیں۔
شاعروں = اردو۔ جمع شاعر شعر کہنے والا
نقص = کمی عیب نقصان۔
اوصاف = جمع وصف۔ خوبی۔
ناممکن = جو امکان میں نہ ہو
فرضی خیالات = ہوئے خیالات

واجب تعریف = مراد سچی تعریف
کھو دی جاتی ہے = مراد پہنچا دی جاتی
فیاض = عربی کا مبالغہ۔ فیض اور بخشش
پہنچانے والا۔
عالی ہمت = ع۔ بڑے حوصلہ والا۔ عالی
کا مادہ (علو) اور ہمت کا مادہ (ہمم)
عالی کی جمع عوالی اور ہمت کی جمع ہمم۔
تقویت = ع۔ قوۃ۔ طاقت مادہ (قوی)
غفلت = ع۔ بیہوشی۔ مادہ (غفل)
حقارت = ع۔ مادہ (حقر) ذلت۔
پست ہمت = کم ہمت۔
عوام کے درجہ سے = عام لوگوں کے مرتبہ سے
تھرمامیٹر = انگریزی کا ایک آلہ ہے جس
سے گرمی کے درجے معلوم ہوتے ہیں

خلاصہ

خوشامد دل کی بیماریوں میں سے سب سے
بڑی مہلک بیماری ہے جس وقت انسان
کے دل میں خوشامد اچھا لگنے کا مادہ پیدا
ہو جاتا ہے تو [illegible]

داخل ہونیکی گنجائش اصلاً ہو جاتی ہے۔

رفتہ رفتہ = آہستہ آہستہ۔

نتیجہ = انجام۔ باغی = سرکش۔

بیرونی = باہر والے۔ باہر کے۔

ہم خود = ہم آپ۔ نہایت حق = ایسا ٹھیک

قدر = عزت۔ صفحہ ۱۰۶

مکر = حیلہ۔ فریب = دھوکا

عقل اندھی ہو جاتی ہے = عقل

جاتی رہتی ہے۔

شوق = اشتیاق۔ ذوق۔

نالائق = جو لائق نہ ہو مراد کمینہ ذلیل۔

خواہش = ف۔ آرزو۔

متصور = ع۔ خیال کیا جاوے مادہ (صور)

وصف = ع۔ خوبی۔ جمع اسکی اوصاف۔

درحقیقت = اصل میں۔

اپنے تئیں = اپنے آپ کو۔

حوالہ کر دیتے ہیں = سونپ دیتے ہیں

اوصاف = جمع وصف خوبی۔

ہم میں لگانے لگتے ہیں = ع۔ ہمارے

اندر سمجھنے لگتے ہیں معلوم کرنے لگتے ہیں

بدزیب = بے زیب جو اچھا نہ معلوم ہو

صفحہ ۱۰۷۔ اچھی اصل = واقعی

بات۔ موقع = محل۔

مفید = ع۔ مادہ (فید) فائدہ مند۔

تیز مزاج = تیز طبیعت۔

رونی صورت = رونے والے کی سی

شکل رکھنے والا۔

خودی = ف۔ گھمنڈ۔ اپنے آپ کو

اچھا سمجھنا۔ برباد = ف۔ تباہ۔

چپ چاپ سوئی ہوئی ہو = غافل ہوتی ہے

جگانی = مراد پیدا کرنی ہے۔

چھچھورے پن کی = اوچھے پن کی۔

کافی = پوری۔ کامل۔

لیاقت = قابلیت۔ بخوبی = اچھی طرح سے

بدتر چیز = سب سے بری چیز۔

خوب چیز = اچھی چیز۔

لائق شاعر = قابل شاعر۔

اشعار = ع۔ مادہ (شعر) جمع شعر و دہ

کافی = ع - کفایت کرنیوالا - ضرورت کے
موافق - اس کا مادہ (کفی)
میسر = ع - حاصل - مادہ (ی س ر)
اولاد کو نہ سہتے ہیں = اولاد کو بیمار کہتے
ہیں - اردو لکھتے ہیں -
بدکار = بُرے کام کرنیوالا - اسم فاعل ترکیبی
مصیبتوں = اردو جمع مصیبت جمع کثرہ
محفوظ رکھے = نگاہ رکھے بچاوے -
واسب = لازم - ضروری - فرضی -
روز افزوں = ہر روز -
ہر دم = ف - ہر وقت -
شکر - منعم کی نعمت کا احسان مند ہونا - جھکنا
حدیث = قول اور فعل پیغمبر خدا محمد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں
خداوند تعالیٰ = بزرگ خدا
نعمت = ع - مادہ (ن ع م) جمع نعم
برکت = زیادہ - افزونی
عطا کرتا ہے = بخشش کرتا ہے -
نعمت قائم رکھتی ہے = دولت

بر قرار رہتی ہے -
افزونی = زیادتی -
نعمت الٰہی = خدا کی دولت -
مسرت - ع - مادہ (س ر ر) خوشی -
فوراً = ع - جھٹ پٹ -
منعم = ع - مادہ (نعم) نعمت دینے والا
بندگان = ف - جمع بندہ -
شکور = ع - مادہ (شکر) شکر کرنیوالا -
اسم فاعل سماعی عربی -
داخل ہوں = شامل ہوں -
بہرہ مندی = ف - مرکب بہرہ بمعنی حصہ
اور کلمہ صاحبیت (مند) سے مرکب ہے
معنی حصہ والا ہونا حصہ پانے والا ہونا
مراد بہرہ ور ہونا -
برخورداری = ف - مرکب (بر) پھل
اور (خوردار) کھانیوالا - اور یا سے
مصدری سے مرکب ہے پھل کھانیوالا
ہونا - مراد فیضیاب ہونا -
قبل = ع - پہلے

جو اس لینے کی خواہش رکھتا ہے اور
خوشامدیوں کے مکر و فریب کے جادو سے
عقل بالکل ہی ہو جاتی ہے اگر یہ
بات روشن ہو جائے کہ خوشامد ہمیشہ
کمینہ اسامات سے پیدا ہوتی ہے تو یقیناً خوشامد
کی خواہش کرنے والا آدمی کمینہ تصور ہونے
لگے درحقیقت خوشامد پسند وہ ہے جو آدمیوں کی
خوبیاں جو انکی نہیں ہیں اپنے میں فرض
کر لیتا ہے اور انہیں فرضی خوبیوں کی وجہ سے
گھمنڈی اور خود پسند ہو جاتا ہے مگر یہ یاد رہے
خوشامد ایک نہایت بری چیز ہے اور سچی تعریف
ایک نہایت عمدہ چیز ہے سچی تعریف نیکنامی
کا باعث اور فرضی تعریف بدنامی کا سبب
ہوتا ہے دنیا میں آدمی کو اپنی بدنامی و نیکنامی
کا زیادہ خیال ہوتا ہے اور عالی ہمت آدمی کو
نہایت غیرت اور تعریف ایسی ہی خوبیوں کی
جیسے پست ہمت آدمی کو غفلت اور حقارت سے
غرض خوشامد جو دل کی مہلک بیماری ہے اس سے
احتراز کرے اور سچی تعریف کا محل پانے کی کوشش کرے

از مولوی کریم بخش صاحب مرحوم دہلوی

خط

تشریح الفاظ و توضیح معانی

تدبیر ع ۔ مادہ (دبر) راستے مجازاً تجویز
حالت ع ۔ مادہ (حول) کیفیت ۔
مقابلہ ع ۔ مادہ (قبل) آمنا سامنا ٹھہرنا
رتبہ ۔ مرتبہ
رنجوروں ۔ اردو جمع رنجور ۔ بیمار ۔
رنج ۔ غم ۔ مجازاً تکلیف ۔ دکھ ۔
صحت ۔ تندرستی
خدائے تعالیٰ ۔ بزرگ خدا تعالیٰ سے
اصل میں ماضی مطلق عربی کا باب
تفاعل سے ہے معنی وہ بزرگ ہوا یہاں
مراد بزرگ تعالیٰ کا مادہ (علو)
انعاموں ع ۔ اردو جمع انعام بخشش
احسانمندی ۔ مرکب احسان بخشش
اور مند کلمہ صاحبیت اور یائے مصدری
سے مرکب ہے معنی صاحب احسان
کشش ہونا

آسودہ = آرام پایا، مراد کشادگی فراخ روزی
محتاج = ع حاجتمند، مادہ (حوج)
مصلحت = ع مادہ (صلح) بہتری۔

خلاصہ

انسان کے خوش رہنے کی تدبیر یہ ہے کہ انسان اپنی حالت کا مقابلہ اپنے سے کم درجہ لوگوں سے کرے اپنے لباس کو محتاجوں کے لباس سے، اپنے کھانے کو محتاجوں کے کھانے سے اپنی صحت کو بیماروں کے مرض سے مقابلہ کرکے خدائے کریم کے انعاموں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے حدیث میں آیا ہے کہ جو بندہ شکر نعمت کرتا ہے اُس کی نعمت میں برکت ہوتی ہے اُس کی نعمت کو قیام رہتا ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ خدا کی نعمت کا شکر اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا رہے اگر یہ عادت پختہ ہو جائیگی اور ہر روز دل استغفار اور اس کی نعمتوں کا شکر کیا جائیگا۔ تو ہمیشہ دل کو خوشی رہیگی۔

اکثر آدمی ایسے کم ظرف ہیں۔ کہ اپنے کو تاستے ہیں اتراتے ہیں غرور کرتے ہیں حالانکہ یہ اترانا اور گھمنڈ کرنا خدائے کریم کو ناپسند ہے۔ ایسے آدمیوں کی نعمتیں چھین لی جاتی ہیں ان پر خدا کا قہر نازل ہوتا ہے اسلئے انسان پر لازم ہے۔ کہ ہر وقت اپنی عاجزی اور بے حقیقت ہونیکا اظہار کرتا رہے کیونکہ جس قدر ہم کو طاقتیں اور نعمتیں ملی ہوئی ہیں وہ سب مستعار اور بخشی ہوئی ہیں اور بخشی ہوئی چیزوں پر اترانا اور غرور کرنا نہایت کم ظرفی ہے ہمارا کیا حق تھا۔ کیونکہ ہم سب اُسکے بندے ہیں اسی نے کسی کو تونگر کیا کسی کو محتاج بنایا اور یہ سب اسکی مصلحت تھی

خط دوم

احسان = نیکی کرنا۔
محسن = ع۔ مادہ (حسن) احسان کرنیوالا
رشتہ دار = رشتہ رکھنے والا۔

کریم کارساز = بخشش کرنے والا کام کا سنوارنے والا۔ یہ دونوں صفتیں خدا کی ہیں
شمار کرسکے = گن کر۔
توبہ = گناہوں سے پھر کر خدا کی طرف توجہ کرنا
شکریہ ادا کرنا = منعم کی نعمتوں کی تعریف کرنا
قصوروں = واحد قصور جمع قصور = گناہ
معافی = بخشش۔
کریم = بخشش کرنے والا مادہ (کرم)
رحیم = مہربانی کرنے والا۔ مادہ (رحم)
پختہ = پکا ہوا۔ مراد مضبوط
استغفار = مادہ (غفر) بخشش چاہنا۔
اکثر آدمی = بہت سے آدمی
کم ظرف = چھوٹے ظرف والا آدمی
اترا جاتے ہیں = شیخی مارتے ہیں
غرور کرنا = گھمنڈ کرنا۔
قہر = غصہ۔
نازل ہوتا ہے = اترتا ہے۔
عاجز = اپنے آپ کو کم سمجھنے والا
بے حقیقت = بے اصل۔

رحمت = مادہ (رحم) بخشش۔
عقل = سمجھ۔ جمع اس کی عقول
تمیز = مادہ (میز) ایک چیز کو دوسری سے جدا کرنا
شفقت = محبت۔
محفوظ رکھ = بچا کر۔ محفوظ کا مادہ (حفظ)
خبرگیری = خبر لینا مرکب (خبر) اور گیر امر گرفتن معنی لینا اور یائے مصدری سے مرکب کے معنی خبر لینا۔
تیمارداری = بیمار آدمی کی خبرگیری کرنا۔
رزق = روزی نعمتیں = دولتیں
عطا کیں = بخشش کیں۔
بیکسی = لاچاری۔ مجبوری۔
مستعار = مادہ (عور) مانگا ہوا۔
کم ظرفی = کم حوصلہ پن۔ کم حوصلہ یعنی چھوٹا ظرف ہونا۔
بے عقل = بے سمجھ۔
کارساز = کام کا سنوارنے والا۔
استحقاق = مادہ (حقق) حق چاہنا حیار حق۔
آسودگی = آرام حاصل مصدر۔

کی بات ہے گہری نظر ڈالنا چاہیئے
حقوق = جمع حق۔
ذمہ = عہد پیماں ضمانت
بندہ پروری = بندہ کی پرورش کرنا۔
ذرہ نوازی = عاجز اور کمتر چیز کو بخشش کرنا

صفحہ ۱۱۷

سامنے کھڑا رہنا چاہیئے۔ بندگی
میں مستعد رہنا چاہیئے۔
شفیق = محبت کرنیوالا مادہ (شفق)
حاشا = پناہ و نجی مگر حرف استثنا
بھی آتا ہے یہاں یہ معنی زیادہ موزوں
ہیں اگرچہ پہلے معنے بھی بن سکتے ہیں
اسوقت اسکا مضاف الیہ (خدا کی)
محذوف ماننا پڑیگا حاشا (خدا کی پناہ)
یعنے ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔
قابل = لائق۔ یا اللہ = اے خدا
توفیق = مادہ وفق امور میں خدائی مدد اور موافقت
احسان فراموشی نکریں = اسکی نیکی
کو نہ بھولیں۔ منعم = انعام کرنیوالا

خلاصہ

دل پر احسان کا اثر اور اپنے محسن کی
محبت ضرور ہی ہو جاتی ہے رشتہ
داروں کی محبت کا سبب احسان کرنا
ہے گو بچوں کو اسکا احساس نہیں ہوتا لیکن
اپنے احسان کرنیوالے والدین سے
انکو محبت ضرور ہو جاتی ہے غرض
انسان کی سرشت میں ہے کہ وہ اپنے
محسن سے محبت کرنے لگتا ہے اچھا
آدمی اپنے محسن کے احسان کو کبھی نہیں
بھولتے اور جو اپنے محسن کا احسان نہ مانے
وہ آدمی بہت ہی برا سمجھا جاتا ہے اسلیئے
ضرور ہے کہ محسن کی تعظیم اور تکریم کریں
اسکی مخالفت ہرگز نکریں جب دیگر
احسان کرنیوالے کی تعظیم و تکریم فرض
ہے تو کیوں نہ اس خدا کی تکریم کریں جسکے
احسانوں کا سلسلہ لامحدود اور بیشمار
ہے ایک جان ہی شمار کریں کیا یہ امر
محقق نہیں ہے کہ خدا کے احسانات بے

احسانمندی = احسان ماننا۔
راحت = ع۔ مادہ (روح) آرام۔
اُنس = محبت۔
سرشت = پیدائش۔
تربیت = ع۔ مادہ (ربی) پرورش پانا
تابعدار = فرماں بردار۔
ثنا خواں = ف۔ تعریف کرنیوالا۔
نشان = علامت۔ صفحہ ۱۱۵
تعظیم = ع۔ مادہ (عظم) بزرگی)
ایذا = ع۔ مادہ (اذی) تکالیف۔
مخالفت = ع۔ مادہ (خلف) خلاف کرنا
سلوک = نیک برتاؤ۔
بد ذاتی = بداصلی۔ صرف محض
غلام = ع۔ زرخرید جو خانہ زاد ہو یا پیدا ہوا
نوکر۔ جمع اسکی غلمہ۔ نثار = قربان
محبت کا کلمہ = محبت کی بات کا لفظ
زبان پر ہے = زبان بیان کرتی ہے
زیبا = ف۔ لائق۔
خالق = ع۔ مادہ (خلق) پیدا کرنیوالا۔

رزق = روزی جمع اسکی ارزاق۔
شقاوت = بدبختی۔ صفحہ ۱۱۶
نافرمانی = حکم کے خلاف ہونا۔ حکم عدولی
ناراضی = غصہ
اطاعت = ع۔ فرمانبرداری۔ مادہ (طوع)
کوتاہی = کمی۔ ہندی موقوف۔
سبحان اللہ = خدا پاک ہے۔ یہ کلمہ تعجب اور
استعجاب کے واسطے آتا ہے۔
عالی ظرف = بلند حوصلہ۔ بڑے حوصلہ والا
محسن = احسان کرنے والا۔
صدہا = ف۔ سیکڑوں فارسی جمع صد کی
پرورش = ف۔ پالنا۔ حاصل مصدر
پروردن مصدر۔ پالنا
بے پروائی۔ پرواہ نہ کرنا۔
سرکشی = سرکش ہونا۔ نافرمانی۔
دستور = ف۔ قاعدہ کے موافق۔
خاص غلام = خاص لادم خاص نوکر
خانہ زاد = غلام۔ گھر میں پیدا ہوا نوکر
غور کرنیکی بات ہے = گہری نظر ڈالنے

احسان = نام ہے۔
ریس = انگریزی۔ دوڑ۔
نمائش = وہ تماشا گاہ جہاں قسم قسم کی
چیزیں دکھلانے کے واسطے رکھی جاتی ہیں
اولاد احمد = نام ہے
اطلاع = ع۔ خبر دینا۔ مادہ (مطلع)
ہفتہ = جسکو اردو زبان میں اٹھواڑہ کہتے ہیں

صفحہ 119

چک - انگریزی۔ ہنڈی۔
لفافہ = ع (ل ف ف) وہ چیز جسمیں کوئی
چیز لپیٹی جائے۔ عام ہے کاغذ کا یا کپڑے کا
نوٹ = انگریزی۔ ہنڈی۔
پنشن = انگریزی وظیفہ جو سرکار کی طرف
سے سرکاری ملازموں کو ملتا ہے۔
وصول کر لی = حاصل کر لی۔
عنایت = مہربانی
عدن = عرب میں ایک بندرگاہ اور بہت
بڑا شہر ہے
بخیریت = خیریت سے۔ اچھی طرح

روانہ ہو گیا = چلدیا ہو گا۔
شدت = تیز۔ دھیمی = آہستہ
ختم = تمام عافیت = آرام چین
اطلاع = خبر

خلاصہ

عزیزمن سلمہٗ
تمہارے دو تار اور دو خط بمبئی سے آئے
بمبئی کی تکلیف کے سبب تمہارے گھبرا
جانے سے ہم کو بھی کچھ فکر رہا۔ لیکن اس خیال
سے کہ خدا ہر جگہ ساتھ ہے تسلی ہوئی
تمنے تحقیق کر کے یہ لکھا کہ خط سیدھا مسٹر
کو بھیجا جائے یا بمبئی کے دفتر کو یہاں سب
خیریت سے ہیں آجکل تو چھٹی ہو رہی ہے۔
احسان لڑکوں کی ریس (دوڑ) میں جیتا۔
دو روپیہ انعام لایا آج یا کل اولاد احمد
صاحب بھی تو چھٹی کی سیر کے واسطے آنے
والے ہیں تو چھٹی کے بعد دہلی جاؤں گا۔
تکلیف کی وجہ سے ڈاڑھ ابھی ہمیں نکلوانی لگی
بیس سو روپیہ کے نوٹ جو لالہ رامچندر کے

بیتیار ہیں دیکھو وہ ہمارا خالق ہے۔ روزانہ روزی رسان ہے تکلیفوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بیماریوں سے شفا دیتا ہے قصوروں کو معاف کرتا ہے سبحان اللہ خدا کیسا بے مثل محسن ہے کہ باوجود ہماری نافرمانیوں کے وہ ہمیں معاف کرتا رہتا ہے ہم سرکشی کرتے ہیں وہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اسکو یاد نہیں کرتے مگر وہ ہم کو اپنا خانہ زاد غلام سمجھتا ہے غرض وہ ماں باپ سے بھی زیادہ شفیق ہے ہماری اس محبت ماں باپ سے بھی زیادہ ہونا چاہیئے ہمکو اس سے کبھی غافل ہونا چاہئے البتہ اسکے سلوک اس قابل ہیں کہ اگر ہمارا ایک ایک بال ہزار ہزار زبان سے رات اور دن اُسکا شکر ادا کرتا رہے تو اسکے احسانوں کا بدلہ ادا نہیں ہوسکتا اے خدا تو ہمکو ایسی توفیق دے کہ ہم تجھکو کبھی نہ بھولیں اور تجھے اپنا محسن اور منعم سمجھیں۔

از مؤلف

خطوط

تشریح الفاظ و توضیح معانی

عزیز من = میرے پیارے۔ مائی ڈیر۔

سلمہ اللہ = خدا اسکو (مراد تم کو) سلامت رکھے۔ **تعالےٰ** = بزرگ

بعد ازاں = اسکے بعد۔ **تسلی** = اطمینان

وہی درد ہے وہی دوا = وہی بیماری پیدا کرتا ہے اور خود ہی علاج کرتا ہے۔ مراد سب کچھ اسی کی طرف سے ہے (اگر پہلے جملے کے معنی حقیقی مراد لیئے جائیں تو ہمہ اوست کا مسئلہ جسکو وحدۃ الوجود کہتے ہیں ثابت ہوتا ہے۔

طامس کک = انگریزی۔ ایک نام ہے۔

مینچسٹر = انگریزی۔ انگلستان کا ایک شہر ہے

بخیریت ہیں = اچھے ہیں

نوچندی = ایک میلہ جو نُقش کی صورت میں ہے۔ جو ہر سال شہر میرٹھ میں اپریل مارچ کے درمیان رہتا انتظام سے ہوتا ہے

شجرۂ سوالات

نوٹ پیارے طلباء ہم نے اس شجرہ سوالات کو تمہارے لئے ایک رہبر اور رہنما بنا دیا ہے اگر تم نے اس اپنے رہبر کی قدم بقدم رکھا تو امید ہے کہ ضرور منزل مقصود پر پہنچو گے۔ اور سالانہ امتحان کے سوالات کا حل کرنا تمہارے بائیں ہاتھ کا کھیل ہو جائیگا کیونکہ یہ سوالات ہم نے اسی پیمانہ پر تحریر کئے ہیں کہ جس طرح سالانہ امتحانات میں آیا کرتے ہیں۔ دوسرے یہ شجرہ تمہاری دماغی قوتوں کے جانچ کیلئے ایک کسوٹی ہے۔ کیونکہ جب تم اس کے سوالات حل کر کے اپنے استادوں سے اصلاح لوگے۔ اور اس کی صحت و سقم پر دوبارہ نظر ڈالو گے تو اپنے ان خیالات کو جو غور اور فکر سے جوابات کے حل کرنے میں صرف کئے ہیں معلوم کر لوگے کہ ان سے کسقدر خیالات اس کسوٹی کے مطابق ہیں۔ اور کس قدر اس کے خلاف در صورت خلاف ہونے کے پھر اپنے جوابات کو اس معیار اور کسوٹی کے سوالات کے ساتھ تطبیق دینے میں کوشش کرو اگر تم نے اس عمل کو جاری رکھا۔ تو دثوق کے ساتھ امتحان میں کامیاب ہو گے۔

التماس

معزز مدرسین اور تجربہ کار اساتذہ سے التماس ہے کہ ہم نے اس شجرہ سوالات میں ہر سبق ان کے متعلق اس غرض سے سوالات دیئے ہیں تاکہ آپ حضرات بطریق امتحان خواہ بورڈ پر لکھ کر خواہ کاپیوں پر لکھوا کر طلبہ سے ان کے جوابات تحریر کرائیں اور

پاس تمہارے نام سے جمع کردیئے تھے
اُن کے روپیہ بھی دلّی سے لے آؤنگا
فروری مارچ کی پنشن وصول کرلی ہے
چار مارچ روز سے یہاں بڑی تند ہوا
چل رہی تھی مگر اب دھیمی ہے خدا سے امید
کہ تمہاری خیریت کی اطلاع برابر ملتی رہیگی
ڈاکٹر کدارناتھ صاحب سے سلام کہدینا فقط

دوسرا خط

تشریح الفاظ و توضیح معانی

چہارشنبہ = بدھ ۔ برہسپت ۔
چاندنی چوک = شہر دہلی کے ایک بازار کا نام
آئندہ ڈاک = آنیوالی ڈاک دوسری ڈاک
حقیقت = اصل میں درد قولنج پسلی کا درد
زہریلی = زہروالا ۔ آلودہ بھری ہوئی سمّی
پتہ = نشان ۔ مراد کیفیت ۔
کیس = انگریزی مقدمہ ۔ معاملہ یہاں
مراد دفعہ
معرفت = واسطہ ۔ ذریعہ ۔ کیئر آف
خلاصہ

بدھ ۲۵ رمئی سنہ ۱۹۱۸ء از پانی پت
ہم کل صبح ۸ بجے میرٹھ سے ۸ بجے
دلی پہنچے اولاد احمد مکان پر نہ تھے
چاندنی چوک سے ان کو بلواکر تمہاری ڈاک
دیکھی پتھر کے مونہ کے موٹے کپڑے کا
مونہ ہمکو نہیں ملا سوا ڈھائی گھنٹہ دلی ٹھہر
ہوکر وہاں سے پانی پت چلدیئے پتھر
مولوی صاحب کو دکھلایا بہت پسند کیا
یہ پتھر تمہارے پتھر کے مونہ سے بہتر ہے
مولوی صاحب اس نمونے کو اجمیر سے
تلاش کرائینگے ۔ میر غالب حسین صاحب
بیمار ہوکر لاہور سے آئے ہوئے ہیں بہائی
لوا سہم تم کو سلام کہتے ہیں میں ہر ہفتہ خط
روانہ کرتا ہوں خطوں کے سلسلہ کا مسلسل
ہونا لکھتے رہنا پچھلی ڈاک میں تمہارا
کوئی خط نہیں ملا اب میرٹھ سے
بیماری بہت کم ہوگئی ہے ہر ہفتہ خط
لکھتے رہنا مولوی صاحب اور منشی جی
دعا کہتے ہیں ۔ فقط

۱۰۳

زیادہ کرکے بنالو۔ جیسے مسلم کی جمع مسلموں یا مسلمین اور اگر واحد مونث ہے تو
اسکے آخر میں (الف۔ تا) زیادہ کرکے بنالو۔ جیسے درجہ سے درجات۔
اور جمع تکسیر وہ ہے۔ کہ جس میں واحد کا وزن اور حروف کی ترتیب سالم نہ رہے۔
بلکہ ٹوٹ جائے۔ اور تکسیر کے معنی بھی توڑنے کے آتے ہیں جیسے رجل کی جمع (رجال)
دیکھو رجال یہ جمع ہے رجل کی اس میں اسی رجل کی ترتیب سالم نہ رہی کیونکہ رجل میں جیم
کے بعد لام ہے اور جمع میں جیم کے بعد الف ہے۔ اس کے بنانے کے قواعد
مختلف ہیں ہمنے اس کا مفصل بیان حصہ ہفتم کی شرح کے آخر میں ایک ضمیمہ تحریر کیا ہے
طلبا کو چاہیئے۔ کہ اس کو خوب سمجھ کر یاد کرلیں۔ امتحانات میں نہایت کار آمد ہے۔

سوالات امتحانی

نیک صحبت کا اثر

(۱) نیک صحبت کا اثر ہے اس کو مثال سے ثابت کرو۔

(۲) (آجگایا) کیسا فعل ہے۔ اور اسکی اصل کیا ہے مشرح لکھو اور اسکے علاوہ ایک دوسری مثال کسی دوسرے فقرہ میں بیان کرو۔

(۳) (گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا) کیسا فعل ہے قواعد سے ثابت کرو۔

(۴) صفحہ ۴ ۔ سطر ۔ ۶ میں فعل (کہا) کا صیغہ اینٹی سی ڈینٹ۔ اور (آنکر) کا مشار الیہ کون ہے۔

(۵) الفاظ ذیل کے معانی اور ان کے مادے بتاؤ۔

(مسلم) معلوم۔ صورت۔ مشغول۔ امتحان۔ اطمینان۔ اتفاق۔ طبیعت۔ حافظہ۔ مدرسہ۔ فارغ۔ ہدایت۔ سیدی۔ اصرار۔

بعد اہتمام تحریر طلبا کی کاپیوں کو ملاحظہ کرکے جہاں جہاں غلطیاں واقع ہوں
درست کر دیں تاکہ طالب علموں کو صحیح جواب لکھنے کا طرز معلوم ہو جائے۔
چونکہ یہ سوالات امتحان محض طلبہ کو طرز جوابات سکھانے کے واسطے تحریر کئے
ہیں امید ہے کہ آپ حضرات اس کا درس کو نظر انداز نہ کریں گے تاکہ ضرور طلبہ کو حسب
خواہش اس طرز کے مشق کا عادی بنائیں گے۔

تنبیہ

سوالات حل کرنے سے پیشتر یہ امر یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب الفاظ عربیہ کی
جمع بنانے کے واسطے سوال دیا جائے۔ تو اس جمع سے مراد جمع تکسیر ہوا کرتی ہے
اس سوال کے جواب میں جمع سالم ہرگز استعمال میں نہ لاؤ۔ اور اگر بجائے جمع تکسیر کے جمع
سالم میں جواب دیا جائے گا۔ تو ممتحن تمکو اس کے نمبر ہرگز نہ دیگا اور نہ تم نمبر پانے
کے مستحق ہو سکتے ہو۔

نوٹ۔ اگرچہ یہ مقام (جمع) کے بیان کرنے کا نہیں ہے۔ مگر طلبہ کی آسانی کے واسطے
مجملاً جمع تکسیر اور جمع سالم کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ طلبہ کو چاہیئے کہ اسکو سمجھ کر
یاد کر لیں۔ تاکہ امتحانی سوالات کے حل کرنے میں مدد ملے۔

(جمع)

جمع سالم وہ ہے کہ جس میں واحد کا وزن اور حروف کی ترتیب سالم رہے اسکے بنانے
کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ (واحد) اگر مذکر ہے۔ تو اس کے آخر میں۔ واو۔ نون یا (یائے نون)

(۶) الفاظ ذیل میں سے عربی اور فارسی کے الفاظ جدا کرو۔
اصرار۔ حضرت۔ حساب۔ ورق۔ صورت فارغ۔ دستور عورت۔ مسجد۔ واسطہ آموختہ۔ نصرت شطرنج۔ گنجفہ۔ عصّہ طور۔ صاحب۔ بحر۔ شرارت۔ گو۔

(۷) ذیل کے اسم اور حروف قواعد کی رو سے کیسے ہیں۔
اکھی سیدا رہا۔ پر۔ تم کیوں۔ مدرسہ گنجفہ شطرنج۔ وقت۔ ہاں۔

(۸) الفاظ ذیل جمع و احد بتاؤ۔
طبیعت نسب شوق عجائب۔ حواشی نصیحت۔ اظہار۔ دعا۔ دساتر۔ طریقہ ایک مضمون نیک صحبت کے اثر پر لکھو جو سطر سے کم نہ ہو۔

(۱۰) نیک صحبت کے اثر کا خلاصہ تحریر کرو

سچ کی تاثیر

(۱) الفاظ ذیل کی تشریح کرو۔
دارالسلطنت۔ جنگیں۔ گوارا۔ ہونہار۔

روانگی۔ نوزرانی۔ بغداد۔ قافلہ۔ سوداگر دلیرانہ۔ غنیمت۔ ماحوانہ۔ ظالمانہ۔

(۲) سچ کی تاثیر کے مضمون سے اور کیا کیا نتائج نکلتے ہیں۔ ان کو اپنے زبان میں قلمبند کرو۔ جو دس سطر سے زیادہ نہ ہو۔

(۳) شیخ عبدالقادر جیلانی کی مختصر سوانح عمری (لائف) تحریر کرو۔

(۴) جیلانی کیسا لفظ ہے اور اسکی اصل کیا ہے۔

(۵) اجازت کا مادہ اور نصیبں کی جمع بتاؤ۔ اور غنائم کا واحد کیا ہے۔

(۶) عبارت ذیل کا مطلب اسطرح لکھو کہ علاوہ مطلب کے اس کی مراد ظاہر ہو جائے۔
لیکن اس لفظی کے علاوہ ایک اور چیز بھی عطا کی تھی ‥
‥ سرچشمہ سے پیدا ہوئی تھی۔

(۷) فقرات ذیل کے معانی تشریح کرو۔
لیکن اس دانا ماں کی محبت کا ولولہ عقل کی قابو سے باہر نہ تھا۔ جن کا اس عہد میں رواج تھا۔

کہ اس مضمون سے مضمون نگار کی غرض کیا ہے اور تم کو اس بیان کے پڑھنے سے کیا مفاد حاصل ہوا

معاش

(۱) الفاظ ذیل کے معانی تحریر کرو۔
معاش، زراعت تجارت۔ شجاعت۔ نشاط عدالت مساحت۔ عیب۔ نقص۔ صحت۔

(۲) معاش کے اسباب کیا کیا ہیں اور ان میں اعلیٰ اور ادنیٰ اور متوسط اور مکروہ ضروری غیر ضروری کون کون سے ہیں ہر ایک کو مع مثال مفصل لکھو۔

(۳) نیک معاش اور بد معاش کی توضیح مدلل بیان کرو۔

(۴) ذیل میں مرکب اور مفرد کون کون سے ہیں جدا جدا کرکے بتاؤ۔
آہنگری بقالی سوداگری ماہر خریدار کلیہ۔ مساحت۔ حساب کتاب۔

(۵) ذیل کے اسم قواعد کی رو سے کس کس قسم کے ہیں
بقالی سوداگری زراعت تجارت معاش۔ لوگ طبیعت۔ اصل۔ چالاکی۔ سچائی۔ ہر ج۔

(۶) الفاظ ذیل کی واحد جمع بتاؤ۔
صحت درجہ۔ شریف۔ اعلیٰ ادنیٰ۔ مصالح۔ کمال۔ اموال حشمت۔ حقیقت۔

(۷) الفاظ ذیل کے مادے بتاؤ۔
تجارت۔ زراعت تہذیب۔ مساحت۔ انتظام اعلیٰ۔ ادنیٰ اختیار معاش ضائع۔

(۸) معاش کا خلاصہ مختصر مع اس کی غرض اور نتیجہ کے صاف صاف سلیس عبارت میں تحریر کرو

دلیری

(۱) دلیری کی تعریف سلیس اور مختصر الفاظ میں بیان کرو

(۲) دلیری پر ایک مضمون میں ۳ سطر کا مع اس کے فضائل اور فوائد کے سلیس اردو میں تحریر کرو

اور ہوگا   دوسرے آپ چلے گئے

(۶) الفاظ ذیل کے مادے لکھو۔

محنت۔ عافیت۔ کیفیت۔ دالکہ۔ تکلیف

عجائبات تصاویر۔ حرارت۔ معمور۔ محظوظ

(۷) الفاظ ذیل کس کس زبان کے ہیں

مواد۔ نرگس۔ عافیت۔ دالکہ۔ لوح

سڈول۔ معمور۔ آیا۔ پیتا۔ ڈھیٹی۔

سیکم۔ موسلے۔

(۸) سفر کے فوائد لکھتے ہوئے اسکی

غرض ثابت کرو۔

(۹) الفاظ ذیل قواعد کی رو سے کیا ہیں

لعار۔ آتشیں۔ نرگس۔ فرنگی۔ تازہ

آفتاب۔ مواد۔ باغ باغ۔ پوچھا۔

کھاؤ۔ ملا یا تھا۔ چاندنی۔

(۱۰) الفاظ ذیل کے واحد جمع بیان کرو۔

سطح۔ قیمت۔ عجائبات۔ ارواح۔ قصہ

نصیحت۔ جان۔ قدم۔ تسبیح۔ سیر

(۱۱) عبارت ذیل کا مطلب صاف صاف

اور روشن لکھو

اصل تو یہ ہے کہ علم باعث راحت اور

حصول موجب تکلیف ۔ چلا رہا ہے

معافی اور انتقام

(۱) الفاظ ذیل میں سے فارسی اور عربی

کے الفاظ کو جدا جدا کرو۔

قتل۔ لوشادہ۔ شخص۔ یتیم۔ قصور۔ رعب

علامت۔ خبیث۔ خطا۔ افسوس۔ ندامت

گرفت۔ اولیٰ۔ علاج۔ غنیمت۔ نظر۔ اکثر

گویا۔ عادت۔ اصرار۔ ادیب۔

(۲) الفاظ ذیل کو صحیح کرکے لکھو۔

انلاع۔ تبار۔ آفات۔ اصرار۔ عاجزی

خنا۔ کامل۔ مواد۔ غلط۔ نباج

بمت۔ صرور۔ لیسبان۔ معافت

الاسہ۔ اکرار۔

(۳) ذیل کے اسم اور فعل جدا جدا

کرو اور ساتھ ہی ان کی قسمیں بھی

مع ثبوت کے لکھو۔

ہو جائیگا یہ ہوگا دیکھا ہے

کام۔ ہم۔ ہمارے۔ تکلیف۔ ...

کہا ہے کوئی کہانی یا مثال بیان کیجیے اس کو
اور اس کے اثر کو ثابت کرو۔
(۳) حافظہ کونسی حس کی قسم ہے اور اس
کا کام کیا ہے۔
(۴) قوت حافظہ کا شکر کیا ہے اور یادیں
ترقی کیونکر ہو سکتی ہے۔
(۵) غبی ذہین کیونکر ہو سکتا ہے اور عالم
واقع میں اسکی کیا مثال ہے شرح لکھو
(۶) عبارت ذیل کو صاف سلیس اردو
میں تحریر کرو۔
اگرچہ اس غبی لڑکے کا دل ٹوٹ گیا تھا
مگر مہربان . سارا سبق اسے یاد
کر لیا۔
(۷) (کوشش کرو) کا خلاصہ مختصر
عبارت میں تحریر کرو۔

سوامی جی کا پہلا سفر

(۱) اشعار ذیل کی تشریح مع توضیح معانی
لکھو اور جس کے ثبوت کیلئے یہ اشعار
لائے گئے ہیں اس پر ایک مضمون لکھو۔
ان اشعار کو چسپاں کرو۔
(۲) فقرات ذیل کے معانی تحریر کرو۔
صحافت شہر میں چہچہانے اور مبارک
سلامت کے گیت گانے لگے۔ فرنگی ارگر
کے سب بڑے ایک۔ ہاتھ چھوڑ دئیے ہر
گویا عطار قدرت نے عطر مجموعہ کا قرابہ
کھول دیا تھا کل حواس اپنے اپنے
مرغوبات لطیف سے محظوظ تھے۔ اس
کنج عافیت کو دیکھکر دل باغ باغ
ہو گیا۔ میدان میں دودھ سی چاندنی
چھٹکی ہوئی۔ درختوں سے چھن چھن کر
نور برس رہا۔
(۳) سفر کا خلاصہ سلیس صاف اردو میں
تحریر کرو۔
(۴) الفاظ ذیل کے معانی تحریر کرو۔
عقیق یمن۔ ٹھٹھری۔ لوارح۔ رنگا رنگ
تامل۔ ذائقہ۔ نظارہ۔ ہوا۔ پست رت
(۵) عبارت ذیل کا مطلب تحریر کرو۔
چاروں طرف خمدسی چھائی ہوئی سنسان

مصنفین نثر کی سوانح عمریاں

(۱) شمس العلماء مولوی حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی

یہ بہت بڑے فاضل عربی کے ادیب یونیورسٹی پنجاب کے فیلو قرآن شریف کے مترجم۔ دہلی میں پیدا ہوئے اور ماہ مئی ۱۹۱۲ء میں اس جہان سے کوچ کرگئے ان کی بہت سی تصانیف مشہور ہیں منجملہ ان کے توبۃ النصوح مراۃ العروس بنات النعش ابن الوقت قرآن شریف کا سلیس بامحاورہ ترجمہ موجود ہے زبان اردو کے یہ بھی ایک مرکز شمار کئے جاتے ہیں اور ان کی ذات سے زبان اردو کو بہت مدد ملی۔

(۲) خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب دہلوی مرحوم

مولوی ذکاء اللہ صاحب دہلی کے رہنے والے تھے علم ریاضی میں ایک خاص موزوں طبیعت رکھتے تھے ایک مدت میور سنٹرل کالج الہ آباد میں پروفیسر ورنیکولر سائنس اینڈ لٹریچر رہے علوم عربی و فارسی میں بھی اچھی لیاقت رکھتے تھے بہت سی کتابوں اور رسالوں

شمس العلماء کا خطاب پایا اور ابھی تک اپنے وطن (پانی پت) بافسردہ حیات گھر میں گوشہ نشین ہیں۔

(۴) شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب آزاد

آپ اصل میں دہلی کے رہنے والے اور استاد ابراہیم ذوق خاقان ہند کے شاگرد تھے لیکن ایک عرصہ سے اپنی بود و باش لاہور میں اختیار کر لی تھی آپ عربی۔ فارسی کے گورنمنٹ کالج لاہور میں ایک لائق پروفیسر تھے گورنمنٹ کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب پایا فارسی میں اچھی لیاقت رکھتے تھے فارسی کا جو طبیعت میں زیادہ مذاق پیدا ہوا تو فارس کی خوب سیر و سیاحت کی ایران میں پہونچکر محاورات فارسی اور بول چال کی خوب چھان بین کر کے سیاحت فارس سے واپس آئے اور قند پارسی اور دیگر کتابیں فارسی اردو میں لکھکر پبلک کو خوب نفع پہونچایا۔ لیکن آخری وقت میں دماغ الٹ گیا اور دماغ ہی کی شکایت لیکر ملک بقا کو سدھار گئے۔

(۵) ڈاکٹر سید احمد خان دہلوی کے سی ایس آئی ایل ایل ڈی

سید احمد خان دہلی کے رہنے والے علیگڈھ کالج کے بانی ۱۸۱۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۸۹۸ء میں علیگڈھ میں انتقال ہوا اور کالج کی مسجد کے شمال کی جانب مدفون ہوئے یہ دنیوی ترقی کے بہتر و اور دینی معاملات کی بابت کے مبہم دماغ گورنمنٹ کے معتمد مسلمانوں کی دنیوی ترقی کے طالب اور ملک اور

مصنف تھے۔ ہندوستان کی ایک
بہت بڑی تاریخ اردو زبان میں لکھی
ہے اس کے علاوہ علم اخلاق
اور ریاضی اور بہت سے لیکچر مختلف
مضامین پر ان کی یادگار ہیں۔ تریاڈاسمنہ
جو کہ علم حساب کی ایک نہایت عمدہ
اور نفیس کتاب ہے انگریزی سے
اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ نہایت سے
منتخب مضامین سے باتیں گھڑانی وغیرہ
جو مضمون وجہ ہو وہ انہیں کی تصنیف
ہے۔ تقریباً باسٹھ کے سن باقی عمر کا حصہ
دہلی میں گذار کر اس عالم فانی سے عالم
باقی کی طرف کوچ کیا۔

(۳) شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

الطاف حسین نام اور حالی تخلص ہے
اور غالب مرحوم کے شاگرد رشید ہیں

ان کی کئی مثنوی اور مسدس اور
دو دیوان چھپ کر شائع ہو چکے ہیں ان
کے کلام کی روانگی مطلب کی ادائیگی
زبان کی شائستگی اپنا نام پیدا
کر رہی ہے۔ مثنوی مسدس غزلیات
قصائد سب کچھ لکھتے ہیں۔ مگر ان کا
طرز انہیں کے ساتھ مخصوص ہے۔
انہوں نے مثنوی اور غزلیات اور
مسدس کے لکھنے میں جو طرز اختیار
کیا ہے، وہ غالب مرحوم کے رنگ سے
نرالوں دور ہے مگر جس مضمون کو
بیان کیا ہے اس کا خاکہ سا اتارا ہے
گویا وہ سامنے بول رہا ہے اور انگریزی
طرز کو نظم اردو میں انہیں کی
ایجاد ہے اسلئے ان کو اس طرز کا موجد
کہا جائے تو بجا ہے آپ ابتدائے عمر
میں [illegible] اسکول دہلی میں مدرس
عربی و فارسی رہے اور کچھ عرصہ سے
بجائے اس سر و فلیسر گو یہ کمسن کیلئے

اہل ملک کے بہی خواہ ان کے کلام میں نہایت سلاست اور روانگی تھی جب کبھی لیکچر یا تقریر کرتے تھے تو پانی کی لہر کی طرح رواں ہوتی تھی مشکل سے مشکل مضمون کو اس انداز سے بیان کرتے تھے کہ سننے والوں کو گراں نہیں گذرتا تھا۔ انھوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں رسالہ تہذیب الاخلاق اور تفسیر القرآن انکی یادگار ہے اس کتاب میں مضمون "خوشامد" انہی کی تصنیف ہے

(۱۶) مولف کتاب

مولف سے مراد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ہیں آپ نیچرل مذاق پر ایک چلنے والی سیدھی سادی طوطی ہیں آپ کا کلام ساختہ لیا ہوا حقیقت کا آئینہ ہوتا ہے۔ شاعرانہ غلو۔ مبالغہ سے بعید نفرت ہے مگر تواریخ کا چٹخارا طبیعت کو بہت مرغوب ہے سالہا سال میں آپ سنٹرل نارمل اسکول آگرہ میں مدرس اردو و فارسی تھے اور اب پنشن لیکر گوشہ نشین ہیں سلسلہ تعلیم نے آپکو بہت وقار کی نظر سے دیکھا ہے۔ گویا آپ کو بھی اپنا ایک رکن تسلیم کیا ہے برسوں آپ کی کتابیں قاعدہ سے لیکر چھٹی یا پانچویں کتاب تک اپنے سلسلہ میں مسلسل جاری رکھی ہیں اور اب آپ کا تو رکن اردو۔ ادیب اردو۔ کورس اردو یا لاجما عتوں میں اپنا پھریرا لہرا رہا ہے۔ آپ ابھی تک با قید حیات ہیں۔

نوٹ۔ طلبا کو چاہیے کہ اس قاعدہ کی خوب مشق کریں دو تین روز کی مشق کے بعد ہی ایسا
ملکہ پیدا ہوگا کہ پھر کسی لفظ کا مادہ نکالنا دشوار نہ ہوگا اگرچہ اول اوّل دو روز بالکل
موزوں نہ [illegible] طبیعت کو گراں گذرے گا لیکن مکرر مثالوں کی مشق کرنے سے دشواری آسانی سے
بدل جائیگی کیونکہ ایسا کوئی قاعدہ نہیں کہ جو بلا مشق کے آسان ہو جائے۔ مشق ہی سے ہر ایک
آسان ہو۔ نکتہ۔ کسی کلمہ کا مادہ کبھی ہر حرف سے کم کا نہیں ہوتا اور حروف زوائد خواہ زائد کم
نہیں ہوتے بلکہ کبھی حروف اصلی کبھی ہوتے ہیں لیکن بعد جب یہ علم تم کو ہو جاوے وہ ملکہ جو مشق سے
حاصل ہوگا وہ اصلی زائد کی شناخت روشن کر دیگا۔

تتمہ مفیدہ

الفاظ عربیہ کی جمع کا بیان

نوٹ۔ الفاظ عربیہ کی جمع سے پہلے لفظ عربی کی شناخت ضروری ہے کیونکہ جب تک یہ معلوم
ہوگا کہ لفظ فارسی ہے یا عربی تو اسمیں عربی جمع کا قاعدہ جاری کرنا مخصوص ہے [illegible]
خاص فارسی الفاظ کی شناخت یہ ہے کہ ان میں پ چ ژ گ میں سے کوئی حرف پایا جائے
اور خاص عربی الفاظ کی شناخت یہ ہے کہ ان میں (ث ح ص ض ط ظ ع ق) میں سے کوئی حرف پایا جائے
باقی حروف دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔

جمع کی تعریف

جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ کے واسطے بولی جائے اس کی دو قسمیں ہیں جمع قلت اور جمع
کثرت جمع قلت وہ ہے جو دو سے دس تک کے واسطے آئے اور جمع کثرت وہ ہے جسکا اطلاق
تین سے دس اور اس سے زیادہ کے واسطے آئے چونکہ جمع کثرت کے اوزان بہت زیادہ [illegible]

جیسے دولت کی دول تحفہ تحف اور کبری کبر۔

تیسرا وزن فُعُل۔ اس وزن پر جمع عموماً ان اسموں کی آتی ہے جنکا آخر واؤ الف یائے نہو اور فعال فعیل فعیلۃ اور فعول کے وزن پر آتے ہوں جیسے سحاب کی سُحُب سریر کی سُرُر سفینہ کی سُفُن عمود کی عُمُد

چوتھا وزن فِعَل۔ اس وزن پر جمع عموماً اُس اسم کی آئیگی جو فِعلۃ کے وزن پر آئیگا جیسے حکمت کی حِکَم۔ سیرۃ کی سِیَر۔

پانچواں وزن فِعال۔ اس وزن پر جمع اُس وزن کی آئیگی جو فَعَل یا فَعَلۃ کے وزن پر آئے جیسے بحر کی بحار اور ضیعۃ کی ضِباع۔

چھٹا وزن فُعُول۔ اس وزن کی جمع اس اسم کی آئیگی جو فَعَل یا فِعْل یا فُعْل فَعِل فَعَل کے وزن پر آتا ہے جیسے بحر کی بحور صرف کی صروف جند کی جنود اسد کی اسود کبد کی کبود۔

ساتواں وزن فُعَّل | آٹھواں وزن فُعّال | ان دو وزنوں پر ان اسمار صفات کی جمع آتی ہے جنکے آخر واؤ الف یائے نہو اور فاعل یا فاعلۃ کے وزن پر آئے ہوں جیسے جاہل کی جُہَّل یا جُہّال حاکم کی حُکَّم یا حُکّام۔ صائمہ کی صُوَّم یا صُیّام۔

نواں وزن فَعَلۃ۔ اس وزن پر جمع اُس اسم صفت کی لائی جائیگی جو فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے کامل کی کَمَلۃ

دسواں وزن فُعَلۃ۔ اس وزن پر جمع اُس اسم صفت کی آئیگی جسکا آخر حرف واؤ الف یائے ہو اور فاعل کے وزن پر مذکر عاقل کے واسطے آئے جیسے قاضی سے قضاۃ اصل میں قضیۃ تھا۔

گیارہواں وزن فِعَلۃ۔ اس وزن پر جمع اس اسم ثلاثی مجرد کی آتی ہے جسکے آخر واؤ الف یائے میں سے کوئی حرف نہو لیکن عام ہے کہ عین کلمہ یعنی بیچ کا حرف ان میں سے ہو یا نہو اور فُعل فِعل فَعل کی وزن پر آتا ہو جیسے زوج کی جمع زوجہ قرد کی جمع قردہ اور درج کی جمع درجہ۔

ہیں اور یہ ہی اکثر امتحانی سوالات کے جواب میں آتے ہیں اس واسطے ہم پہلے انہیں
اوزان کو تحریر کرتے ہیں۔

تنبیہ: اس تتمہ میں جمع کثرت کے وہ مشہور اوزان لکھے جاتے ہیں جو طلبا
کے واسطے مناسب مقصد ہیں اور دو چار وزن غیر ضروری انکو محض بیکار سمجھ کر ترک
کر دیا گیا ہے کیونکہ ذکر لاطائل سے طلبا کو تشویش میں ڈالنا ہے۔

تنبیہ ثانی: اسم کی یہ تین قسمیں یاد رکھو ثلاثی رباعی خماسی اور پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں
مجرد اور مزید۔ ثلاثی مجرد وہ ہے کہ جسکے تین حروف اصلی ہوں یعنی ان دس حروف زائد
میں سے کوئی حرف نہ ہو جنکا مجموعہ (الیوم تنساہ) ہے۔

نکتہ: اس امر کا لحاظ رہے کہ دس حروف اسوقت زائد سمجھے جاتے ہیں جبکہ مجرد کو مزید بنایا جائے
۔ مجرد میں یہ حروف اصلی کے برابر ہوتے ہیں جیسے جمل کے معنی اونٹ ثلاثی مجرد ہے اور رباعی مجرد
وہ جسکے چار حروف اصلی ہوں اور حروف زوائد مذکورہ میں سے کوئی نہ ہو جیسے جعفر۔

ہدایت: جمع بناتے وقت اس امر کا خیال رہے کہ مذکورہ بالا اسموں میں کونسا اسم ہے اور یہ بھی غور کرو
کہ مذکورہ قسم اسم ذات ہے یا اسم صفت ہے اور یہ بھی لحاظ رکھو کہ اسم مفرد کس وزن پر ہے اور اسم
جمع کا وزن اسکے ساتھ نسبت رکھیگا طلبا اگر ان تینوں حالوں کو عمل میں لائینگے تو امید ہے کہ
اسم کی جمع بنانے پر پورے قادر اور حاوی ہو جاوینگے۔

کل اوزان جمع کے پینتیس ۳۵ ہیں جو درج ذیل ہیں

جمع کا پہلا وزن فُعْل: اس وزن پر جمع عموماً اس اسم صفت کی بنائی جائے گی جو
اَفْعَل یا فَعْلاء کے وزن پر آئے جیسے اَحمر کی حُمْر اور حمراء کی حُمْر۔

دوسرا وزن فُعُل: اس وزن پر اس اسم کی جمع بنائی جاتی ہے جو فعولۃ فعالۃ یا فعیل کے وزن پر

بیسواں وزن فَعالی - اس وزن پر جمع ان اسمائے صفات یا واسکی آتی ہے جنکا وزن
فعلاء آتا ہے جیسے صحریٰ سے صحارا۔
اکیسواں وزن فُعیل - اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جن کا وزن فاعل یا فعال
یا فعل آتا ہے جیسے ماعز سے معز حمار سے حمیر عبد سے عبید۔
بائیسواں وزن فَعولة - اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جنکے وزن فَعل
پر آتے ہیں جیسے عمر سے عمورہ۔
تیئیسواں وزن فِعالة - اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جن کا وزن فعَل
یا فاعل آتا ہے جیسے حجر سے حجارہ صاحب سے صحابہ۔
چوبیسواں وزن فُعَل - اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جو فعلہ یا فاعل کے
وزن پر آتے ہیں جیسے حلقہ سے حلق اور طالب سے طلب۔
پچیسواں وزن فُعّل اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جو فاعل کے وزن پر آتے ہیں جیسے ناصر سے نُصّر
چھبیسواں ستائیسواں اٹھائیسواں غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیئے گئے۔
انتیسواں وزن تفاعُل - اس وزن پر ان اسموں کی جمع آتی ہے جو تفعلہ کے وزن پر آتے ہیں جیسے تجربہ سے تجارب
تیسواں وزن مفاعِل - اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جو مَفعِل کے وزن
پر آتے ہیں جیسے مسجد سے مساجد مطلب سے مطالب۔
اکتیسواں وزن تفاعیل اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جو تفعیل کے وزن پر آتے ہیں جیسے تعویذ سے تعاویذ
بتیسواں وزن فَعالیل - اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جن کا مادہ اکثر
چار حرفی ہوتا ہے جیسے قرطاس سے قراطیس اور کبھی اس اسم کا بھی آتا ہے جس کا مادہ
بیں حرفی ہوتا ہے جیسے دینار دنانیر۔

بارہواں وزن فَواعِل ۔۔ وزن جمع کا ان اسموں کا آتا ہے جو فوعَل یا فوعلہ کے
ہم وزن پر آتے ہیں جیسے جوہر کی جواہر اور صومعہ کی صوامع ۔
تیرہواں وزن فعائل ۔ اس وزن پر جمع ان اسمائے ثلاثی مزید کی آتی ہے جیسے
آخر میں واؤ الف یا یائے سے کوئی حرف ہو اور عام ہے کہ اسکے آخر میں تائے تانیث ہو یا
نہ ہو جیسے جزیرہ کی جزائر شمال کی شمائل حمامہ کی حمائم کریمہ کی کرائم ۔
چودہواں وزن فِعلان ۔ اس وزن پر ان اسمائے ثلاثی مجرد کی جمع آتی ہے جو فُعل فَعَل
فُعَل فُعال یا فِعال کے وزن پر آئیں اور بیچ کا حرف واؤ ہو یا نہ ہو جیسے حوت کی حیتان
تاج کی تیجان اسی طرح بھی نعر کی جمع نعران غلام کی غلمان غزال کی غزلان ۔
پندرہواں وزن فُعلان | ان دونوں وزنوں پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جنکے وزن اکثر ان دونوں
سولہواں وزن فُعَلاء | پر آتے ہیں فَعْل فِعل فُعل فَعَال اور فُعَلاء کا وزن اسوقت آئیگا
جبکہ انکے حروف میں واؤ الف یائے میں سے کوئی حرف ہو جیسے ظہر سے ظہران بلد سے بلدان خلیل سے
خلان شاب سے شبان شب کی اصل کہی شاب اعمی کی جمع عُمیان رفاق کی جمع رُفقان ۔
سترہواں وزن افعلاء ۔ اس وزن پر جمع ان اسمائے صفات کی آئیگی جو فعیل کے وزن
پر آئینگے جیسے صدیق کی اصدقاء غنی کی اغنیاء
اٹھارہواں وزن فَعلیٰ ۔ اس وزن پر عموماً جمع ان اسموں کی آتی ہے جن کا وزن فعیل یا فاعِل
فعلان فعل فعل آتا ہے اور وہ اسم ہلاکت اور تکلیف یا غم کے معنی رکھتے ہوں جیسے قتیل سے قتلیٰ
اور جریح سے جرحیٰ اور ہالک سے ہلکیٰ اور باقی اوزانوں کی مثالیں خود تلاش کرو ۔
انیسواں وزن فِعال ۔ اس وزن پر جمع ان اسموں کی آتی ہے جنکا وزن فَعلیٰ یا فَعل
آتا ہے جیسے فتویٰ سے فتاویٰ حبل سے حبال لبن سے لبان ۔

سلک اردو
شرح
کمک اردو
حصہ نظم

مقدمہ

نوٹ۔ اس مقدمہ میں نظم کی تعریف
اور اسکی ان خاص خاص قسموں کی تعریفیں
جو اس انتخاب میں آئی ہیں بیان کی
جاتی ہیں طلباء کو ان تعریفوں کو سمجھکر
یاد کر لینا چاہیے

(نظم) نظم کے معنی موتی پرونے کے ہیں
نثر اسکی ضد ہے اور شعرا کی اصطلاح
میں نظم کہتے ہیں کلام کو جو مقفیٰ ہو
اور اس مقررہ میں سے یا اسدہ کسی
ایک وزن میں لایا ہو۔ اس کی بہت سی
قسمیں ہیں مگر چونکہ اس انتخاب میں
خاص مثنوی مسدس غزل قصیدہ قطعہ
رباعی ہی کا ذکر ہے اسلئے انہیں کی تعریف
بیان کی جاتی ہیں۔

(مثنوی) یہ منسوب ہے مثنیٰ کی طرف اور
مثنیٰ کے معنی ہیں دو دو کے اور شعرا کی
اصطلاح میں اس نظم کو کہتے ہیں کہ

تینتیسواں وزن مَفَاعِیل - اس وزن پر جمع اُن اسموں کی آتی ہے جن کے مادے تین حرفی ہوں اور شروع میں اُن کے میم ہو اور عین کلمہ کے بعد الف یا واؤ یا یا آئے جیسے میعاد سے مواعید اور مضراب سے مضاریب مفتاح سے مفاتیح اور کبھی اسم مفعول کی جمع بھی اس وزن پر آتی ہے جیسے ملعون سے ملاعین اور میمون سے میامین۔

چونتیسواں وزن فَوَاعِیل - اس وزن پر جمع اُن اسموں کی آتی ہے جن کے وزن فاعول یا فاعیل یا فعلان آتے ہیں جیسے قانون سے قوانین اور تاریخ سے تواریخ اور دیوان سے دواوین۔

پینتیسواں وزن فَعَالِلَہ - اس وزن پر جمع اُن اسموں کی آتی ہے جن کے وزن فعل یفعلون یا فعللول آتے ہیں جیسے ملک سے ملائکہ اور فرزند سے فرازنہ فیلسوف سے فلاسفہ۔

جمع قلت کے اوزان

پہلا وزن اَفْعُل - جو اسم فَعْل کے وزن پر ہو اور بیچ کا حرف واؤ یا یے یا الف نہ ہو تو اس کی جمع قلت اس وزن پر آتی ہے جیسے نفس کی جمع اَنفُس۔

دوسرا وزن اَفْعَال - اس وزن پر اُس اسم کی جمع آتی ہے جس کا بیچ کا حرف واؤ، الف یا یے ہو جیسے ثوب سے اثواب۔

تیسرا وزن فِعْلَۃ
چوتھا وزن اَفْعِلَۃ - ان دونوں وزنوں پر ان اسموں کی جمع آتی ہے جن کے وزن فَعْل فِعْل فُعْل فَعَل فَعَال فِعَال اور فَعِیل فَعُول آتے ہیں مثالیں بتائیے۔

قصیدہ۔ شعراء کی اصطلاح میں ایسے
کلام موزوں کو کہتے ہیں کہ جس میں کسی
دوست کی مدح یا مذمت یا وعظ و نصیحت
بیان کیا جائے۔ اول شعر کے دو مصرعے
باقی ابیات کے ہر ایک آخر مصرعہ کے
ساتھ ہم قافیہ ہوں اور کم از کم
پندرہ اشعار ہوں۔ مثال کے لئے
اکبر اور میر انیس کے قصائد پڑھ کر
تقطیعیں دو۔

رباعی:- اصطلاح میں اس چار مصرعوں
والی نظم کو کہتے ہیں کہ جس کے اول کے
دو مصرعے اور آخر کا چوتھا مصرعہ ہم
قافیہ ہو اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہو یا نہ ہو
جیسے (حالی) رباعی۔

اترے دریا سے اہل سر کے پار
کب تک تیرہ گی ہو سکے رسول سوار
تم ڈوبتے کہ پر کرے ہے جو سامان
اور دل کا ہار اسی کے والو اشیار

دیکھو اول کے دو مصرعے اور آخر کا
چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہیں اور تیسرا
مصرعہ قافیہ سے معرّا ہے

التماس

معزز اساتذہ اور فاضل صدر
مدرسین سے التماس ہے کہ ہم حصہ نظم
کے شروع میں طلباء کی استعداد کے موافق
اشعار کی ترکیب تحریر کریں گے تاکہ بڑی
جماعتوں میں طلباء کو اشعار کی ترکیب
کرنے میں دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے
لیکن چونکہ مدارس انگریزی کے
ہشتم اور نہم کے طلباء اور تحصیلی مدارس کی
ششم اور پانچویں کے طلباء کامل
قواعد اردو یعنی صرف و نحو کے مسائل سے
پورے طور سے واقف نہیں ہوتے
اس واسطے اس حصہ (نظم) کے لئے ان
کمزور جماعتوں کے طلباء کو اشعار کی
ترکیب سکھانے کے لیے ایک رسالہ یعنی
(تفہیم الترکیب) مسائل نحو و تحقیق الفاظ

جسکی ابیات کی ہر ایک بیت کے دونوں
مصرعے ہم وزن ہوں اور ہر ایک بیت کو
دوسری بیت سے کچھ تعلق بھی ضرور ہو
مثال کے واسطے تمہارے انتخاب میں
صفحہ ۱۱ میں مثنوی موجود ہے۔

مسدس :- ہم کو بتاتیں مسدس کو یہ ڈال
کو لغت میں چھ پہل والی چیز کو
کہتے ہیں اور شعرا کی اصطلاح میں اُس
چھ مصرعوں والی نظم کو کہتے ہیں کہ جسکے
اوّل کے چار مصرعے یکساں قافیہ اور آخر
کے دو مصرعے اُس کے خلاف قافیہ
رکھتے ہوں مثال کے واسطے مسدس حالی
تمہارے انتخاب میں موجود ہے پڑھکر
اس تعریف کے مطابق کرو۔

غزل :- غزل کے معنی ہیں عشق و محبت
و وصال و فراق کی حکایت کرنا اور شعرا
کی اصطلاح میں اُس کلام موزوں
کو کہتے ہیں کہ جس میں عموماً وصل
و فصل اور درد عشق کے مضامین
ذکر کئے جائیں اور اُس کا ہر ایک شعر
دوسرے شعر سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو
مثال کے واسطے ذوق غالب آتش
ناسخ وغیرہ کی غزلیات پڑھ کر
مطابقت کرو۔

نوٹ :- غزل یا قصیدہ کا پہلا شعر
جسکے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں
اصطلاح میں اُسکو مطلع کہتے ہیں اور
اگر غزل یا قصیدہ کے دوسرے شعر
کے مصرعے بھی ہم قافیہ ہوں تو اُسکو
حسن مطلع کہتے ہیں اور آخر شعر جس میں
شاعر کا تخلص ہوتا ہے اُس کو مقطع
بولتے ہیں۔

قطعہ :- قاف کو زبر اور (ط) کو سکون
لغت میں ہر چیز کے ٹکڑے کو کہتے ہیں
مگر شعرا کی اصطلاح میں غزل یا قصیدہ
کے ٹکڑے کو کہتے ہیں عام ہے کہ اُس میں
مطلع مذکور ہو یا نہ ہو اور کم از کم
دو شعر ہوں۔

بے تتمہ ہو جاتا ہے یعنی فعل محض فاعل سے
ملکر جملہ پورا ہو جاتا ہے اور اگر فعل متعدی
ہوتا ہے تو اسکو مفعول بہ کی بھی ضرورت
ہوتی ہے مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر
فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے اس وقت
جملہ فعلیہ کے تین جز ہونگے۔ اوّل جز
فعل دوسرا جز فاعل تیسرا جز مفعول بہ
ان تینوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوگا۔
جیسے احمد نے محمود کو مارا ترکیب (مارا)
فعل متعدی احمد فاعل (نے) علامت
فاعل (محمود) مفعول بہ کو علامت
مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پھر فعل کبھی
معروف ہوتا ہے اور کبھی مجہول معروف
وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہوتا ہو جیسے
اوپر مثال گذری اور مجہول وہ ہے کہ
جسکا فاعل معلوم نہ ہو جیسے محمود مارا گیا
(مارا گیا) فعل مجہول ہے اسکا فاعل
معلوم نہیں ہے فاعل کی بجائے اسکے

واسطے مفعول ما لم یسم فاعلہ) ہوتا ہے
فعل مجہول اپنے (مفعول ما لم یسم فاعلہ)
سے ملکر جملہ فعلیہ ہوگا۔ جیسے محمود مارا گیا
(ترکیب) (مارا گیا) فعل مجہول اور محمود
(مفعول ما لم یسم فاعلہ) فعل اپنے فاعل
اور مفعول ما لم یسم فاعلہ سے ملکر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔ فعل کے بعد جو الفاظ
اور ذکر کیے جاتے ہیں جن کو متعلقات کہتے
ہیں اور ان متعلقات کو فضلہ بھی
کہتے ہیں۔ انکو فضلہ اس وجہ سے کہتے
ہیں کہ جملہ بلا انکے بھی پورا ہو جاتا ہے
(نوٹ) یہی جملہ اگر اسکے متعلقات
بڑھا دیے جائیں تو بہت بڑا جملہ ہو سکتا
ہے جیسے میں نے محمود کو دوپہر کے وقت
بالاخانہ پر احمد کے سامنے انگلی خلال پر
خوب سنٹوں سے پیٹا اس جملہ میں سوائے
ضمیر واحد متکلم (میں نے) اور محمود
اور (پیٹا) کے دوسرے کلمات ہیں سب
غیر ضروری ہیں بغیر انکے بھی جملہ تمام

یں بحث کرسوالا لکھکر سرچ سے پہلے درج
کردیا ہے تجربہ کار اساتذہ کو چاہیئے کہ نظم
پڑھانے سے پیشتر طلبار کو یہ رسالہ ضرور
یاد کرادیں اور اس کی مثالوں کی خوب
مشق کرادیں۔ اُمید واثق ہے کہ آپ
حضرات کبھی کی اس کاوش کو نظر
انداختہ نہ سمجھیں گے بلکہ ضرور حسبِ منشاً
طلبار کو تعلیم الترکیب کا عادی بنائینگے
(وما آنا اسرع فی المقصود وبہ نستعین وعلیہ التکلان)

تعلیم الترکیب

جملہ وہ ہے کہ جس سے سننے والے کو خبر یا
طلب معلوم ہوجائے۔
یاد رکھو کہ جملہ میں کم از کم دو جز ہوتے
ہیں زیادہ اجزا کی تعداد نہیں۔
جملہ میں ایک جز (مسند الیہ) جسکو کبھی فاعل یا
مبتدا لکھتے ہیں اور دوسرا جز (مسند) جسکو
خبر یا فعل لکھتے ہیں بلا (مسند الیہ) اور
مسند کے جملہ ناممکن ہے اس لئے جملہ

دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل سے
مرکب ہوتا ہے دو فعل یا دو حرف یا ایک
حرف اور ایک فعل یا ایک حرف اور ایک
اسم سے مرکب نہیں ہوتا کیونکہ حرف
نہ مسند الیہ ہوتا ہے اور نہ مسند ہوتا ہے
اور جملہ میں ان کا ہونا ضروری ہے
اگر جملہ دو اسم سے مرکب ہوتا ہے تو پہلے
جز کا نام مسند الیہ یعنی مبتدا اور دوسرے
جز کا نام مسند یعنی خبر ہوتا ہے مبتدا اور
خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوجاتا ہے جیسے احمد
عقلمند ہے (ترکیب) احمد مبتدا عقلمند
خبر اور (ہے) حرف رابط مبتدا اور خبر سے
ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوگیا اور اگر جملہ اسم
اور فعل سے مرکب ہوتا ہے تو وہ اسم اس
فعل کا فاعل ہوگا فعل اس فاعل سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوتا ہے جیسے احمد گیا
(ترکیب) گیا فعل احمد فاعل فعل اپنے
فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فائدہ)
فعل اگر لازم ہوتا ہے تو صرف فاعل ہی

فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔
مفعول معہ۔ وہ ہے جو لفظ (مع) یا
(با) کے بعد واقع ہو جیسے مارا میں نے
احمد کو مع محمود۔ ترکیب مارا فعل میں ضمیر
واحد متکلم (فاعل) (نے) علامت
فاعل (احمد) مفعول بہ کو علامت مفعول بہ
(مع) حرف جار محمود۔ مجرور دونوں
ملکر مفعول فیہ متعلق فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ اور مفعول معہ کے جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔
(چوتھے) مفعول لہ وہ ہے جسکے واسطے
فعل کیا جائے یعنے فعل کا سبب ہو جیسے
مارا میں نے محمود کو ادب دینے کے واسطے
(ترکیب) مارا فعل میں ضمیر واحد متکلم
فاعل (نے) علامت فاعل محمود مفعول بہ
(کو) علامت مفعول بہ واسطے مضاف
(کے) علامت اضافت ادب دینے
مضاف الیہ دونوں ملکر مفعول لہ فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول معہ کے
ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (فائدہ)
تمام تراکیب میں اصل ہی دو قسم کے جملے
ہوتے ہیں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ اور
پھر ان کی دو قسمیں خبریہ۔ و انشائیہ۔
جملہ خبریہ وہ ہے کہ جسکے قائل کو کاذب
و صادق کہہ سکیں اور انشائیہ وہ ہے
کہ جسکے قائل کو کاذب و صادق نہ کہہ
سکیں بلکہ اس سے ایک قول سمجھا جائے
اول کی مثال اوپر مذکور ہو چکیں دوسرے
کی مثال جیسے اسکو مت مارئے
فعل با فاعل (اسکو) مفعول بہ فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ
فعلیہ انشائیہ ہوا۔
(تنبیہ) یاد رکھو فعل امر اور نہی
جس جملہ میں مذکور ہونگے وہ جملہ ہمیشہ
انشائیہ ہوگا۔
(نوٹ) یاد رکھو جملہ کی بھی اقسام جو
مذکور ہوئیں مختلف حالات میں مختلف

ہوجاتا ہے مگر چونکہ یہ جملہ میں مذکور ہوئے
ہیں اسلئے اس جملہ کے اجزا تین سے
زیادہ ہوگئے اور ان تین اجزا سے جس
قدر کلمات زیادہ ہیں وہ سب متعلقات
کہلاتے ہیں اور انہیں متعلقات کیوجہ
سے جملہ طویل ہوگیا۔

(تنبیہ) طلبا کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جملہ
فعلیہ میں زیادہ سے زیادہ لازمی اور ضروری
اجزا صرف تین ہی ہیں یعنی فعل متعدی میں
فعل۔ فاعل اور مفعول۔ لیکن علاوہ
مفعول بہ کے اسکے لئے چار مفعول اور
آتے ہیں اگرچہ یہ جملہ بننے کے لئے لازمی
نہیں ہیں مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔
مفعول معہ۔ مفعول لہ۔ مفعول مطلق
وہ مصدر ہے جو معنی میں اس فعل کے
ہوتا ہے جس فعل کے واسطے وہ مفعول
مطلق ہے جیسے مارا میں نے محمود کو (مارنے کی)
دیکھو (مارنے کی) مارنا مصدر ہے اور یعنی
میں فعل مذکور کے ہے اسلئے ترکیب میں
اسکو مفعول مطلق کہینگے۔ ترکیب مارا
فعل متعدی۔ میں نے ضمیر واحد متکلم فاعل
(نے) علامت فاعل محمود مفعول بہ (کو)
علامت مفعول بہ (مارنے کی) مفعول
مطلق) فعل اپنے فاعل اور مفعول اور
مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

(اشتباہ) طلبا کو یاد رہے کہ درحقیقت
(مفعول مطلق) (مارنا) ہی ہے اور پہلے
مفعول اسکے آخر اور لفظ (کی) جو مذکور
ہیں وہ صرف مفعول مطلق کی اردو
زبان میں علامت آئی ہے (مفعول فیہ)
جس میں فعل کا فاعل واقع ہو خواہ وہ
مکان ہو یا زمان جیسے احمد شام کو آیا
محمود دوپہر کو گیا۔ اوّل جملہ کی ترکیب
آیا فعل ماضی۔ احمد فاعل اور شام کو
مفعول فیہ۔ مکان فعل اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
دوسرے جملہ کی ترکیب۔ گیا فعل ماضی
محمود فاعل دوپہر کو مفعول فیہ زمان

محمود کے پاس آیا

آیا = فعل تامہ

محمود = فاعل

پاس = مضاف

ے = ضمیر مضاف الیہ

کے = علامت اضافت

[جملہ فعلیہ تامہ — مفعول فیہ]

(مثال) جملہ شرطیہ

قدرداں جب کہ ہنر کا نہ جہاں میں دیکھا
بے ہنر رہ گئے اور اہل ہنر چل نکلے

جب کہ = حرف شرط

نہ دیکھا = فعل ماضی منفی

ضمیر مستتر غائب = فاعل

قدرداں = مضاف

ہنر = مضاف الیہ

کا = علامت اضافت

میں = حرف جار

جہاں = مجرور

رہ گئے = فعل ماضی

بے ہنر = فاعل

[مفعول بہ — متعلق فعل — جملہ فعلیہ مع متعلقات شرط — جملہ شرطیہ — جملہ معطوف]

چل نکلے = فعل ماضی مرکب

اہل ہنر = فاعل

[معطوف — جملہ جزا]

(مثال) جملہ قسمیہ

قسم ہے خدا کی خدا ایک ہے

ہے = فعل ناقص

قسم = مضاف

خدا = مضاف الیہ

کی = علامت اضافت

ثابت = محذوف خبر

ہے = فعل ناقص

خدا = اسم

ایک = خبر

[جملہ فعلیہ ناقصہ قسم — جملہ فعلیہ ناقصہ جواب قسم — جملہ قسمیہ]

(مثال) جملہ ندائیہ

یا رب ہے یہی میں ہمیشہ نبی رہے

یا = حرف ندا۔ قائم مقام = میں بلاتا ہوں

بلاتا ہوں = فعل حال

میں = فاعل

ناموں سے نامزد ہوتے ہیں جن میں
سے ضروری یہ ہیں۔
جملہ تامہ۔ جملہ ناقصہ۔ جملہ شرطیہ۔ جملہ
قسمیہ۔ جملہ ندائیہ۔ جملہ دعائیہ۔ جملہ
معللہ۔ جملہ بیانیہ۔ جملہ معطوفہ
مختصراً ہر ایک کی تعریف یہ ہے۔
جملہ تامہ وہ ہے جس میں فعل تام مذکور
ہوتا ہے جملہ ناقصہ وہ ہے کہ جس میں
فعل ناقص مذکور ہوتا ہے۔
(نوٹ) فعل ناقص ان مصادر سے آتے
ہیں ہونا رہنا ہو جانا (بننا) ان کے علاوہ سب
فعل تام ہیں۔
اگر جملہ شرط اور جزا سے مرکب ہوتا ہے
تو اسکو جملہ شرطیہ کہتے ہیں اور اگر جملہ
قسم اور جواب قسم سے مرکب ہوتا ہے
تو اسکو جملہ قسمیہ کہتے ہیں اور اگر جملہ
میں ندا اور منادی ذکر کئے جاتے ہیں
تو اسکو ندائیہ کہتے ہیں اور اگر جملہ میں
کوئی دعا ذکر کی جاتی ہے تو اسکو جملہ
دعائیہ کہتے ہیں اور جملہ میں علت اور
معلول مذکور ہوتے ہیں تو اسکو جملہ
معللہ کہتے ہیں اور اگر جملہ میں بیان
اور مبین ذکر کئے جاتے ہیں تو اسکو بیانیہ
اور اگر جملہ معطوف علیہ اور معطوف
سے مرکب ہوتا ہے تو اس کو جملہ
معطوف کہتے ہیں۔
اہم: ہم نے ہر ایک کی مثال ترتیب وار تحریر
کر دی ہیں طلباء کو چاہیے کہ ان کی مشق
کر کے دوسرے جملے اور مثالوں کی
ترکیب اپنی سمجھ سے درج کر کے انہیں
قواعد سے نکالیں۔

(مثال) جملہ ناقصہ

احمد بیٹا فاضل تھا

تھا = فعل ناقص
احمد = اسم
فاضل = موصوف
بیٹا = صفت

مل کر جملہ ناقصہ

جملہ تامہ

ہے = حرف ربط
جو = حرف بیان
وہ = ضمیر محذوف مبتدا
دنیا = موصوف
سب = صفت
ہی = حرف تاکید
ہے = حرف ربط

مثنویات حصہ ا

از مولف

آب زلال

آب = ف - پانی
زلال = ع - شیریں میٹھا مرکب میٹھا پانی
چونکہ اس مثنوی میں پانی کی حقیقت پر بحث کی گئی ہے اسلئے اسکا نام آب زلال رکھا گیا۔
یہ مثنوی بحر ہزج مسدس مکفوف محذوف ہے
وزن اس کا اس طرح ہے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن ہے

پہلے شعر کی تقطیع یہ ہے۔

خدا نے دی + ہے تم کو عق + ل و تمیز
مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیل
ذرا دیکھو + تو یہ پانی + ہے کیا چیز
مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیل

(ترکیب نحوی)

(نوٹ) ہم صرف پہلے شعر کی ترکیب نحوی نمونہ کے طور پر بریکٹوں میں لکھتے ہیں آئندہ اشعار کی ترکیب نحوی تنگی مقام کی وجہ سے بلا بریکٹوں کے لکھی جائیگی طلباء کو چاہیئے کہ آئندہ اشعار کی ترکیب نحوی اسی طریق پر مشق کریں۔

خدا نے دی ہے تم کو عقل و تمیز
ذرا دیکھو تو یہ پانی ہے کیا چیز

اگر = حرف شرط محذوف
دی ہے = فعل متعدی دو مفعول
خدا = فاعل
نے = علامت فاعل
تم کو = مفعول اول

رہے = فعل

بنی = فاعل

ہستیہ = مفعول فیہ

میں = حرف جار

سینہ = معطوف علیہ

اور محدوف = حرف عطف

بنی = معطوف

(مثال) جملہ دعائیہ

قایم رہے وہ چاند سا مکھڑا جہان میں

رہے = فعل متعدی

وہ = اسم اشارہ

مکھڑا = مشبہ

سا = حرف تشبیہ

چاند = مشبہ بہ

قایم = مفعول بہ

میں = حرف جار

جہاں = مجرور

(مثال) جملہ معللہ

اسے پانا نہیں آساں کہ سمجھے

نہ جبتک آپ کھویا نہ پایا

اسے پانا = اسکا پانا

پانا = مضاف

اس = مضاف الیہ

کا = علامت اضافت

آسان = خبر

نہیں = حرف ربط

کہ = حرف علت

جبتک = حرف شرط

نہ کھویا = فعل ماضی منفی

ہمیے = ضمیر جمع متکلم فاعل

آپ کو = مفعول بہ

نہ پایا = فعل ماضی منفی

سمجھے = فاعل

(مثال) جملہ مبینہ

میرا دوست ایک فاضل ہے جو سب باتیں خوب سمجھتا ہے

دوست = مضاف

میرا = مضاف الیہ

ایک = معدود صفت

فاضل = معدود موصوف

ترکیب قائم رہے تو فوراً معدوم ہو جاتا ہے (فائدہ) فلسفہ جدید نے آلات کے ذریعہ سے ثابت کر دیا ہے کہ (آکسیجن) اور (ہائیڈروجن) ان دونوں گیسوں سے ملکر پانی بنتا ہے۔ فلسفہ قدیم اسکے خلاف پانی کو بسیط ثابت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ پانی بسیط ہے مرکب نہیں مگر محققین نے دقیق تحقیق سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ محض سراسر غلطی ہے اگر زیادہ شوق ہے تو مطولات قدیم کا اور محققین قدیم اور جدید کے شروحات اور حواشی کا مطالعہ کرو۔

(۳) (ترکیب نحوی)

ان دونوں مصرعوں کے پہلے (اگر) حرف شرط محذوف ہے اور حرف (مگر) خاص اس شعر میں (تو) حرف جزا کے بجائے آیا ہے ہر ایک مصرع جملہ شرطیہ ہے۔

معانی الفاظ۔

نظر آ ہوتے ہے = آنکھ سے دیکھیے مگر = تو کچھ بھی نہ پائیے = کچھ بھی نہ دیکھیے غرض = خلاصہ

مطلب = (پانی کے اجزا کی ترکیب کھلنے کے بعد) اگر اسکو آنکھ دیکھنا چاہے تو اسکو بالکل بھی نہ دیکھ سکیگی یعنے وہ معدوم ہو جائیگا۔ اور اگر زبان اسکا ذائقہ چکھنا چاہے تو وہ بھی کسی قسم کا ذائقہ نہ چکھ سکیگی۔ حاصل یہ ہے چونکہ اجزا کے جدا جدا ہونے سے فنا ہوگئی ہے اسی واسطے آکسیجن اور ہائیڈروجن اجزا کے جدا جدا ہونے سے پانی کی حقیقت بھی قائم نہیں رہتی۔

(۴) (ترکیب نحوی)

لگا فعل یہ ضمیر فاعل (اس کا) (مرجع = ایٹی سی ڈسٹ خدا ہے) پچھلا موصوف (جوب) صفت ہیں = حرف جار ہوائیں = مجرور ملکر متعلق فعل سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا - الو کہا ہے = فعل - قدرت کا = مضاف (کا) علامت اضافت - وسنپرا = مضاف الیہ = مضاف و

میری = مضاف الیہ۔ سب ملکر فاعل۔
فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

معانی الفاظ:

سپنہارا = گیہ مراد ترکیب۔
انوکھا = عجیب۔ تیری قدرت میری کلا
دہندا = معاملہ مراد حکمت۔
مطلب اے خدا تیری قدرت (کاملہ)
کی عجیب و غریب حکمت ہے کہ اس نے ہواؤں کو
ترکیب دیکر (کر ایک میری شکل پانی کی
پیدا کر دی)۔

(۵) ترکیب نحوی

اگر = حرف شرط۔ ہو = فعل ناقص۔ تیری رضا =
مرکب اضافی اسم (ثابت) محذوف خبر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوکر شرط۔ مشکل = مبتدا۔
مکن محذوف سابق ہوتا = فعل ناقص ہوا
اسم پانی منصوب ملکر جملہ ہوکر معطوف علیہ
(اور) حرف عطف ہوتا = فعل ناقص۔
پانی = اسم ہوا خبر سب ملکر جملہ ہوکر معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ
ہوکر جزا (نہیں) حرف ربط مبتداء
خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جملہ شرط جزا
ملکر جملہ شرطیہ۔

معانی الفاظ

مشکل = ناممکن۔ محال۔
رضا = خوشنودی۔ خواہش۔
ارادہ۔ مراد حکم
مطلب۔ اے خدا اگر تیرا حکم ہو اور
ارادہ ہو تو یہ (تبدیلی الفاظ سے بات
محال نہیں کہ پانی ہوا بن جائے اور
ہوا پانی بن جائے۔

(۶) ترکیب نحوی

دراصل = فعل۔ اسکو مفعول اول ہے ایح
موصوف۔ میرم صفت اول کیسا دوم
سب ملکر مفعول دوم سب ملکر جملہ ہوا
ہوا۔ ملے فعل جگہ موصوف صفت
دونوں ملکر فاعل یعنی فاعل ملکر جملہ
فعلیہ ہو جائے = فعل ضمیر مستتر فاعل ہو
مفعول ہے سب ملکر جملہ فعلیہ۔

رہتا ہے فعل ضمیر مستتر فاعل ہوا رہتے دن
بقرینہ سابق ہوا ر معمول ہے سب مل کر جملہ
فعلیہ ہوا۔

معانی الفاظ۔ تواضع۔ع۔ مادہ
وضع۔ فروتنی عاجزی۔ **سدا**۔ ہمیشہ
پستی۔ف۔ نیچان **جفا**۔ سختی
ہموار۔ برابر۔

مطلب۔ پانی اپنے کو عاجز سمجھ کر ہمیشہ
نیچان میں بہتا ہے سختی اٹھاتا ہے۔ مگر
ہمیشہ ہموار رہتا ہے یعنی ہمیشہ اونچی
سے گھبراتا ہے۔

ترکیب نحوی۔ دونوں مصرعوں
میں جملہ فعلیہ ہے۔ مگر پہلے مصرعہ میں (فعل
ناقص ہے) اور دوسرے مصرعہ میں فعل
تام ہے۔

معانی الفاظ۔ سرکشی۔ف۔ سر اٹھانا
غرور لڑائی۔ مخالفت۔
سرکار۔ تعلق۔ **انبار**۔ ڈھیر
مطلب۔ پانی کبھی سر اٹھانے او

مخالفت سے تعلق نہیں رکھتا۔ تم اس کا
ایک جگہ کہیں ڈھیر نہ دیکھو گے۔

(۳) **ترکیب نحوی**۔ صاف ہے۔

معانی الفاظ۔ خزانہ۔ وہ مکان
جس میں مال و نقدی جمع رہتی ہے
مجازاً مال و نقدی ہر چیز کے ذخیرہ کی
جگہ کو بھی خزانہ بولتے ہیں۔
بلندی۔ف۔ اونچائی **فوارہ**۔ع۔
پانی کا چشمہ جوش مارنے والا۔ وہ چیز جو
دیگ میں جوش کرتے ہیں بعض شاعروں
نے اس کو پھوارا کا معرب لکھا ہے
(پھوارا) کا معرب کھر الف کو تخفیف
کی وجہ سے گرا دیا۔ اور (تا سے) جو
حالت وقف میں (ہ سے) ہو جاتی ہے۔
(بقاعدہ نقل) زیادہ کی تو فوارہ ہو گیا۔

مطلب۔ اگر پانی کا خزانہ اونچائی پر
ہوتا تو وہ اُبل کر یا فوارہ کے ذریعہ
سے باہر نکل کر نیچان میں نہ پڑتا اور
(بلندی) سے پستی کی طرف مائل نہ ہوتا۔

ہرگز = حرف تاکید ریزہ ریزہ حرف جار۔ صدمہ۔ مجرور دونوں ملکر متعلق فعل اور سب ملکر شبہ فعلیہ ہوا۔ اور دوسرا مصرعہ جملہ شرطیہ ہے جزا اسکی یہ ہے (اگر نیزہ لگجائے۔ تو زخمی نہ ہو)

معانی الفاظ۔ صدمہ = چوٹ ہرگز = کبھی۔ ریزہ ریزہ = ٹکڑے ٹکڑے نیزہ = مرکب ہے۔ بالنس سیرہ کلمہ تشبیہ سے ایک (یا یہ) تصغیر کیوجہ سے حذف ہوگئی ہے کوچک مشہور

مطلب۔ پانی پر اگر کوئی صدمہ پہونچتا ہے تو کبھی ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوتا اور اگر اُس کو کوئی نیزہ لگجاتا ہے تو اُس کے لگنے سے زخمی نہیں ہوتا۔

(۱۰) ترکیب نحوی۔ دونوں مصرعوں میں (نہ) برابر (نہیں ہے) (نہیں ہے) فعل ناقص (حرف) اسم۔ کو حرف جار اُس مجرور دونوں ملکر متعلق (ناقص) خبر محذوف اور تیر سے + تلوار سے دونوں متعلقات فعل۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے اور دونوں متعلقات سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور دوسرا مصرعہ بھی اسی طرح کا جملہ ہے۔

معانی الفاظ۔ خوف = ڈر۔ بوچھار = لگاتار مار۔ ایسی مار جس کا سلسلہ نہ ٹوٹے۔

مطلب۔ پانی کو نہ تیر سے نہ تلوار سے ڈر ہے اور نہ توپ کی لگاتار مار سے دہشت ہے۔

(۱۱) ترکیب نحوی۔ سہا بمعنی سہتا ہے اور (رہا) بمعنی رہتا ہے (سہا) بمعنی سہتا ہے پہلے مصرعہ جملہ فعلیہ ہے دوسری مصرعہ کی ترکیب سنتا ہے فعل ضمیر مستتر فاعل سب مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا ہوا مستثنیٰ منقطع دونوں ملکر مفعول لہ فعل فاعل مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

ریشہ۔ ف درخت کی باریک باریک جڑیں
رسائی = پہنچ ۔ حاصل مصدر رسانیدن پہنچانا۔
غذا۔ ع کھانا جمع اس کی (اغذیہ)
کونپل = شاخ کا وہ حصہ جو سب سے اوپر ہوتا ہے۔

مطلب ، رنگیں اور پھول اور ٹہنی اور چھوٹے بڑے درختوں اور ہر ایک درخت کی اور باریک جڑوں میں پانی کی رسائی ہے اور تمام درختوں کو جڑ سے کونپل تک پانی ہی غذا پہنچاتا ہے۔

(۲۶) ترکیب نحوی (۲۳) شعر کی طرح کرو۔

معانی الفاظ۔ تازہ = رونق دار۔ اُسی کے سر پر پھریرا ہے ۔ اُسی پر موقوف ہے۔

مطلب پانی ہی کے سبب تمام پھولوں کا چہرہ رونق دار ہے اور ایسے سر پر پھولوں کا سہرا بندھا ہوا ہے یعنی پھولوں کی تروتازگی پانی ہی کے اوپر موقوف ہے۔ اور اسی سے پھلواریں ترقی ہوتی ہے۔

(۲۷) ترکیب نحوی (۲۳) شعر کی طرح کرو۔

معانی الفاظ

انسان = ع۔ آدمی ۔ جمع اس کی انس)
تازہ دم ۔ (دم) سے مراد جان تازہ دم یعنے تازہ جان۔
حیوان = ع جاندار جمع اس کی حیوانات

مطلب۔ تمام آدمی پانی ہی پر زندہ رہ سکتے ہیں ۔ اور پانی ہی کے سبب تمام جاندار تازہ جان ہیں ۔ اگر پانی نہ ملے تو جاندار کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔

(۲۸) ترکیب نحوی پہنچاتا ہے فعل حال جو ہی بمعنی وہی کا وہ۔ اسم اشارہ (یانی) مشار الیہ محذوف دونوں ملکر (فاعل) (ہی) کلمہ حصر

تفہیں واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس کا
واحد مذکر ادنیٰ ہو (دُنوا) کی واؤ بقاعدہ
صرفی (یا سے) سے بدل کر دُنیا ہو گیا
اس کے معنی بہت نزدیک آنیوالی۔ چونکہ
دُنیا کا وجود حادث اور نو پیدا ہے۔
خدائے قدیم کے وجود کے بعد اس کا وجود
ہوا ہے اور عدم سے عنقریب آئی ہے
اس واسطے اس کا نام دُنیا ہو گیا۔

دُنیا کی دوسری وجہ تسمیہ

دنیا مشتق ہے (دَنیٰ) مصدر سے (دنیٰ)
کے معنے پست اور ذلیل ہونا چونکہ دنیا
بھی بمقابلہ آخرت کے پست اور ذلیل ہے
اسواسطے دنیا کو دنیا کہتے ہیں اس
صورت میں (دنیا) کی (ی) اصلی ہوگی
قاعدہ صرفی سے کوئی تغیر اور تبدیلی ہوگی۔

تری = تازگی **فیض** = بخشش جمع
اس کی فیوض **ہری** = سرسبز۔

مطلب۔ پانی کے سبب سے اس دنیا
میں تروتازگی ہے اور اسیکی بخشش سے
کھیتیاں ہری بھری رہتی ہیں یعنے
اگر پانی نہ ہوتا دنیا میں کوئی کھیتی اور
کوئی چیز سورج کی گرمی کی وجہ سے
تروتازہ اور ہری بھری نہ رہتی

(۲۴) (۲۵) **ترکیب نحوی**۔ پہلا تمام
شعر اور دوسرے شعر میں ہر ایک ریتہ
یہ سب جار و مجرور متعلق ثابت محذوف
ہو کر خبر مقدم اور (اُسکی رسائی) مرکب
اضافی (مبتدا) موخر اور ہے حرف ربط
سب ملکر جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسرے
شعر کا دوسرے مصرعہ میں (عدا) مبتدا
چڑھائی حاصل مصدر (سے) حرف جار
(حق) مجرور متعلق (چڑھائی) ملکر حرف
جار (کو پل) مجرور متعلق (چڑھائی) سب
ملکر جملہ اسمیہ خبریہ

معانی الفاظ۔ **بوٹی** = وہ زمین سے
لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے درخت
جڑی = وہ درخت جن کی شاخیں
زمین پر جھمہ دار ہوتی ہیں۔

(معدہ کو) مفعول ہے (رسد) دوسرا
مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا دوسرے مصرعہ کی
ترکیب کلی بعینہ اسی طرح کرو۔ صرف
(تحلیل میں) جار مجرور متعلق فعل بجائے
دوسرے مفعول کے ہے۔

معانی وتشریح الفاظ

معدہ = پہلے حرف کو زبر اور دوسرے
حرف کو سکون پڑھنا چاہئے اور پہلے
حرف کو زیر اور دوسرے کو زبر پڑھنا
غلطی ہے۔ اس کے دو (ملفوظ) (ریرو
مشی ایشن) ہیں یعنی بدن کا وہ حصہ
جس میں غذا ٹھہرتی ہے۔ اور اس میں پاکر
ہضم ہوتی ہے۔
رسد = غلہ مراد کھانا۔
تحلیل = ع۔ مادہ (حل) کسی چیز کے
اجزا کا گداز لگا کر کسی چیز کے اجزا کا
فنا کرنا یہاں کھانے کا ہضم ہونا مراد ہے۔
مطلب = پانی ہی (ہر جاندار) کے معدہ
میں کھانا پہنچاتا ہے اور وہی اس
کھانے کو ہضم کرتا ہے یعنی اگر پانی نہ ہو تو کسی
جاندار کے معدہ تک کھانا نہیں پہنچ سکتا

(۲۹) ترکیب نحوی صاف ہے۔
معانی الفاظ۔ عمارت۔ آبادی۔ بلڈنگ۔
بسایا = آباد کیا۔
کھیڑا = موضع گاؤں۔ عمارت
تجارت = ع مادہ (تجر) سوداگری
بیڑا پار کیا ہے = مراد تک پہنچایا ہے
مطلب = پانی کے سبب عمارات کا سلسلہ
قائم ہے اور اسی نے سوداگری کو مقصد
اور مراد تک پہنچا دیا ہے یعنی بحری
تجارت کا باعث ہی ہے۔

(۳۰) ترکیب نحوی۔ دونوں مصرعوں
میں جملہ اسمیہ ہیگا۔ اور دونوں میں (سے)
حرف ربط محذوف ہے
معانی الفاظ۔ زراعت = ع۔ مادہ
(زرع) کھیتی۔ موروثی۔ وہ چیز جو باپ
دادا کی طرف سے کسی کو پہنچے۔ باپ دادا کا

ترکیب نحوی۔ پہلے مصرع کے آخر (تھا) فعل ناقص محذوف ہے، اور ہر ایک اسم سے پہلے واؤ حرف عطف بھی محذوف ہے (۱) حرف نفی آفریقہ معطوف علیہ واؤ حرف محذوف (۲) حرف نفی امریکہ معطوف واؤ حرف عطف محذوف (۳) حرف نفی یورپ معطوف سب ملکر اسم (موجود) محذوف خبر (تھا) فعل ناقص سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا دوسرے مصرع میں چھپ رہی تھی۔ فعل ماضی بعید ایشیا معطوف علیہ اوشینیا معطوف دونوں ملکر فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ

معانی وتشریح الفاظ

افریقہ۔ امریکہ۔ یورپ۔ ایشیا اوشینیا یہ پانچوں زمین کے خشکی کے حصے براعظم کہلاتے ہیں۔ ان کے علاوہ جو خشکی کے حصے ہیں وہ جزیرے کہلاتے ہیں۔

مطلب براعظم افریقہ اور امریکہ اور یورپ ایشیا اور اوشینیا سب کے سب چھپے ہوئے تھے۔ کسی کا کچھ نشان نہ تھا

(۲۷) ترکیب نحوی صاف ہے۔

معانی وتشریح الفاظ

ہمالہ۔ اس کو ہندوستانی ہیم ، کہتے ہیں۔ دنیا کے گوشہ مغرب ومشرق میں سب پہاڑوں سے اونچا ہے۔ اس کا سلسلہ مشرق سے مغرب تک تقریباً ایک ہزار پانسو میل لمبا ہے اس کی چوٹی گوری شنکر تقریباً انتیس[۲۹] ہزار فٹ اونچی ہے جو تمام زمین کے پہاڑوں سے بہت بلند ہے

مطلب۔ پہاڑ ہمالہ باوجود سب سے بلند ہونے کے پانی میں غوطہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا کہیں سے بھی اس کی چوٹی دکھائی نہیں دیتی تھی۔

(۲۸) (۲۹) ترکیب نحوی۔ پہلا شعر جملہ معطوفہ ہوکر مستثنیٰ منہ اور دوسرے شعر میں مگر حرف استثنا (یکتائی) مستثنیٰ ۔۔۔ اپنے ۔۔۔ ملکر (مستثنیٰ)

معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

معانی الفاظ۔ موج زن۔ ف اسم فاعل ترکیبی لہر مارنے والا۔
میدان۔ زمین کا وہ حصہ جو ہموار ہو سبزہ اس کی پیداوار ہو۔
پربت = پہاڑ۔ بن = جنگل۔

مطلب۔ دنیا کی آبادی سے پہلے پانی ہی پانی ہر طرف لہریں مار رہا تھا نہ کہیں میدان تھا اور نہ پہاڑ اور نہ جنگل تھا۔ چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔

(۲۳) ترکیب نحوی۔ پہلا مصرعہ جملہ اسمیہ ناقصہ ہے۔ کیونکہ (تھی) فعل ناقص ہے اور دوسرا مصرعہ جملہ شرطیہ ہے کیونکہ (جدھر) اسم موصول متضمن معنی شرط کو ہے (دیکھو) صلہ ہے (موصول صلہ) ملکر شرط (اور سمندر ہی سمندر تھا) جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہے (جدھر) ربط محذوف ہے۔

معانی الفاظ۔ غرق۔ ڈوبا۔
سمندر = پانی کا سب سے بڑا حصہ بحر اعظم سے چھوٹا۔

مطلب۔ تمام زمین پانی میں ڈوبی ہوئی تھی اور ہر طرف سمندر ہی سمندر نظر آتا تھا۔

(۲۴) ترکیب نحوی۔ ہر ایک مصرعہ جملہ اسمیہ ناقصہ ہے۔

معانی الفاظ۔ پوشیدہ۔ ف چھپا ہوا
فرق = تمیز۔ امتیاز۔ جل = پانی۔
تھل = خشک میدان

مطلب۔ زمین پانی کی تہ میں چھپی ہوئی تھی۔ پانی اور خشکی میں کوئی تمیز نہیں کرسکتا تھا۔

(۲۵) ترکیب نحوی صاف ہے۔

معانی الفاظ۔ بستی = آبادی
دور دورا = حکومت۔

مطلب۔ نہ کہیں آبادی تھی۔ نہ بستی تھا۔ تمام جہان پر صرف پانی ہی کی حکومت تھی۔

حالت سے دوسری حالت پر بدلتی ہے
اور ہر ایک چیز کو کبھی ترقی ہے اور کبھی
تنزل یعنے کوئی چیز ہمیشہ ایک حالت
پر نہیں رہتی

(۴۱) ترکیب نحوی۔ ہو۔ فعل (حرص
دکوئی شئے) اسم موجود محذوف ہے فعل
ناقص اسم اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا
اسی طرح سے آگے ترکیب کے جملے معطوف
ہیں۔ دوسرا مصرعہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔
مطلب۔ (دنیا میں) کوئی چیز خواہ
پانی ہو خواہ ہوا ہو ہر ایک چیز کے لئے
گھٹاپا اور جوانی کی حالت موجود ہے۔
یعنے ترقی کے بعد تنزل ضرور ہے۔

(۴۲) ترکیب نحوی۔ صاف ہے۔
معانی الفاظ۔ باقی نہ رہا۔ موجود رہا
ریلا۔ زور۔ پستی۔ نیچا ہونا
دھکیلا۔ نیچے دھکایا۔
مطلب۔ اس پانی میں وہ زور اور بل
نہیں رہا جو پہلے تھا خشکی نے اسکو

یہاں نیچے ہٹا دیا یعنی خشکی کے سبب
پانی کا زور گھٹ گیا۔

(۴۳) ترکیب نحوی۔ پہلا مصرعہ جملہ
فعلیہ ہوکر مبتدا لیکن آخر میں (اس طرح
سے) جار مجرور محذوف ہیں۔ اور دوسرا
مصرعہ جملہ فعلیہ ہوکر (خبر) مبتدا خبر سے
ملکر جملہ اسمیہ ہوا دوسرے مصرعہ میں جسطرح
مجرور ہے۔ اور اس کے بعد (سے)
حرف جار محذوف ہے جار مجرور ملکر متعلق فعل
معانی الفاظ۔ آہستہ آہستہ۔ سہج سہج۔
مطلب۔ میں سہج سہج پانی کو اسطرح
پی گئی غائب کر گئی جسطرح کنجوس
اپنے مال کو چھپاتا ہے۔

(۴۴) ترکیب نحوی۔ دونو مصرعے جدا
جدا جملہ فعلیہ ہیں۔
معانی وتشریح الفاظ۔ دامن چاک
ہو گیا۔ دامن پھٹ گیا۔ مراد تری معدوم
ہوکر پانی گھٹ گیا۔ جا بجا۔ جگہ جگہ
مطلب۔ جب تو خشکی کے سبب پانی کی

(کہاں) استفہام انکاری میں حرف جار
دنیا مجرور دونوں ملکر متعلق (موجود)
(محذوف) سے، مردود دونوں ملکر مبتدا اپنی
خبر سے ملکر جملہ اسمیہ دوسرا مصرع جملہ شرطیہ ہے۔

معانی وتشریح الفاظ

طارس۔ وہ پہاڑی سلسلہ جو ایشیا
کو چک میں پھیلا ہوا ہے۔
ہندوکش ہمالیہ۔ وہ پہاڑی سلسلہ جس کی
سب سے اونچی چوٹی کا نام گوری شنکر ہندوستان
کے وسط میں واقع ہے۔
البطین۔ وہ پہاڑی سلسلہ جو دنیا
کے مشرق کی طرف چلا گیا ہے
یکسانی۔ یکساں حالت۔
کہاں ہے۔ نہیں ہے۔
مطلب۔ پہلے دنیا میں نہ کوہ طارس
نہ ہمالیہ نہ کوہ البطین ظاہر تھا۔ نہ
ملک فارس نہ ہندوستان نہ ملک چین
نمودار تھا مگر دنیا میں یکساں حالت کسی
کی بھی ہمیشہ نہیں رہتی۔ اس وجہ سے
پانی کا (دور دورہ) جو پہلے تھا اب
نہیں ہے بلکہ وہ تمام چیزیں جن کا ظہور
نہ تھا۔ وہ سب کی سب موجود ہیں اور
اب انکے راس اور چوٹیاں آسمان
سے باتیں کر رہی ہیں۔

(۴) ترکیب نحوی (بدلتی ہے) فعل
(ہر چیز) فاعل (کروٹ) مفعول (یہاں)
مفعول فیہ سب ملکر جملہ فعلیہ (دوسرا
مصرع) (چڑھتی ہے) فعل (ہر اک حالت)
فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف
علیہ اور حرف عطف (ڈھلتی ہے) فعل
ضمیر مستتر فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ
ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے
ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

معانی الفاظ۔ کروٹ بدلتی ہے۔
پہلی حالت سے دوسری حالت پر آجاتی ہے۔
چڑھتی ہے۔ ترقی کرتی ہے۔
ڈھلتی ہے۔ تنزل میں آتی ہے۔
مطلب۔ دنیا میں ہر ایک چیز ایک

دشمنی جاری ہے

(۴۸) ترکیب نحوی صاف ہے

معانی الفاظ۔ ہر دم = ہر وقت
اٹھتی = خاک سے بھر لی۔
کایا پلٹتی = حالت بدلی۔

مطلب۔ برابر خاک سے (اٹھا) بھرا چلا جا رہا ہے اور خاک اس پر غالب ہوتی جاتی ہے اور کبھی خشکی بھی اپنا رنگ بدل لیتی ہے یعنی خاک پانی کے طوفان سے کٹ جاتی ہے اور پانی خشکی پر غالب ہو جاتا ہے۔

(نوٹ) تری صفت پانی کی اور خشکی صفت خاک کی مگر کبھی مجازاً (تری) بول کر پانی اور خشکی بول کر خاک مراد لے سکتے ہیں

(۴۹) ترکیب نحوی صاف۔

معانی الفاظ۔ راج حکومت

مطلب۔ پانی کی حکومت میں حصہ ہے اور خشکی کا عمل دخل ایک حصہ میں ہے یعنی پانی کی تری ہے دو حصہ گھٹی ہوئی ہے اور باقی دو حصہ بڑھا ہوا ہے

(۵۰) ترکیب نحوی صاف۔

معانی الفاظ۔ سینہ زوری = زبردستی
کوری رہ جائیگی = خالی رہ جائیگی۔

مطلب۔ اب پانی پر زمین کی زبردستی کچھ نہیں چل سکتی ہے بلکہ ایک روز یوں ہی خالی پڑی رہ جائیگی۔

(۵۱) معانی الفاظ۔ آبی = ایک قسم کا کپڑا ہے لیکن یہاں صنعت ایہام ہے اور وہی پانی کا گویا خاک کے اوپر ہونا مراد ہے۔

لبادہ = ایک قسم کا روئی کا لباس ہے جو چوغہ کی طرح گلے سے ٹخنوں تک ہوتا ہے۔

مطلب۔ جب خاک نے آبی لبادہ پہن رکھا تھا یعنی جس وقت خاک پانی کے نیچے تھی تو اس وقت اس کا موٹاپا بھی بہت زیادہ تھا یعنی خاک کا دل بہت موٹا تھا۔

تری گھٹ گئی اور پانی زمین کی سطح سے
ہٹ گیا تو جگہ جگہ خشکی نے خاک اڑانی
شروع کی۔ مراد یہ کہ پانی کی سطح کے اوپر خاک
ہی خاک نظر آنے لگی۔ پہلے زمین کی سطح
پر پانی تھا۔ اور اب زمین پانی کے
سطح پر آگئی۔

(۴۵) **ترکیب نحوی**۔ صاف ہے۔

معانی الفاظ۔ پہاڑ ابھرے = پہاڑ
اونچے ہوئے۔

میدان پیدا ہوئے = میدان ظاہر ہوئے۔
نخلستان۔ کھجوروں کے باغ۔ مراد عام باغ۔

مطلب۔ جب پانی نیچان میں آگیا تو پہاڑ
بلند ہو گئے اور خاک پر میدان ظاہر ہوئے
اور میدان میں باغ نمودار ہوئے۔

(۴۶) **ترکیب نحوی**۔ گو بمعنی اگرچہ
حرف شرط (بھاری ہے) فعل ماضی
قریب (تری کا پلہ) مرکب اضافی فاعل
اکمی مقدم ل فعل اپنے فاعل اور مفعول
سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ دوسرے مصرعہ میں

(دنگل دیکھیں) حرف اسم را ک (جاری
ہے) فعل لڑائی۔ فاعل (میں) حرف
جار (دونوں) مجرور۔ دونوں مل کر متعلق
فعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے
مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

معانی الفاظ۔ گو = اگرچہ
پلہ بھاری ہے = غالب ہے۔

مطلب۔ اگرچہ ابھی پانی واقع میں
خاک پر غالب ہے لیکن دونوں میں مقابلہ
جاری ہے اور کوئی ایک دوسرے سے
اپنے کو مغلوب نہیں سمجھتا۔

(۴۷) **ترکیب نحوی**۔ دونوں مصرعے
جملہ فعلیہ ہیں

معانی الفاظ۔ کانٹ چھانٹ یکتریت
مراد ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔
لاگ ڈانٹ = عداوت دشمنی

مطلب۔ تری اور خشکی آپس میں
ایک دوسرے کے نقصان کے درپے
ہیں اور اب آپس میں عداوت اور

(۵۲) دن دن = ہر روز۔
چڑھتی ہے = غالب ہوتی ہے۔
مطلب = لیکن آجکل دن بدن اسکی خشکی غالب اور بڑھتی جاتی ہے اور تری برابر گھٹتی جاتی ہے۔ اس میں اس طرف بھی ایہام ہے کہ امریکہ یعنی نئی دنیا اور دیگر جزائر کے معلوم ہونے سے خاک کی مقدار پانی سے بڑھ گئی ہے اور نئی تحقیقات سے دن بدن بڑھنے کی امیدیں ہوتی جاتی ہیں۔

(۵۳) معانی الفاظ۔ کمی = گھٹاؤ
بیشی = زیادتی بڑھاؤ۔
نہیں آتی نظر = دکھائی نہیں دیتی۔
مطلب = اب گھٹاؤ اور بڑھاؤ کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا اور عمر دراز میں بہت کچھ اثر پیدا ہوتا جاتا ہے۔

صفحہ ۱۲۷

ایک مسافر اور وطن کی یاد

مثنوی (۱۳)

یہ مثنوی بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور کہیں محذوف ہے۔ وزن اسکا مفعول۔ مفاعلن۔ مفاعیل یا فعولن ہے تقطیع پہلے شعر کی اس طرح ہے۔
بیزار + اک اپنے جا + ن و تن سے
مفعول + مفاعلن + فعولن۔ بچھڑا + ہو
ا صحبت + وطن سے مفعول + مفاعلن + فعولن

(۱) ترکیب نحوی ہر ایک مصرعہ کے آخر سے فعل تھا محذوف ہے اور ہر ایک مصرعہ جملہ اسمیہ ناقصہ ہے

معانی الفاظ۔ اک = سے مراد ایک شخص
بیزار = تنگ۔ تن = جسم یا بدن
صحبت وطن = مرکب اضافی باضافت مجازی مراد صحبت اہل وطن یعنی وطن والوں کی ہمنشینی۔ دیس والوں کی نزدیکی
صحبت = ہمنشینی نزدیکی۔ اہل وطن = ہموطن وطن والے دیس والے اپنے دیس کے

ہونے لگی یہاں مراد چمکنے لگی۔
پیہم = ف برابر۔ لگاتار۔
پھوار = مینہ کی باریک باریک بوندیں۔
کم کم = تھوڑی تھوڑی۔
مطلب = بجلی نے لگاتار چمکنا شروع کر دیا
اور چھوٹی چھوٹی مینہ کی بوندیں پڑنے لگیں
(۷) معانی الفاظ۔
ہوا کے جھونکے آنے لگے = ٹھنڈی ہوا
زور سے چلنا شروع ہو گئی۔
جتنے = جس قدر۔
مطلب = جس وقت ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوا زور سے چلنا شروع ہوئی تو وہ
(مسافر) جس قدر سفر کے دکھ اور رنج
تھے بھول گیا۔
(۸) معانی الفاظ۔ ساماں = اسباب
دل لگی کے ساماں = دل خوش ہونے کے
اسباب۔ مزے = ذائقے مراد آرام
چین کبھی کبھی کے۔ گذرے ہوئے زمانہ کی
مطلب = جب دل خوش ہونے کے اسباب

اس کو ملنے لگے تو گذرے ہوئے
زمانہ کے آرام و چین اسکو یاد آنے لگے
(۹) معانی الفاظ۔
اس گھڑی کا عالم = اسوقت کی کیفیت
آنسوؤں کی جھڑی = آنسوؤں کا لگاتار بہنا۔
عالم = یہاں معنے حالت اور کیفیت کے ہیں۔
مطلب = اگر کوئی شخص اسوقت کی کیفیت
اس مسافر کی دیکھے اور اس کے لگاتار
آنسوؤں کے بہنے کی حالت کا مشاہدہ
کرے اور نظر کرے (تو حیران رہجائے)
(۱۰) آپ ہی آپ = اکیلا۔
گنگنانا = ناک میں چپکے چپکے کچھ بولنا۔
جوش میں آ کر = ترنگ میں آ کر۔
مطلب = اکیلا چپکے چپکے ناک میں کچھ
کہہ رہا تھا اور ترنگ میں آ کر آنے والے شعر
کو گانے لگا۔
(نوٹ) اب مجازاً یہاں سے زندگی کو
چشمہ آب فرض کیا ہے۔ اور پھر مجاز در
مجاز اسکو پیام بہانے والا اچھی

مطلب۔ ہم تم کبھی اسی طرح ہاتھ میں ہاتھ
ڈال کر رات دن جا بجا سیر کرتے پھرتے تھے۔
(۲۱) ٹپکتا ہے = گرتا ہے
تکتا ہوں۔ ڈھونڈتا ہوں۔
اِدھر اُدھر = چاروں طرف۔
مطلب۔ جب میں درخت سے آم کو گرتے
ہوئے دیکھتا ہوں، تو میں چاروں طرف
تم ہی کو ڈھونڈتا ہوں۔
(۲۲) معانی الفاظ۔ آخر = غرض۔
بیکسی = لاچاری مراد تنہائی
دہائیں دیتا ہوں = کوستا ہوں
مطلب۔ غرض جب میں تم میں سے
کسی کو نہیں پاتا ہوں، تو لاچاری اور
تنہائی کو بہت کوستا ہوں۔
(۲۳) معانی الفاظ۔ رُت = موسم۔
آم کی رُت آئی = آم کا موسم آیا۔
بیزار = نفرت کرنیوالا۔
مطلب۔ آم کھانے کا موسم آ گیا اور
افسوس! دوست موجود نہیں ہیں۔

میرا دل ایسے موسم سے بہت ہی نفرت
کرنیوالا ہے یعنی میں اس آئے ہوئے موسم
کو بہت ہی نفرت سے دیکھتا ہوں۔
(۲۴) معانی الفاظ
تم ن = تمہا سے اشارہ۔ تن = بدن
مطلب = جب اس موسم برسات کی
کوئی بوند میرے بدن پر آ کر پڑتی ہے
تو وہ بجائے ٹھنڈک پہنچانے کے
میرے بدن کو ایسی معلوم ہوتی ہے
جیسے کسی نے میرے بدن پر چنگاری
ڈال دی یعنی بجائے ٹھنڈک پہنچانے
کے اور الٹی آگ لگاتی ہے۔
(۲۵) معانی الفاظ۔ سرد ہوا =
ٹھنڈی ہوا۔ پت لپک۔
دل میں آگ سلگتی ہے = دل میں آگ لگاتی ہے
مطلب۔ جب موسم بہار کی ٹھنڈی
ہوائیں چل کر میرے بدن کو لگتی ہیں۔
تو میرے دل میں بجائے ٹھنڈک پہنچنے
کے الٹی آگ سی لگ جاتی ہے۔

سبھا۔ مجلس۔ مراد ہموطن
ہم نشین۔ دوستوں کی باعث
بیچ میں خدا کو دیتا ہوں۔ خدا کا واسطہ
دیتا ہوں۔ قسمت۔ تقدیر۔
فرقت۔ جدائی۔ پرکھا۔ برسات
مطلب۔ اے زندگی اگر تو وطن میں
پہنچ کر میرے ہموطن دوستوں سے
ملاقات کرے تو میں تجھکو خدا کا واسطہ
دیتا ہوں اول تو اُن کو میری طرف
سے سلام پہنچا دیو۔ اور پھر میری طرف سے
اُن کو یہ پیغام دیجیو۔ کہ اے میرے
دوستو میری تقدیر میں یہی لکھا تھا کہ
اس موسم بہار میں تم سے میں جدا ہی ہوں

(۱۷)(۱۸) معانی الفاظ

دھیان۔ خیال۔ جسدم۔ جسوقت
مرغابیاں۔ جمع مرغابی مرکب مرغ۔ پرند
اور آب بمعنی پانی اور یائے نسبت سے
مرکب بمعنی پانی کا پرند چونکہ یہ پرند ہمیشہ
پانی میں رہتا ہے اس واسطے اس کو
مرغابی کہتے ہیں انگریزی میں اس کو
(ڈک) کہتے ہیں اور عربی میں اسکو (بط)
کہتے ہیں اور اردو میں بطخ کہتے ہیں۔ باہم۔ آپس میں۔ اکثر
بہت مرتبہ۔ مطلب۔ اے ہموطن دوستوں
کی یاد میں جب ان بطخوں کو
پانی میں تیرتا ہوا دیکھتا ہوں تو اُس
وقت میرے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ
ایک دن ہم تم بھی ملکر اسی طرح صبح و شام
تالابوں میں جاکر تیرا کرتے تھے۔

(۱۹) معانی الفاظ۔ سبزہ۔ ہریالی۔
گل پھول۔ لہلہاتے۔ جھومتے
صحبت۔ مجلس۔ ہمنشینی کے ذائقے
مراد آپس کے آرام چین
مطلب۔ جسوقت ہریالی اور پھولوں کو
میں جھومتا ہوا دیکھتا ہوں۔ تو آپس کے
جلسوں کے آرام چین مجھکو یاد آتے ہیں

(۲۰) معانی الفاظ

ہوائیں کھاتے۔ پھرتے تھے۔
سیر کرتے پھرتے تھے

از مولف

مناقشۂ ہوا و آفتاب

مناقشہ = آپس کا جھگڑا۔ بحث مناظرہ
ہوا = مشہور۔ آفتاب = سورج۔
مرکب کے معنے سورج اور ہوا کی بحث اور
اُن کا مناظرہ یہ مثنوی بحر رمل مثمن
محذوف اور کبھی مقصور سے ہے۔
وزن اسکا۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔
فاعلن اور کبھی فاعلان ہے۔ تقطیع شعر
اوّل کی یہ ہے۔

باد صحرا + نے کہا یوں + ایک روز
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلان
مہر تابان + سے کہ اے گی + تی فروز
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلان

(۱) (۲) معانی و تشریح الفاظ۔
باد صحرا = مرکب اضافی جنگل کی ہوا۔
یوں = اس طرح۔ ایک روز = ایکدن
مہر تابان = مرکب مہر۔ سورج۔ اور
تابان = روشن سے مرکب کے معنے روشن
سورج۔ گیتی فروز = اسم فاعل ترکیبی
جہان کا روشن کرنیوالا۔
علوی = اسم منسوب وہ چیز جو بلندی
سے تعلق رکھے۔ بلندی سے تعلق رکھنے
والا۔ مراد آسمان سے تعلق رکھنے والا
سفلی = اسم منسوب وہ چیز جو پستی
سے تعلق رکھے پستی سے تعلق رکھنے
والا مراد کرۂ زمین اور کرۂ آب سے
تعلق رکھنے والا۔
زور بازو = مرکب اضافی بازو کی طاقت
ہاتھ کی طاقت۔ مراد طاقت۔
زبر = غالب۔
مطلب۔ ایک دن جنگل کی ہوا نے
روشن سورج سے اس طرح کہا کہ اے
دنیا کے روشن کرنیوالے سورج تو
بلند آسمانوں سے تعلق رکھنے والا ہے
اور میں پست زمین سے علاقہ رکھنے والی
ہوں مگر باوجود اس پست ہونے کے

صفحہ ۹۴ (۵) معانی الفاظ۔ پردیس = غیر دیس

وہ دیس جو اپنا نہ ہو۔ سچ ہے = ٹھیک ہے،
جی۔ دل۔ شاد = خوش۔

مطلب۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ جب تک
اپنے وطن کی محبت بھری ہوئی ہو تو
غیر وطن اور غیر دیس میں کبھی دل خوش
نہیں ہو سکتا۔

(۱۱) معانی الفاظ۔ نشتر = وہ آلہ
جس سے فصد کھولتے ہیں۔
فریاد = رونا۔ دردناک = دردوالا
مطلب۔ اس کا درد دینے والا رونا
سنکر دل میں ایک نشتر سا چبھتا تھا۔

(۱۲) معانی الفاظ۔ سوز = جلن، درد
ساز = سامان وہ باجا جو گانے
بجانے والے استعمال کرتے ہیں۔
دل پکڑا گیا۔ دل اٹک گیا۔ دل فریفتہ
ہو گیا دل مبتلا ہو گیا۔
مطلب۔ اس کے درد اور سوز میں کچھ
ایسے باجے کی تاثیر تھی کہ دل اس کی آواز
سنتے ہی فریفتہ ہو گیا۔

(۱۳) معانی الفاظ۔ حیرت = حیران
اچنبھے سے ایک اچنبھا میں رہ جانا۔
آخر = انجام کار۔
مطلب۔ دیر تک اچنبھے سے حیران
(کھڑا رہ گیا) کہ آخر انجام کار یہ رونے والا
مسافر کہاں کا ہے۔

(۱۴) معانی الفاظ۔ غور = گہری
نظر۔ غور سے = گہری نظر سے
حالی = تخلص شاعر اس مقطع میں شاعر
نے اپنے کو ایک غیر آدمی فرض کر کے
اپنا دوست ظاہر کیا ہے۔
مطلب۔ پھر گہری نظر کر کے جو دیکھا تو
وہ رونے والا مسافر میرا دوست
(حالی) ہی نکلا۔ مطلب شاعر کا یہ ہے کہ
جس طرح (حالی) اہل وطن کی محبت
دل میں لئے ہوئے ہے اسی
طرح ہر ایک اہل وطن کو ہم وطن کی
محبت لازم ہے۔

(۷) معانی الفاظ۔ ذہن = خیال۔
شوق۔ رواں = جانے والا۔
ناگاہ = دیکھا۔ ناگہاں = ف اچانک۔
مطلب = ایک مسافر اپنے شوق میں چلا
جا رہا تھا ہوا اور سورج نے اچانک اسکو دیکھا
صفحہ ۱۳۰ (۸) (۹)
معانی الفاظ طے ہوگئے = فیصل
ہوگئے مراد فیصل ہوگئے۔ قول = وعدہ
قرار = عہد اقرار۔ لبادہ۔ ایک روئی
دار کپڑا ہے جو موسم سرما میں استعمال
کیا جاتا ہے۔
نام کاڈنکا بجے = بازی اسی کے
نام ہے۔ دستار فضیلت = بزرگی
کی پگڑی۔ سجے = رکھے۔
مطلب = سورج اور ہوا میں یہ قسم و
عہد ہوگیا کہ ہم میں سے جو اس مسافر کا
لبادہ اتار دے بازی اسکی نام رہیگی
یعنی بازی وہی جیتے گا اور بزرگی کی
پگڑی بھی اسی کے سر پہ رکھی جائیگی

(۱۰) بپھری = بگڑی مراد غصہ ہوئی طوفان =
ہوا کا حملہ کر پانی کی کثرت یہاں پہلے معنے
مراد ہیں بپا = ف قائم۔
مطلب = ہوا یہ سنکر غصے کے اس
زور سے چلی کہ زمین پر ایسا ایک جھکڑ
قائم کردیا۔ یعنی زور شور سے آندھی چلنے لگی
(۱۱) معانی الفاظ
تھرانے لگے = کانپنے لگے
جھوک = جھونکا و چرچرانے لگے چر چر
کی آواز نکلنے لگی۔
مطلب۔ بلند اور اونچے درختوں میں
آندھی کے جھونکوں کے سبب چرچرانے
کی آواز نکلنے لگی۔
(۱۲) معانی الفاظ
نونہالوں = اردو جمع نونہال یعنی پودا۔
کمر بل کھاگئی = کمر میں پیچ پڑ گئے
قیامت آگئی = مصیبت آگئی
مطلب۔ ننھے پودوں کی کمر بل کھا رہی
کے جھونکوں کے سبب پیچ پڑ گئے اور

طاقت میں تجھ سے غالب ہوں

(۳+۴) معانی و تشریح الفاظ

نیر اعظم = مرکب اضافی باضافت توصیفی
ڈ استعارہ - مراد سورج۔
اگر ثابت ہو - اگر ثبوت کے درجہ تک
پہنچے - ہاں = بیشک
از روئے امتحان = امتحان کی رو سے
امتحان کے طریق سے۔
ورنہ - مخفف اور مشارٹ (وا گرنہ) کا۔
و = اور - اگر = جو۔ نہ = نہیں مرکب کے معنے
اور جو نہیں - یاد رہوا = بیہودہ ۔
فال و قیل = دراصل یہ دونوں عربی
کے فعل ماضی ہیں - پہلا معروف اور دوسرا
مجہول - قول مصدر معنی کہنا سننا ہیں - مگر
یہاں مرکب کے معنے گفتگو ۔
پیچ = کچھ یہاں مجازاً معنی بے فائدہ نا چیز
دلیل = مادہ دلل، ثبوت حجت جمع
اسکی دلائل۔
مطلب - سورج نے فرمایا کہ بالکل

اگر یہ بات جائج اور امتحان میں ثابت
ہو جائے تو ٹھیک ہے - اور جو امتحان
میں ثابت نہ ہو - تو یہ گفتگو بیہودہ ہے
کیونکہ جب تک کسی دعوے کے واسطے
دلیل اور ثبوت نہ ہو تو وہ دعویٰ لغو ہے

(۵+۶) معانی الفاظ

جو یوں ہے = جو اس طرح ہے۔
تو اچھا = تو بہتر - یوں سہی = اسطرح سہی
ہاتھ کنگن کیلئے کیا آرسی = ظاہری
اور بدیہی دعویٰ کیواسطے کیا ثبوت اور
دلیل کی کیا ضرورت یعنی کچھ ضرورت نہیں
زور آزمائی = طاقت آزمانا بکھیڑا جھگڑا
صفائی = تصفیہ فیصلہ
مطلب - ہوا نے اسکے جواب میں کہا
کہ اگر اسطرح ہے تو بہتر اسی طرح سہی
اگرچہ میرے اس بدیہی اور ظاہری دعویٰ
کے واسطے دلیل کی ضرورت نہیں ہے - مگر
آؤ اپنی اپنی طاقت کا امتحان کریں
اور اس جھگڑے کا فیصلہ کریں

ڈاکہ ڈالنے سے ڈری مگر پھر بھی وہ کچھ
لوٹ مار نہ کر سکی یعنی مسافر کا لبادہ نہ اتار سکی
(۱۸) معانی الفاظ۔ کمر باندھ لی = مستعد
ہو گیا۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ ہوا کا طوفان
دیکھ کر اس نے کپڑے سے اپنی کمر کو مضبوط باندھ
لیا تاکہ لبادہ اور کوئی دوسرا کپڑا اڑ نہ
سکے یہاں یہی معنی زیادہ موزوں ہیں۔
گذر = دخل۔
مطلب۔ مسافر نے ہوا کا طوفان دیکھ کر
اپنی کمر کو کپڑے سے مضبوط کس کر باندھ لیا
تاکہ کپڑوں میں ہوا کا کچھ دخل ہو۔
(۱۹) معانی الفاظ۔ تھک گئی = عاجز
ہو گئی تنگ ہو گئی۔ آخر = انجام کار۔ بس
طاقت = زور۔ سر سے بلا ٹل گئی = ناگہانی
بلا سر سے ہٹ گئی۔ مراد بلا سے نجات پائی۔
مطلب۔ انجام کار جب ہوا کا کچھ زور نہ
چلا (طوفان) کی بلا سے مسافر نے نجات
اور رہائی پائی۔
(۲۰) معانی الفاظ۔ جھکڑ تھما۔ آندھی
کا طوفان بند ہوا آفتاب = سورج
روئے نورانی = روشن چہرہ۔
سرکائی۔ ہٹائی۔ نقاب = وہ پردہ جو چہرہ
پر ڈالتے ہیں یہاں مراد یہ ہے کہ سورج
گرد و غبار سے نکلا اور اپنی شعاعیں
پھیلائیں۔
مطلب جس وقت آندھی کا طوفان بند ہوا
تو سورج نے اپنے روشن چہرے سے پردہ اٹھایا
یعنی سورج چمکا اور اپنی دھوپ پھیلائی۔
(۲۱) معانی الفاظ۔ تمکنت = غرور۔ وقار
بزرگی۔ آشکارا = ظاہر۔ بردباری = حلم
وقار = عزت۔ سکون = تحمل
مطلب۔ سورج کے چہرے سے ایک عجیب
بزرگی ظاہر ہو رہی تھی۔ اور اس کی چال
میں حلم اور تحمل پایا جاتا تھا۔
(۲۲) معانی الفاظ۔ ہوا کی سی =
ہوا کی طرح۔ دھوم دھام = شان و شوکت
دھوم دھڑکا یہاں مراد غل
غپاڑہ ہے۔

پھولوں اور پتوں پر ایک مصیبت
ٹوٹ پڑی۔
(۱۳) کانپ اُٹھے = لرز گئے۔
دشت = میدان مراد جنگل کُل = تمام
وحش = جنگلی جانور۔ طیر = پرند
اپنے اپنے دم کی خیر = اپنی اپنی جان
کی بہتری
مطلب۔ (جب آندھی کا طوفان اُٹھا)
تو جنگل کے وحشی جانور اور پرندے سب
کے سب لرز اُٹھے اور ہر ایک اپنی اپنی جان
کی بہتری چاہتا تھا اور دم کی خیر منا رہا تھا۔
(۱۴) معانی الفاظ۔ دامانِ صحرا =
مرکب اضافی جنگل کا دامن۔ مراد جنگل کی
چراگاہ۔ گرد بر ہو گیا = گرد اور غبار سے
اَٹ گیا غبار سے اٹا ہوا ہو گیا۔
آفت میں گھر گیا = مصیبت میں پھنس گیا
صحرا نورد = جنگل طے کرنے والا۔ مراد
مُسافر۔
مطلب (آندھی کے جھکڑوں سے)

تمام جنگل اَٹ گیا۔ اور وہ مسافر ایک
مصیبت اور بلا میں پھنس گیا۔
(۱۵) معانی الفاظ
لبادہ اُچک لوں = لبادہ اُتار لوں
مدعی = ع۔ مادہ (د ع و) دعویٰ کرنے والا
مراد مخالف مقابل۔
سرِ میدان = سب کے سامنے کھُلم کھُلا۔
زک = مات شکست ہار
مطلب = ہوا اپنا طوفان اُٹھا کر یہ چاہتی
تھی کہ جس طرح ممکن ہو مسافر کا لبادہ
اُتار لوں تاکہ کھُلم کھُلا سب کے سامنے اپنے
مقابل کو مات دوں
(۱۶) مطلب۔ جس وقت ہوا اپنے
طوفان کے چکر میں اس مسافر کے لبادہ
کو لپٹتی تھی تو مسافر اپنا دامن سمیٹ کر
بیٹھ جاتا تھا۔
(۱۷) معانی الفاظ۔ سینہ زوری =
زبردستی غارت گری = لوٹ مار۔
مطلب۔ ہوا نے زبردستی کر دیکھی اور نہ

بلند ہو گیا یعنی دوپہر ہو گئی تو وہ مسافر
ایک سایہ میں گھاس کے اوپر بیٹھ گیا۔
اور اپنا لبادہ اتار کر دور پھینکدیا
شاباش اے سورج تو نے (ہوا سے)
خوب ہی بازی جیتی۔

(۲۹) معانی الفاظ۔ تندی = غصہ
گرویدہ = فریفتہ گرفتار۔
کامیابی = مراد کو پہنچنا۔
ڈھب = طریقہ

مطلب۔ تمام آدمی تیزی اور غصہ سب
کھینچے ہوئے ہیں۔ مگر مطلب اور مراد
کو پہنچنے کا راستہ اور اسکا طریقہ نرمی ہے۔
اور یہی مطلب تک پہونچا دیتی ہے۔
اور غصہ سے ہمیشہ آدمی نامراد رہتا ہے

(۳۰) معانی الفاظ۔ گر = قاعدہ کلیہ
سرکشی = سر اٹھانا۔ غرور گھمنڈ۔
رگ دبی = مغلوب ہوئی سرنیچا ہوا۔
مطلب = مراد اور مقصد حاصل کرنیکا
گر اور قاعدہ نرمی اور آہستگی ہے اور اسی

نرمی اور آہستگی سے سرکشی کا سر نیچا ہوتا ہے

از شمس العلماء مولانا نذیر احمد ایل ایل ڈی

مثنوی (۴)

یہ مثنوی بحر تقارب مثمن مقصور سے ہے
وزن اسکا فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعل
یا فعول ہے۔ تقطیع شعر اول کی یہ ہے
گیا ہو + جب اپنا + ہی جیوڑا + نکل
فعولن + فعولن + فعولن + فعل
کہاں کی + رباعی + کہاں کی + غزل
فعولن + فعولن + فعولن + فعل

(۱) معانی الفاظ۔ جیوڑا نکل گیا ہو =
دل قابو سے نکل گیا ہو۔
رباعی۔ وہ چار مصرعوں والی نظم کہ
جسکے اول کے دو مصرعے اور آخر کا
چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہو۔ چوتھا مصرعہ
ہم قافیہ ہو یا نہ ہو۔
غزل = اس کلام کو کہتے ہیں
کہ جس میں [illegible] وصل و فصل اور درد

اپنا کام کر رہا تھا = اپنا مقصد نکال رہا تھا۔
مطلب سورج میں ہوا کی طرح عمل زیادہ
اور دھوم دھڑکا نہ تھا۔ ملکے جھکے اپنا
مطلب نکال رہا تھا صفحہ ۱۳۱
(۲۳) دھیمی دھیمی کرنیں = رم رم کرنیں۔
چمکانے لگا = روشن کرنے لگا۔
رفتہ رفتہ = آہستہ آہستہ۔
گرمانے لگا = گرم کرنا شروع کیا۔
مطلب۔ سورج اسی نرم نرم کرنیں
روشن کرنے لگا۔ اور آہستہ آہستہ
تمام چیزوں کو گرم کرنا شروع کر دیا۔

(۲۴) معانی الفاظ

جی گھبرا گیا = طبیعت بے چین ہو گئی۔
مطلب (جب سورج نے اپنی کرنوں
کو بلند کیا اور تمام چیزیں گرم کر دیں)
تو اس مسافر کو ایک دم پسینہ آ گیا جب
طبیعت بے چین ہوئی تو اس نے اپنے
لبادہ کے بند کھول ڈالے۔
(۲۵) مطلب۔ اور جب ذرا کچھ اور

آگے چلا تو مارے دھوپ کی تیزی کے
اس کے بدن میں آگ سی لگنے لگی یعنی
بیحد گرمی معلوم ہوئی جسکو برداشت نہ کر سکا۔
(۲۶) معانی الفاظ۔ نوبت بہ نوبت =
باری باری سے۔ حال ڈھال = رفتار
طرز۔ مراد حالت۔
مطلب۔ اس مسافر نے اپنے لبادہ کو
اتار کر کاندھے پر رکھ لیا اور اسی طرح
باری باری سے اپنی حالت بدلتا رہا۔
(۲۷ + ۲۸) معانی الفاظ۔ چڑھا = بلند ہوا
خورشید = سورج
سمت الراس = سر کی جانب مرکب سمت
جانب اور (الف لام) تعریف اور راس
یعنے سر مرکب کے معنی سر کی جانب مراد سر
کے برابر جب سورج سر کے برابر اونچا
ہو جاتا ہے تو دوپہر ہو جاتی ہے یہاں یہی
کہنا مقصود ہے کہ دوپہر ہو گئی۔ واہ رے پٹھا باش
کیا میدان مارا بازی جیت لی
مطلب = اسوقت سورج سر کے مقابل

باتال = دُور دراز ملک سے۔
مطلب = ابھی کال کی (مار سے) ہائی پاکر حالت درست بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ دور دراز ملکوں سے اچانک بائی بیماری پلیگ نے آگھیرا یعنی کال کی پریشانی سے ابھی اچھی طرح رہائی بھی نہیں پائی تھی کہ مرض طاعون کی پریشانی نے آستایا

صفحہ ۱۳۲

(۵) گھر بے چراغ کر دئے ۔ گھر سنا کر دئے بے رونق کر دئے ۔ گھر میں اندھیرا ڈالدیا ۔ گھر کے باعث رونق تباہ کر دئیے
دل زار ۔ بیمار دل ۔ کمزور دل ۔
جائے داغ ۔ غم ٹھہرنے کی جگہ ۔
مطلب ۔ مرض طاعون نے ہزاروں کے گھر بے رونق اور تباہ کر دئے یہاں تک دل غم سے چور ہے کہ اب اس کمزور دل میں کسی غم کے ٹھہرنے کیلئے جگہ نہیں ملتی یعنی بے انتہا پریشانیوں کے سبب سے لبریز بھرا ہوا ہے اور اب اس میں کسی غم کی گنجائش نہیں ہے۔

(۶) معانی الفاظ ۔ آگئے ۔ زیادہ
تحمل = مادہ (دل) برداشت ۔
یارا = قوت ۔ طاقت ۔ سنگ خارا = سخت پتھر
مطلب = اب زیادہ دل میں غموں کے اٹھانے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ دل ہی تو ہے کوئی سخت پتھر نہیں ہے جس پر چوٹوں کا اثر نہ پڑے۔

(۷) معانی الفاظ ۔ قحط ۔ کال
معافت بخشش یہاں ۔ آزاد
زلزلوں ۔ ارہ زلزلہ بھونچال
ہاتھ صاف کیا ۔ اپنا وار کیا ۔
مطلب = جو ملک ابھی وبائی مرض پلیگ وغیرہ سے نجات پاتے ہوئے تھے ان ملکوں پر بھونچال نے آکر حملہ کرنا شروع کر دیا یعنی جہاں وبائی مرضوں سے نہیں مرے وہاں بھونچالوں سے لوگوں کی جانوں کا وقت تنگ ہے اور ہزاروں آدمی موت کے گھاٹ اتر گئے

عشق سے مضامین ذکر کئے جائیں اور اس
کا ہر ایک شعر دوسرے شعر سے کچھ تعلق
نہ رکھتا ہو۔

مطلب جب تیا دل قابو سے باہر نکل
گیا ہو یعنی دل قابو میں نہ ہو تو پھر طبیعت
نہ رباعی کی طرف مائل ہوتی ہے
نہ غزل کی طرف یعنے دل کے حاضر نہ
رہنے سے رباعی اور غزل کہنے کا یا سننے کا
لطف ہے دل کی پریشانی سب کچھ
بھلا دیتی ہے پریشانی کی حالت میں
نہ رباعی لطف دیتی ہے نہ غزل اپنا
انداز دکھاتی ہے۔

(۱) معانی الفاظ شتاب = مادہ
(ش ت ب) حالت جمع اسکی شتیو۔
قاصر = مادہ (ق ص ر) کوتاہ۔
حاضر = موجود۔

مطلب اگرچہ ہم کسی بات میں کوتاہ
نہیں ہیں یعنی ہر ایک ہنر اور کمال پر
پہنچ کچھ شتاب ہے مگر اسے سبب موجود ہیں
ہے اور اس کی پریشانی سے ہم مجبور
ہو رہے ہیں غرض یہ ہے کہ باوجود ہر
ایک ہنر میں دخل رکھنے کے جو ہم اسکو
کر نہیں سکتے اس کا سبب صرف
طبیعت کی پریشانی ہے ورنہ کونسا ہنر
ہے جو ہم نہیں کر سکتے۔

(۲) معانی الفاظ ہارے ہوئے = تھکے ہوئے خشک سالی = کال
قحط وہ سال جس میں پانی نہ برسے
مارے ہوئے = تنگ آئے ہوئے۔

مطلب منزل مقصود دور ہے اور
لوگ تھک گئے ہیں کیونکہ کال نے
سبکو تباہ کر دیا ہے یعنی مختلف پریشانیاں
منزل مقصود تک پہونچنے سے مانع
اور حارج ہو رہی ہیں۔

(۳) معانی الفاظ پہنچنے نہیں
پائے تھے = حالت میں ترقی نہیں ہونے
پائی تھی۔ طاعون = بلیگ یا فی مرض
آ دھمکی = اچانک آ گئی۔

(۱۴) + ۱۵ + ۱۶) شاہ = بادشاہ۔
رعیت نواز = رعیت پر مہربانی کرنیوالا۔
عمرش = اُس کی عمر۔ باقبال = اقبال
کے ساتھ۔ و دولت = واؤ عطف کی
سبب (بدولت) اصل عبارت سمجھو نصیب
کے ساتھ۔ خلائق = عرماده (خ ل ق)
جمع خلقت دنیا۔ دائم = ہمیشہ۔
تہہ دل = خاص دل سے۔ آمین
قبول ہو۔ یکزبان متفق ہوکر۔ ملکر۔
توفیق خیر = مرکب بمعنی نیکی کرنیکی توفیق
حکام = جمع حاکم حاکم کرنیوالا۔
خاص عام = مراد رعایا۔
مطلب۔ اے خدا یہ رعیت پہ مہربانی
اور بخشش کرنیوالا بادشاہ جس کی عمر
اقبال اور نصیب کے ساتھ دراز ہو تو ہمیشہ
رعیت پر مہربان رہے اور اے رعیت
ہماری تم سب ملکر آمین (قبول ہو) کہو
اور (اے خدا) کاش بادشاہ کے حاکموں
کو نیکی کرنیکی توفیق عطا فرما تاکہ وہ
رعیت سے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کو آرام پہنچاویں
صفحہ ۱۲۳۔ از مولف

حیا (۵)

تمثیل بحر رمل مسدس مقصور یا محذوف
سے ہے۔ وزن اس کا یہ ہے۔
فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلات یا فاعلن
تقطیع شعر اوّل کی یہ ہے۔

او حیا او + پاسبان + آبرو
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلن
نیکیوں کی + قوّتِ باز + و ہے تو
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلن

(۱) حیا = شرم پاسبان آبرو = عزت کی نگہبان۔ قوّت بازو = بازو کی طاقت مراد طاقت۔
مطلب = اے حیا اور شرم تو عزت کی نگہبان ہے اور نیکیوں کی تو طاقت ہے یعنی نیکیوں کو حیا اور شرم ہی سے طاقت پہنچتی ہے۔ یعنی جسکو شرم و حیا نہیں ہوتی اُسکو نیکیوں

(۸) گرم بازار = بازار کی تیزی۔ مراد کثرت۔ بار = بوجھ۔ مراد بھاری۔
مطلب۔ خلاصہ یہ موت کا بازار تیزی پر ہے یعنی موتوں کی کثرت ہے شاید زمین پر آدمی کا رہنا بھاری ہو گیا ہے۔

(۹) معانی الفاظ = سرحد = وہ مقام جہاں دو سلطنتوں کی حد آکر ملتی ہے۔ جنگ = لڑائی = جدال = ہاتھا پائی جنگ و جدال مرکب کے معنی بھی (لڑائی) کے آجاتے ہیں۔
مطلب۔ پھر ملکوں کی سرحدوں پر ہمیشہ لڑائی جھگڑے رہتے ہیں (لڑائی کی ایک آندھی چلی تو لشکروں کو) تباہ اور برباد کر گئی۔

(۱۰) معانی الفاظ = بافراط = کثرت سے گراں قدر = بیش قیمت۔ بڑی قیمت والا
مطلب۔ سرحدوں کی لڑائی کے سبب ملکی خزانے کثرت سے خرچ ہو رہے ہیں اور پھر اس کے علاوہ بیش قیمت جانیں برابر خرچ میں آ رہی ہیں یعنی ہزاروں آدمی ہلاک اور لاکھوں روپیہ برباد ہو رہا ہے۔

(۱۱) گورنمنٹ = انگریزی حکومت کرم = عنایت۔ سب بہم تھی = جمع تھی۔
مطلب = اگر حکومت انگریزی کی عنایت اور مہربانی نہ ہوتی تو (ہمارے واسطے) سارے قیامت کے سامان موجود تھے۔

(۱۲) دھیان = خیال۔ امکان = طاقت
مطلب حکومت انگریزی کو ہمارا یعنی تمام رعایائے ہند کا ہر وقت خیال رہتا تھا اور وہ وہ انتظام کئے جو اس کی طاقت اور بس کے تھے غرض یہ ہے کہ رعایائے ہند پر حکومت انگریزی کے بہت کچھ احسانات ہیں۔

(۱۳) مطلب۔ حکومت انگریزی نے (دشمنوں سے ہماری حفاظت کر کے) گویا تیغے سر سے ہمکو زندگی دی اور پھر ہمکو آباد کیا۔

نہ روکی تو تمام آدمی بُرے کاموں کے
کرنے میں بے عقل جانوروں کی مانند ہو جاتے
(۷) خطا = ع مادہ (خطی) قصور۔ گناہ
جمع اس کی خطایا۔ شور و شر = مرکب کے معنی غلبہ
سینہ سپر = مرکب مقلوب اصل میں
سپر سینہ ہے سینہ کی ڈھال یعنی وہ ڈھال
جو سینہ کے سامنے رہتی ہو اور دشمن کے
حملہ سے سینہ کو بچاتی ہے یہاں مراد
محافظ ہے۔
مطلب: جب نفس کسی گناہ کرنے کا ارادہ
غلبہ پاتا ہے یعنی گناہ کرنے کا بالکل ارادہ
ہو جاتا ہے تو ایسے موقع پر تو ہی آکر
گناہ کا حملہ روکنے کیلئے ڈھال بنجاتی ہے
یعنی اس گناہ سے بچاتی ہے۔
(۸) ذلت = ع مادہ ذلل۔ رسوائی
خواری۔ ف۔ رسوائی سہاتی نہیں گ
پسند نہیں۔ تاب رسوائی = رسوائی
کی طاقت۔ رسوائی کی برداشت۔
مطلب: اے حیا تو ذلیل ہونے کو اور
رسوائی کو پسند نہیں کرتی ہے بلکہ رسوائی
کی تجکو بالکل برداشت نہیں ہے۔
(۹) مذمت = ع مادہ (ذمم) برائی
بیان کرنا۔ قہر = غضب۔
مطلب۔ اے حیا تو برائی کو زہر کی
مانند کڑوا اور ہلاک کرنے والا سمجھی ہے۔
اور ملامت اور لعن طعن سے نسبت
ایک قہر و غضب ہے۔
(۱۰) مفلسوں = اردو جمع مفلس بمعنی
پشت و پناہ = مرکب کے معنی مددگار۔
سمجھاتی ہے = سکھاتی ہے معلوم کراتی ہے
عرق ریزی = محنت کرنا۔ راہ = ف رستہ
مطلب۔ اے شرم و حیا تو تنگدستوں کی
مددگار ہے اور تو اُن کو محنت کرنے کا
طریقہ سکھاتی ہے۔
(۱۱) گو = ف اگرچہ۔ تہی دستی = مفلسی
تنگدستی۔ شکار ہو جائیں = قید ہو جائیں
گدائی۔ مانگا۔ ننگ = شرم۔ عار = شرم
مطلب: اے حیا اگرچہ ہم تنگدستی کے

کی طرف توجہ نہیں ہوتی تیری نیکیاں کمزور اور گھٹتی ہوئی رہتی ہیں۔

(۲) پاک دامانی = پرہیزگاری
ناز = فخر۔ دل پذیر = دل پسند۔
انداز = طریقہ۔

مطلب۔ اے شرم وحیا تجکو اپنی پرہیزگاری پر فخر ہونا چاہئے کیونکہ تیرا طریقہ اور ڈھنگ بہت عمدہ اور دل پسند ہے۔

(۳) گھس پڑتی = داخل ہوگئی۔
مثل نور = روشنی کی طرح۔
بدنگاہی سے = بُری نظر سے۔

مطلب اے شرم وحیا جس آنکھ میں تو روشنی کی طرح داخل ہو جاتی ہے وہ آنکھ کبھی بُرائی کے قریب نہیں جاتی اور ہمیشہ بُرائی اور بدبینی سے دور رہتی ہے

(۴) دامن عصمت = بیگناہی کا دامن مراد بیگناہی۔ سدا = ہمیشہ

جرم = گناہ جمع اسکی جرائم۔ پاک = صاف

مطلب۔ اے شرم وحیا تو ہمیشہ اپنی بیگناہی کے دامن کو پاک رکھتی ہے یعنی تو ہمیشہ گناہوں سے دور رہتی ہے اور ہمیشہ تو گناہوں سے ڈرتی رہتی ہے

(۵) معانی الفاظ۔ حجاب = پردہ جمع اسکی احجبہ فعل بد = بُرا کام۔ اجتناب = مادہ (جنب) کنارہ کرنا۔ بچنا۔

مطلب۔ اے شرم وحیا اگر تیرا سے درمیان پردہ اور آڑ نہ ہوتی تو بُرے کاموں سے (ہم میں سے) کوئی کنارہ نہ کرتا۔ اور کوئی بھی گناہوں سے نہ بچتا یعنی اے حیا جب کوئی بُرے کام کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو جھٹ درمیان میں آ کر پردہ ہو جاتی ہے اور درمیان میں آ کر اس کو بُرے کام سے بچا دیتی ہے۔

(۶) معانی الفاظ۔ لگام ندیتی = نہ روکتی۔ حیوان = جانور۔

مطلب اے شرم وحیا اگر تو بُری خواہشوں کو

مثنوی باد مراد (۹)

یہ مثنوی بحر ہزج مسدس محذوف
اور کبھی مقصور سے ہے وزن اسکا یہ ہے
مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیل
تقطیع شعر اوّل کی یہ ہے۔

چل اے باد + بہاری سم + ت گلزار
مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیل
تمنا ئی + ہے ہر اہر + گل و خار
مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیل

(۱) معانی الفاظ۔ باد بہاری = موسم بہار کی ہوا۔ سمت گلزار = باغ کی طرف سمت طرف۔ گلزار۔ اسم ظرف مرکب گل پھول اور زار کلمہ ظرفیت کے لفظی معنی پھول کی جگہ مراد باغ
تمنائی = اسم منسوب مرکب تمنا آرزو اور یائے نسبتی سے مرکب کے معنے آرزو رکھنے والا خواہش رکھنے والا۔
گل = ف پھول۔ خار۔ ف کانٹا۔

مطلب۔ اے موسم بہار کی ہوا اب ذرا باغ کی طرف چل (کیونکہ) ہر ایک پھول اور کانٹا تیرا آرزو مند ہے یعنی ہر ایک چیز ادنیٰ اور اعلیٰ تیری خواہشمند ہے

(۲) معانی الفاظ۔ نہال = پودا۔ نخل = خاص کھجور کا درخت یہاں مراد عام درخت ہے۔ سبزہ۔ ف ہریالی
مشتاق = خامیں مراد سوکھی۔
گیاہ مردہ = مری ہوئی گھاس مراد سوکھی گھاس۔

مطلب۔ اے موسم بہار کی ہوا تمام پودے اور درخت اور ہریالی (تیرے ہجر کی وجہ سے) سوکھ کر مردہ ہو گئے ہیں تو ان سب میں نئے سرے سے جان ڈالدے یعنی ان سب کو ہرا بھرا کر دے۔

(۳) معانی الفاظ۔ گلشن = اسم ظرف مرکب گل پھول اور شن کلمہ ظرفیت مرکب کے معنے پھول کی جگہ مراد باغ۔ کھٹکا = آہٹ۔ آواز۔ وہ آواز

ٹھٹھرنگی ہو جائیں یعنی تنگ سست ہو جائیں
مگر تیری وجہ سے اس حالت تنگدستی
میں بھی ہمکو مانگنا شرم اور عار ہو جاتا ہے
(۱۲) مطلب۔ اے حیا تیرے نزدیک
مرجانا بہتر ہے لیکن تو کسی کے آگے مانگنے
کے لئے ہاتھ پھیلانا پسند نہیں کرتی۔
(۱۳) پروائے نان۔ مرکب اضافی روٹی کی پرواہ
کھانے کی خواہش۔ آن پر۔ عزت پر۔
مطلب۔ اے حیا جسقدر تو اپنی عزت
پر جان دیتی ہے اسی قدر تجھکو کھانے کی
خواہش نہیں ہے یعنی عزت کو کھانے
پر مقدم سمجھتی ہے اگر روٹی کے لئے عزت
جاتی ہو تو روٹی کی پرواہ نہیں کرتی۔
(۱۴) مہر قوت۔ کھانے پینے سے۔
لب پہ۔ مراد زبان پر۔ مہر سکوت۔ خاموشی
کی مہر۔ مطلب۔ اے حیا تو کھانے کیلئے
اپنی عزت نہیں کھوتی اور زبان پر
خاموشی کی مہر لگاتی ہے۔ یعنی ضرورت
کے وقت تو کسی سے سوال نہیں کرنے
دیتی جس سے بے عزتی ہو۔
(۱۵) اغنیا۔ مادہ (غنی) جمع غنی مالدار
دولتمند۔ دلکو گرماتی ہے۔ دل میں
جوش پیدا کرتی ہے مراد مائل کرتی ہے
بخل۔ کنجوسی۔ خست۔ کنجوسی
شرماتی ہے۔ غیرت دلاتی ہے
مطلب۔ اے حیا تو دولتمندوں کے
دل میں جوش پیدا کرتی ہے اور کنجوسی
اور خست تو انکو غیرت دلاتی ہے اور
انکو شرم دلاتی ہے۔
(۱۶) بذل مال۔ مرکب اضافی مال
کا خرچ کرنا۔ زخم خنجر۔ تلوار کا زخم مراد
تلوار کا حملہ اور اس کی کاٹ۔
ردِّ سوال۔ سوال کا رد کرنا سوال کا ٹالنا
مطلب۔ اے حیا دولتمندوں کو مال کا
خرچ کرنا تو ہی سکھاتی ہے اور تیرے
نزدیک سائل کے سوال کا رد کرنا اور
ٹالنا تلوار کے زخم اور کاٹ کی مانند ہے
از مولف

زمین پر جھک پڑی ہیں۔
(۷) ٹپک جانے = ٹپک کر زمین پر گر پڑے
مطلب = اے موسم بہار کی ہوا اگر تو
چلنے لگے تو تمام پکے ہوئے پھل زمین
پر ٹپکنے لگیں کیونکہ پھلدار شاخیں آج
پھلوں کے بوجھ سے بوجھل ہو رہی ہیں
صفحہ ۱۳۵ (۸) معانی الفاظ۔
بادِ صبا = پوروا ہوا مراد بہار کی ہوا
قلمرو = جہاں تک بادشاہی حکم جاری
ہو مراد قبضہ۔ بحر = سمندر جمع اس
کی بحور = بری۔

مطلب = اے موسم بہار کی ہوا جو
خبر ہے تجکو معلوم ہیں ہمکو سنا دے
کیونکہ تمام خشکی اور تری تیرے ہی قبضہ میں
ہے اور سب پر تو حکمراں ہے۔
(۹) دامن صحرا = جنگل کا میدان
راحت = مادہ (روح) آرام
ساحت = مادہ (سیح) سیر۔
مطلب = اے موسم بہار کی ہوا تو دریا
کی سیر اور سفر تو بہت کچھ کر چکی ہے اب
ذرا جنگل کے میدانوں میں بھی آ کے چین
اور آرام کر۔
(۱۰) مطلب = اے موسم بہار کی ہوا تو
سیر سفر کرتے میں تو ایک زمانہ گذار
چکی اب ذرا لوگوں کے گھر و محل میں بھی
آ کر آرام کر یعنی بستی اور آبادی میں
آ کر ذرا دم لے اور لوگوں کو اپنی بہار دکھا۔
(۱۱) معانی الفاظ = پیہم = لگاتار
سفیر = بادشاہی ایلچی۔ بحرِ اعظم =
یا سب سے بڑا سمندر جیسے بحر اٹلانٹک
بحر سیاہ و بحیرہ۔
مطلب = اے موسم بہار یہ بادلوں کی
قطار جو تیرے پیچھے لگاتار چلی آ رہی
ہے کیا یہی بحرِ اعظم کے قاصد اور سفیر ہیں
(۱۲) معانی الفاظ = جلو میں = ساتھ ساتھ
فوج جرار = بہادر فوج۔ ابر = بادل
مطلب = اے موسم بہار تیرے
ہمراہ۔

جو کسی بہت سی چیزوں کی حرکت سے
آواز نکلتی ہے۔ شاخین۔ اُردو جمع
شاخ ٹہنی۔ طائر۔ پرند۔ اُڑنیوالا
جانور۔ پھڑکا۔ جوش دلا۔
مطلب:۔ اے موسم بہار کی ہوا آجکل
باغ میں رستہ کھڑکی وجہ سے پتے تک کی
آواز نہیں ہے تو ذرا باغ میں آکر ٹہنیوں
کو ہلاؤ اور اُڑنے والے جانوروں میں
جوش پیدا کرو۔ تاکہ وہ ہریالی
کو دیکھکر جوش عشق اور محبت کو رک
اور ضبط نہ کر سکیں۔

(۴) معانی الفاظ۔ لہک۔ چل
باد بہاری۔ اسم منسوب بہار کی ہوا
جنبش۔ مرکب جم جاملمصدر جنبیدن
یعنی ہلنا اور نوں نسبت سے ایسی وہ چیز
جو چلنے سے تعلق رکھنے والی ہو مراد باغ
و صحرا۔ ذوق شوق کی حالت
طاری۔ جاری مراد ہیاں۔
مطلب:۔ اے موسم بہار کی ہوا اس

ذرا تو تیزی سے چل تاکہ باغ پر پھر دوں
شوق کی حالت پیدا ہو جائے۔
(۵) لہکنے۔ جیلے لہکنا خاص ہوا کے
چلنے کو کہتے ہیں۔ سبزہ۔ ہریالی۔
لہلہانے۔ جھومنے بیل۔ وہ چھوٹے
درخت جو ایک جڑ پر کھڑے نہیں ہوں بلکہ
دوسرے درختوں یا دیوار یا زمین کے اوپر
پھیلیں۔ بوٹا۔ چھوٹا درخت۔
مطلب:۔ اے موسم بہار کی ہوا اگر تو
چلے تو ہریالی ہری کھری ہو کر جھومنے
لگے اور باغ میں تمام بیل بوٹے مارے
خوشی کے سر ہلانے لگیں اور مست ہو جائیں
(۶) معانی الفاظ۔ لچک جائے۔ بل کھائے
نازک شجر۔ نازک درخت۔ شجر کی جمع
اشجار۔ ثمر۔ پھل جمع اس کی اثمار ہے
مطلب:۔ اے موسم بہار اگر تو چلے تو
تیرے چلنے سے تمام نازک درخت
بل کھانے لگیں اور تمام درختوں کی
ڈالیاں سرے پھلوں کے بوجھ سے

مطلب۔ اے بادِ مراد خلیج اور آبنائے
اور بحر اور ساحل جس قدر یہ منزلیں ہیں
سب تو نے دیکھ لی ہیں۔

(۱۸) قطبین۔ قطب کا تثنیہ ہے
عربی میں (تثنیہ) وہ صیغہ ہے جو دو کے
واسطے آتا ہے جیسے قطبین دو قطب
قطب کے لفظی معنی چکی کی کیلی ہیں مگر علم
ہیئت کی اصطلاح میں اُن دو نقطوں
میں سے ایک نقطہ ہے جو کرہ کی دونوں
طرف بالکل ایک دوسرے کے برابر واقع
ہوتے ہیں ایک کا نام قطب جنوبی ہے
اور دوسرے کا نام قطب شمالی ہے۔
استوا۔ کسی چیز کا برابر ہونا علم ہیئت
کی اصطلاح میں خط استوا وہ خط ہے
جہاں سے دائرہ معدل النہار زمین کو
کاٹتا ہے (معدل النہار) وہ دائرہ ہے
کہ جو کرہ کو مشرق سے مغرب کی طرف
برابر کے دو حصہ کرتا ہے جب سورج
اس دائرہ کے برابر واقع ہوتا ہے

دن اور رات برابر ہو جاتے ہیں اور
یہ سال میں دو مرتبہ ہوتا ہے۔

جنبش۔ حرکت۔

مطلب۔ اے بادِ مراد تجھکو خط استوا
سے لیکر قطب جنوبی اور قطب شمالی
تک حرکت اور جنبش کبھی چین اور آرام
نہیں لینے دیتے یعنی برابر دنیا کی
ہر سمت میں تو گھومتی پھرتی ہے کبھی
چین سے نہیں بیٹھتی۔

(۱۹) کوہ۔ پہاڑ۔ جنگل۔
بحرین۔ (تثنیہ) بحر یعنی سمندر بحرین
دریائے روم اور دریائے فارس کو کہتے ہیں۔
گلگشت۔ سیر۔

مطلب۔ اے بادِ مراد تو نے بہت سے
جنگل اور پہاڑوں کو کھوندا ہے اور
دریائے فارس کی تو نے خوب سیر کی ہے

(۲۰) محیط ارض۔ زمین کا احاطہ
کرنیوالی مرکب محیط بمعنی احاطہ کرنے
والی اور ارض یعنی زمین سے ہے۔

ایک بہادر موج ہے اور تو ہی بادلوں
کے فوجوں کی سردار اور سپہ سالار ہے۔
(س) مطلب۔ اے موسم بہار تو سمندر
کا سمندر اپنے سر پہ اٹھا کر لائی ہے اور
گھٹا کو اپنی پیٹھ پہ لاد کر لے آئی ہے۔
(۱۴) لپکتے ہیں = تیز چلتے ہیں۔
قطرے ٹپکتے ہیں = پھوار پڑتی ہے
مینہ برستا ہے۔
مطلب۔ اے موسم بہار جب تو تیز چلتی
ہے تو تیری تیزی سے بادل بھی تیز
چلتے ہیں اور تیرے جھونکوں سے
مینہ برسنے لگتا ہے۔
(۱۵) بادمراد = مراد کی ہوا یعنی موسم بہار
آہنگ آفاق = مرکب اضافی دنیا کا
ارادہ مرکب آہنگ یعنی ارادہ اور
آفاق جمع افق سے یعنی آسمان کا کنارہ
مراد دنیا مرکب کے معنی آسمان کا کنارہ۔
سست رو = سست چلنے والا
اسم فاعل ترکیبی۔ مشتاق = مادہ (شوق)
شوق رکھنے والا مراد انتظار کرنے والا
مطلب۔ اے موسم بہار دنیا کی طرف
چلنے کا ارادہ کر کیونکہ سست چلنے والا
جہاز تیرا منتظر ہے۔
(۱۶) بادبان = جہاز کا وہ آلہ جو
جہاز کو مخالف ہوا سے بچاتا ہے۔
ساحل = سمندر اور دریا کا کنارہ
مطلب۔ اے بادمراد بیڑے کو
اڑا کر بادبان کس دے یعنی جہاز
کو روانہ کر دے تاکہ ہم ہندوستان کے
کنارہ تک پہنچ جائیں یعنی اے
بادمراد ہماری مدد کر اور ہمکو مراد تک
پہنچا دے۔
(۱۷) خلیج = پانی کا وہ حصہ جو دور
تک خشکی میں چلا گیا ہو
آبنائے = پانی کا وہ تنگ حصہ جو
پانی کے دو بڑے حصوں کو ملاتا ہے
بحر = سمندر۔ ساحل = دریا یا سمندر
کا کنارہ۔ مراحل = مادہ (رحل) جمع مرحلہ

نچھہ پر قربان ہو رہا ہے یعنی ہر آواز کو
وہی کانوں تک پہونچاتی ہے ۔ اور قوت
سامعہ تجھ پر نثار اور قربان ہو رہی ہے
(۲۴) پردۂ گوش = کان کا پردہ
روپوش = فارسی اسم مفعول بمعنی
چھپی ہوئی ۔
مطلب ۔ اے بادمراد اگر نہ کان کے
پردہ تک نہ پہونچے تو تمام آوازیں
پردہ میں ہی چھپی رہیں یعنی اگر تو نہ ہو
تو کوئی آواز ظہور میں نہ آسکے ۔
(۲۵) بہرا = وہ شخص جو آواز نہ سنے
جیسے اطرش ۔ بے بہرہ = بے فیض ۔
بہرہ ور = حصہ لینے والا ۔
مطلب ۔ اے بادمراد جو تجھ سے
دنیا میں بے فیض رہ گیا وہی شخص
بہرا کہلاتا ہے اور جو تجھ سے حصہ پانے
والا ہے یعنی بافیض ہے وہی آدمی
سننے والا کہلاتا ہے ۔
(۲۶) نطق = گویائی ۔ یارا = طاقت

شور و شر = مرکب بمعنی غل غپاڑا ۔
مطلب ۔ اے بادمراد زبان کو تجھی
سے طاقت پہونچتی ہے اور دنیا میں جسقدر
غل غپاڑہ ہے وہ سب تیری ہی وجہ سے ہے
(۲۷) حجاب = پردہ ۔ جمع حجب ۔
دیدۂ بینا = مرکب اضافی سوا انکے
آدمی کی آنکھ نگہ = نظر ۔ پردہ نشین =
فارسی اسم فاعل ہر کسی پردہ میں بیٹھنے
والا مراد چھپی ہوئی ۔ غائب ۔
مطلب ۔ اے بادمراد تو سوا نکے آدمی
کی آنکھ کا پردہ ہے اس سے اگرچہ تو آنکھ
سے اوجھل ہے یعنی اے بادمراد سوانکا
آدمی تجھکو برابر دیکھ سکتا ہے اگرچہ
تو اسکی آنکھ سے اوجھل اور غائب ہے
(۲۸) تیرے کھاتے ہیں = تیری اٹھان
سے ۔ دم لیتی ہے = جان پاتی ہے
خلقت = مادہ خلق = دنیا ۔
تیرے دکھانے پہ = تیرے حاصل کرنے پر
دم دیتی ہے = جان دیتی ہے مراد

سبک پا۔ ف۔ تیزرو۔ تیز چلنے والا۔
موجیں = اردو جمع موج لہر۔
رواں۔ ف۔ جاری چلنے والا فارسی
اسم فاعل سماعی مثل دریا۔ دریا کی مانند
مطلب۔ اے تیز چلنے والی یا مراد
تو تمام زمین کا احاطہ کرنے والی ہے اور
تیری لہریں دریا کی لہروں کی مانند
تیز رو ہیں۔
(۱۲) لطیف = صد کثیف جو غلیظ
اور گاڑھا نہ ہو یعنی باریک۔ تارنگ
جو مختلف نہ ہو بے رنگ یعنی کہ کوئی
رنگ معین نہ ہو اصول۔ نغمہ = اصول
جمع اصل۔ جڑ۔ قاعدہ کلیہ۔
نغمہ۔ ع۔ راگ جمع اس کی (نغم)
آہنگ۔ ف۔ آواز۔
مطلب۔ اے یا مراد تو جسم کے لحاظ
سے تو نہایت لطیف اور نازک ہوا ور
تو ہی راگ اور آوازوں کی جڑ ہے یعنی
اگر تو نہ ہوتی تو کوئی آواز اور کوئی

راگ ظہور میں نہ آتا۔
(۲۲) رواں = جاری۔ موجوں
اردو جمع موج لہر۔ ہنگامہ پرواز =
ہجوم پیدا کرنے والی۔
مطلب۔ اے یا مراد تیری لہروں
میں ہر ایک آواز جاری ہے اور
تو ہی کانوں میں ہجوم پیدا کرنے والی ہے
یعنی ہر قسم کی آواز تیری لہروں میں
موجود ہے اور کانوں کے پردہ تک
تو ہر ایک آواز کو پہنچاتی ہے۔
(۲۳) جہان = دنیا۔ رسول = قاصد
ایلچی جمع اس کی (رسل) ندا = آواز
مذاق۔ ع۔ مادہ (ذوق) شوق۔
سامعہ = سننے کی قوت جو قادر مطلق
خدا نے کانوں میں امانت رکھی ہے۔
فدا = قربان۔
مطلب۔ اے یا مراد دنیا میں تو ہر
ایک آواز کی قاصد اور ایلچی ہے۔
اور کانوں کی سننے کی قوت کا ذوق شوق

نسیم صبح گاہی۔ وہ ہوا صبح کی جو خوشبودار ہو یعنی صبح کی نرم ہوا۔ شامل ہے نظیر مادہ (شمل) جمع اس کی شاملہ

رحمت عام الٰہی۔ خدا کی عام مہربانی خدا کی وہ رحمت اور مہربانی جو تمام عالم کو برابر شامل ہے۔

مطلب۔ اے صبح کی نرم اور ٹھنڈی ہوا تو ہی خدائے بزرگ کی ایسی مہربانی ہے جو تمام جہان کو برابر شامل ہے اور کوئی چیز بھی تجھسے محروم نہیں ہے

(۳۳) معانی الفاظ۔ جہان میں وہنا ہیں۔ الطاف۔ جمع لطف۔ مہربانی۔ حاوی۔ مادہ (حوی) احاطہ کرنیوالا۔ گھیرنیوالا مراد شامل مساوی۔ مادہ (سوی) برابر جمع اس کی مساوات۔

مطلب۔ اے صبح کی بھینی بھینی ہوا تیری مہربانیاں امیر اور غریب سبکو برابر شامل اور محیط ہیں جس سے کوئی تجھ سے محروم نہیں۔

(۳۴) معانی الفاظ۔ تند۔ تیز۔ پر شور۔ شور سے بھری ہوئی۔ معاذ اللہ۔ خدا کی پناہ۔ معاذ اللہ خدا۔ یہ تاکید لفظی ہے۔

نوٹ۔ جو لفظ دو مرتبہ استعمال کیا جاتا ہے اسکو تاکید لفظی کہتے ہیں۔ مگر اس مقام پر یہ تاکید تعجب کے معنی میں استعمال کی گئی ہے۔

مطلب۔ اے نسیم صبح تو کبھی اسقدر تیز اور شور والی ہو جاتی ہے کہ بس تیرے زور سے ہم خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۵) معانی الفاظ۔ خشمگیں۔ غصہ والی غصہ ور۔ تند خو۔ تیز عادت والی۔ تہ۔ نیچے۔ اور بالا۔ اوپر۔ مراد دریا۔ جہاز جنگ۔ جنگی لڑنے والا جہاز۔ لڑائی کا جہاز وہ جہاز جو لڑائی کے وقت لڑائی کے کام آتا ہے۔

مطلب۔ اے تیز مزاج ہوا اگر تو غصہ ور

کمال شوق رکھتی ہے

مطلب ۔ اے بادِ مراد تیرے استعمال
سے ہی (دنیا) کی جان میں جان آتی ہے
اسلئے تیرے حاصل کرنیکا لوگوں کو
کمال اشتیاق بڑھا ہوا ہے یعنے چونکہ
لوگوں کا وجود تیرے وجود پر موقوف
ہے اسواسطے تیرے حاصل کرنے میں
وہ کمال درجہ کا اشتیاق رکھتے ہیں
یہانتک کہ اُسکے حاصل کرنے کیلئے جان
دینے پر طیار ہو جاتے ہیں ۔

(۱۹) مطلب ۔ اے بادِ مراد ہمکو ہر ایک
طرح سے ضرورت ہے جیسے تو ہمارے
لئے ضروری شے ہے ایسی کوئی دوسری
چیز نہیں ہے ۔

(۲۰) معانی الفاظ ۔ لمحہ = ایک تہائی
پلک جھپکنا مراد تھوڑی سی دیر
گذر سے ۔ چلا جائے تجھ بن = تیرے
بغیر نفس = مادہ (نفس) سانس لینا
غیر ممکن = ناممکن وہ
چیز جس کا ہونا کسی طرح ممکن نہ ہو ۔

مطلب ۔ اے بادِ مراد اگر تھوڑی سی
دیر بھی ہمسے تیرے بغیر چلی جائے تو
ہمکو سانس لینا ناممکن اور محال
ہو جائے یعنی اے بادِ مراد سانس کا
آنا جانا بھی تیرے ہی اوپر موقوف ہے ،

(۲۱) معانی الفاظ ۔ شغل = پہلے
حرف کو پیش دوسرے حرف کو سکون
یعنی کام مشغلہ ۔ دائم ہمیشہ ۔
پاس انفاس = سانسوں کا نگہ رکھنا ۔
زیست = زندگی ۔ آس = امید ۔

مطلب ۔ اے بادِ مراد تیرا کام ہمیشہ
صرف جانداروں کے سانسوں کی
حفاظت کرنیکا ہے اور جو تو جانداروں
کی حفاظت نکرے تو پھر زندگی کی امید
ہی کسی کو نہ رہے ۔

(۲۲) معانی الفاظ ۔ نسیم = نرم
ہوا جمع اسکی نسائم صبح گاہی =
اسم منسوب وہ چیز جو صبح کیطرف منسوب ہو

بیباک = نڈر۔ جو وحشت کچھ خوف نہ ہو
خاک اڑانا = مجازاً برباد کرنا اور ذلیل
کرنا لیکن اس مقام پر اپنے حقیقی معنی
میں مستعمل ہے اگرچہ ایہام معنے مجازی
کا بھی ہے۔

مطلب۔ اے ہوا بڑی عجیب بیوقوف
اور نڈر رفتار ہے یہاں تک کہ تمام
زمین کی خاک تک تو نے اوڑا کر ادھر
اودھر اور اودھر سے ادھر کر دی ہے۔

(۴۳) معانی الفاظ۔ گل کتری ہوئے
ہوئے شگوفہ کملا لی ہے یعنی نازک
بے سوچے۔ ایک قسم زدن ہیں = ایک
سانس مارنے میں مراد یک لحظہ کا بھی
موہوم نہیں مراد چراغ گل کرنا
چراغ ٹھنڈا کرنا۔

مطلب۔ اے ہوا تو نے عجب بے سوچے
ہوئے شگوفے کملائے ہیں اور ایک
پلک جھپکانے میں تو چراغ ٹھنڈا
کر دیتی ہے۔

(۴۳) مطلب۔ اے ہوا تو جب جان
مالی کو چرالیتی ہے کیونکہ جب وہ سورج
کی گرمی سے کباب ہو کر اوپر چڑھتا ہے
تو تو فوراً اسکو چھپالیتی ہے یہاں تک
کہ پھر کوئی کبھی اسکو نہیں دیکھ سکتا۔

(۴۴) معانی الفاظ = پرورش =
ٹھنڈک۔ مال مسروقہ = چرایا ہوا مال
مسروقہ کا مادہ (سرق) جمع اسکی
سارقین اور مسروقات۔

مطلب۔ حسب وظیفہ (یعنی سردی اور رات
کی) ٹھنڈک کی بولیں نکلو گر پھر تو
کسی قدر چرایا ہوا مال تو لے واپس کیا
یعنی وہی مالی کی کباب پرورش کرتے
ہیں بارش اوس اور اولے برف مگر
پھر یہیں برگزیدہ ہیں اور بکھیل ہو کر
پانی بہاتے ہیں۔

(۴۵) معانی الفاظ۔ بادی چور =
مہتا بکی۔ بڑا چور بیشتر = اوس
مطلب۔ اے ہوا اگر تو ایسی بڑی

ہوجائے تو لڑائی کے جہازوں کو
دم یکدم میں برباد کر دے۔
(۳۶) مطلب۔ کبھی تو اس جہاز
کو دریا میں بہا کر لیجاتی ہے اور کبھی
اسکو دریا کے کنارہ پر لیجاتی ہے اور
کبھی اسکو اٹھا کر دے ٹپکتی ہے۔
(۳۷) معانی الفاظ۔ راہ = رستہ
بے راہ = بے راستہ۔ مثل = مانند
پر کاہ = گھاس کی پتی۔
مطلب۔ اے ہوا کبھی تو جہاز کو سیدھا
راستہ پر چلاتی ہے اور کبھی رسیدہ ہے
راستہ ہٹا کر کو راستہ لیجاتی ہے
اور وہ جہاز تیرے سامنے گھاس کی پتی
کے مانند ہو جاتا ہے۔
(۳۸) معانی الفاظ۔ معاذ اللہ =
خدا کی پناہ = طوفان = ہوا کی زیادتی
غضب = قہر۔ نشان قہر رب
نشان علامت۔ قہر۔ غضب۔
رب۔ پروردگار۔ خدا

مطلب۔ اے ہوا تیز طوفان سے ہم
خدا سے پناہ چاہتے ہیں گویا تیری
تیزی خدا کے غصہ کی علامت ہے
(۳۹) معانی الفاظ۔ گلزار = باغ
چمن = باغ۔ بن = جنگل۔
مطلب۔ اے ہوا تو تمام باغوں
اور اُسکی پھلواریوں کو برباد کر دیتی
ہے اور تمام جنگل اور بیابانوں کو ہلا
دیتی ہے ابھی پریشان کر دیتی ہے۔
(۴۰) معانی الفاظ۔ چھیڑا = پیدا کیا
نے = بانسری۔ راگ = گانا۔
نیستاں = بانسوں کا جنگل۔
مطلب۔ اے ہوا تو نے بانسری میں
عجیب راگ پیدا کر دیا ہے اور بانسوں
کے جنگل میں تو ہی آگ دیتی ہے آفتاب
کی گرمی سے بانسوں میں آگ پیدا
ہو جاتی ہے جہاں ایک بانس میں آگ
لگی تو ہوا تمام نیستاں میں پھیلا دیتی ہے
(۴۱) معانی الفاظ۔ رفتار = چال

کو چہرہ سے آثار کھلکی ہے۔
(۱۵) معانی الفاظ۔ دلچسپ = دل
لبھانے والا۔ ادا = ف۔ انداز شوخی =
تیزی بیجا = درست۔
مطلب۔ غرض اے ہوا تیرا ہر انداز
دل کا لبھانے والا ہے اور یہ تیری شوخی
اور حالا کی بہت ہی عمدہ اور دلچسپی سے ہے

غزلیات

شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین حالی

(۱)

یہ غزل بحر رمل مسدس محذوف سے ہے
وزن اسکا فاعلاتن۔ فاعلاتن فاعلن
ہے تقطیع شعر اوّل کی یہ ہے۔
کمک اسے اب + یہ کرم نہ + سائیگا
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلن
منہ کبھی رحمت + کا کبھی بر + سائیگا
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلن
(۱) معانی الفاظ۔ ابر کرم = مرکب
اضافی بخشش کا بادل۔ ترسائیگا =
آرزو میں رکھنا۔ رحمت = مہربانی۔
مطلب۔ اے بخشش کے بادل کبتک
تو ہمکو صرف آرزو ہی آرزو میں رکھیگا
کبھی (پھر) تو بخشش کا مینہ کبھی برسائیگا
(یا نہیں) یعنے اے رحمت کے بادل بس
اب تو مینہ برسا دیر نکر۔
(۲) نخل وفا = مرکب اضافی وفا کا درخت۔
مطلب۔ اے وفا کے درخت تجھ میں
کوئی کبھی پھل نہیں رہا اب جو تجکو لگائیگا
سو بہت پچتائیگا یعنی اب دنیا میں
وفاداری سے کوئی فائدہ حاصل نہیں
ہوتا اہل وفادار بالکل نامراد ہے
اور بے وفا چین میں ہے۔
(۳) رنگ گردوں = آسمان کا رنگ
آسمان کی حالت شعبدہ تازہ = نئی بازی
مطلب۔ اب آسمان کی حالت پہلے
سے بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے ضرور
کوئی نئی بازی (حیرت انگیز) پیدا کریگا۔

خوار ہوئی تو ہم صبح کے وقت شبنم کے
موتیوں کو رلاتے۔

(۴۶) معانی الفاظ۔ اصرار = ہٹ
مطلب۔ اے ہوا اگر سب کو دیا گیا تو
خوشی دامن خالی ہے اور دینے سے کچھ
انکار نہیں کرتی ضد اور ہٹ کرنا تیری
عادت میں داخل نہیں ہے۔

(۴۷) مطلب۔ اے ہوا خوشامد
پسند تیری عادت نہیں ہے تیری نظر میں
ہر ایک جگہ برابر ہے یعنی امیر اور غریب
کا کچھ لحاظ نہیں ہے نہ امیروں کی رعایت
ہے اور نہ غریبوں پر کچھ سختی ہے۔

(۴۸) معانی الفاظ۔ مفلس۔
تنگدست خیمہ گاہ لشکر = فوج کا بڑا خیمہ
مطلب۔ اے ہوا اگر تو کسی غریب
محتاج کا چھپر اکھاڑ کر پھینکتی ہے
تو لشکر کے چھوٹے اور بڑے خیموں کو
بھی اکھاڑ کر پھینکتی ہے۔

(۴۹) معانی الفاظ۔ نہ ور گذرے

نہ چھوڑے ۔ نہ جھکے ۔ نہ رکے۔
طرۂ تاج شہاں ۔ بادشاہوں کے
تاج کی کلغی۔ ماکنارہ۔
مطلب۔ اے ہوا تو غریبوں کے مکان
کو بھی نہیں چھوڑتی اور نہ تو بادشاہوں
کے تاج کی کلغی سے خوف کرتی ہے۔

(۵۰) معانی الفاظ۔ خوف شان
سلطان = بادشاہ کی شان شوکت کا ڈر
پردۂ ایوان سلطان = بادشاہ
کے محل کا پردہ۔
مطلب۔ اے ہوا تو بادشاہ کی شان
شوکت سے بھی نہیں ڈرتی اس لئے
بادشاہی محل کے پردہ کو اڑا دیتی ہے

(۵۱) طرۂ طرار = زلف طرار (دل)
چرانے والی زلف۔ (دل) زخمی کرنے والی
زلف۔ پردۂ صبح = پردہ۔ زرتار = سنہرا
مطلب۔ اے ہوا تو کبھی (حسین)
کے دل زخمی کرنے والی زلف کو اڑا دیتی
ہے اور کبھی کسی (پردہ نشین) کے سنہری پردہ

یعنی آسمان ضرور اب نئی پلٹی کھائیگا
اور موجودہ حالت کو بدل دیگا۔

(۴) ابر = بادل۔ برق = بجلی جمع بروق
مطلب۔ بادل اور بجلی دونوں ساتھ
ہی ساتھ آتے ہیں یا تو بادل خود برس
پڑیگا یا بجلی اسکو برسائیگی کیونکہ ابر
میں بجلی کا چمکنا مینہ برسنے کی علامت ہے
تحرل مضمون ہے لکھ عاشقانہ اس
شعر میں صنعت لف سر مرتب ہے۔
(۵) مطلب۔ اے (حالی) جس کو
تیری مشکلوں کا علم ہے وہی ان
مشکلات کو آسان بھی کر دیگا گھبرانیکی
کوئی بات نہیں ہے۔

(۳)

یہ غزل بحر مثمن اخرب اور کہیں مسبغ سے
ہے وزن اسکا یہ ہے مفعول فاعلاتن
مفعول۔ فاعلاتن اور کہیں فاعلیان
تقطیع شعر اول کی یہ ہے۔
دیکھا ہے آ + مید کچھ + ہم سے نہ + نہ کنارا
مفعول + فاعلاتن۔ مفعول۔ فاعلاتن
تیرا ہی + رہ گیا ہے + لے دے کے + اک سہارا
مفعول + فاعلاتن + مفعول + فاعلاتن

(۱) امید = آس۔ کنارہ نہ کیجیو =
چھوڑیو نہیں۔ لے دے کے = صرف۔
سہارا = بھروسا۔
مطلب۔ ہاں اے آس تو بھی اپنے
سے جدا نہ کیجیو بس اب صرف تیرا ہی بھروسا
رہ گیا یعنی صرف آس ہی آس ہے کہ
اکدن ضرور مطلب تک پہونچینگے۔
(۲) مطلب۔ ملاح تو زمانہ کسی سے
منہ پھیرتا نہیں (ناراض ہوتا نہیں)
شاید اس میں اے آسمان تیرا ہی اشارہ
ہے یعنی اے آسمان تیری صلاح سے زمانہ
مجھسے ناراض ہو گیا زمانہ کی مخالفت
تاہنوز کر رہا ہے۔
(۳) خرخشوں = اردو جمع خرخشہ
جھگڑا۔ پیچ اٹھے تھے = فریاد کرنے
لگے تھے۔ رفتہ رفتہ = آہستہ آہستہ گوارا لیے۔

سکتا دو
خدا کو نہیں پایا۔

(۴) صبا = ہوا حبس دم = سانس روکنا یہاں ہوا کے بند ہونے سے مراد ہے صوفیوں کے طریقے میں ایک عمل ہے جو خدا کی تصور میں بیٹھ کر کئی گھنٹہ سانس روک سکتے ہیں اور مشق یہاں تک پہنچائی ہے کہ بعض بعض مہینوں اور برسوں تک حبس کر سکتے ہیں لیکن یہاں صرف ہوا کے روکنے سے کنایہ کیا ہے۔
مطلب۔ ہوا نے حبس دم کا عمل کس سے سیکھا ہے جو پانی میں ایک تنکا تک ہل نہیں سکتا۔

(۵) مطلب۔ اے ظفر! میں جانتا ہوں یا میرا دل کہ میں نے اس دنیا میں کیا کیا اسرار اور بھید الٰہی پائے ہیں اور کیا ہیں یعنی اسرار الٰہی کس قدر حاصل کئے ہیں اور کس قدر نہیں اس کا اندازہ سوا دل کے یا میرے کسی تیسرے کو معلوم نہیں ہے۔

(۴۴)

یہ غزل بحر رمل مثمن مقصور کہیں محذوف وزن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن ہے تقطیع شعر اول کی یہ ہے۔
آ مثال + آئینہ تو + ہم سے ہو جا سینہ صاف
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلان
دور کر دل + سے کدورت + ہے صفائی + میں مرا
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلاتن یا فاعلن

(۱) مثال آئینہ = آئینہ کی طرح۔ سینہ صاف = صاف دل۔ کدورت = گدلاپن۔ مجازاً رنجش۔ صفائی = پاکی سے مراد دوستی محبت۔
مطلب۔ اے دوست آ اور ہم سے آئینہ کی طرح صاف دل ہو جا۔ اور ہماری طرف سے جو کچھ رنجش دل میں پیدا ہو گئی ہے وہ دل سے نکال دے کیونکہ دنیا میں اگر میرا ہے تو محبت اور اخلاص ہی میرا ہے۔

ہوا و یکھا یا نہ دیکھا۔

مطلب۔ اے ملال اس ایک سانس
کے لئے پریشان ہو اور تیری بات ظاہر کر
کیونکہ یہ ایک سانس ایک آن میں
فنا اور نابود ہو جاتا ہے۔

(۴) خاکِ پا۔ پاؤں کی خاک۔
مطلب۔ میں نے اپنے آپ کو خاک بنا کر
اس غرض سے خاک میں ملایا کہ کبھی
تیرے پاؤں کے نیچے آکر تیرے
پاؤں کی خاک کا مرتبہ حاصل کر لوں
مگر بدقسمتی سے اس پر بھی میں تیرے
پاؤں کی خاک ہوا محروم ہی رہا۔

(۵) مطلب۔ اے ظفر کسی کو
دل نہ دینا چاہیے کیونکہ اس دنیا میں
کسی کو بھی وفادار نہیں پایا۔

(۴۳)

یہ غزل بحر ہزج مسدس محذوف ہے
وزن ہے مفاعیلن۔ مفاعیلن فعولن
یہ شعر اصل کا ہے۔

کہاں ڈھونڈا اسے کس جا + نہ پایا
مفاعیلن + مفاعیلن + فعولن
کوئی بڑھ ہوں + ڈھونڈنے والا + نہ پایا
مفاعیلن + مفاعیلن + فعولن

(۱) مطلب۔ اُس خدا کو ہم نے کہاں
ڈھونڈا ہے یعنی بالکل کبھی نہیں ڈھونڈا
اور جس نے اُس کو ڈھونڈا ہے وہ
کس جگہ نہیں ملا یعنی جس جگہ اُس کو
ڈھونڈا وہیں اُسکو ضرور ہی پایا ہے
عربی کی ضرب المثل ہے (مَنْ طَلَبَ جَابَ)
یعنی جس نے ڈھونڈا اُس نے پایا۔

(۲) آشیاں = گھونسلہ۔ صرصر = آندھی
مطلب۔ آندھی نے میرے گھونسلے کو
ایسا اُڑا کر برباد کیا ہے کہ اُس کا
ایک تنکا تک نہیں چھوڑا۔

(۳) مطلب۔ اُس خدا کا پانا کچھ
آسان کام نہیں ہے کیونکہ جب تک
ہم نے اپنے کو مٹایا ہرگز نہ پایا۔ یعنی
جب تک آدمی اپنے کو نہیں مٹاتا

سلسلۂ دو

دنیا کے کٹھے سے بد رہنا بہتر ہے لیکن
ڈھیٹ جلا ہے انہی کا پا بلٹنے کیلئے اس
رنگ میں کچھ عجب ہتھکنڈے لا رہے ہیں۔

(۵)

یہ غزل بحر رمل مثمن مخبون محذوف اسرے
سے ہے وزن اسکا فاعلاتن فعلاتن فعلاتن
اور آخر رکن کہیں فعلن کہیں فعلن تقطیع
مصرع اول کی یہ ہے۔
ہوگئی جا + ن پہ اور تو + اسے نہ جانا + ہرگز
فاعلاتن + فعلاتن + فعلاتن + فعلن
ہائے تو انہ + ما مرے حا + ل سے آگا + ہ سا
فاعلاتن + فعلاتن + فعلاتن + فعلن

(۱) ہوگئی جان پہ = جان لبوں پر آگئی
جان بیکل ہوگئی۔ جان بے چین ہوگئی۔
ہرگز = بالکل۔

مطلب۔ اے دوست (درد فرقت)
مری جان لبوں پر آگئی مگر تو مرے حال
سے کچھ واقف نہ ہوا۔ افسوس تو مرے
حال سے اسقدر غافل ہے۔

(۲) شکوہ = شکایت۔
مطلب۔ اے انسان تو (خدا سے)
یہ شکایت کر کہ تو نے مجھکو یہ دیا اور
وہ نہ دیا یعنی دولت نہ دی جائداد
نہیں دی یا دسا ہے یا امارت نہیں دی
تو خدا کا شکر کر کہ اسنے عقل سے تجھکو
انسان بنا دیا جو سب کا سردار ہے
بیل گدھا نہ بنا دیا جو لدا ہی لدا پھرتا۔

(۳) صورت = شکل جمع اسکی صُوَر
دوسرے مصرعہ میں صورت = بمعنی مانند اور
طرح کے ہیں۔ حیران = حیرت زدہ۔
مطلب۔ اے ظفر جسکو اس بے مثل
خدا نے ایک مرتبہ اپنا جلوہ دکھا دیا
وہ آئینہ کی طرح حیرت ہی میں رہجاتا ہے
اور پھر اسکو دنیا کے معاملات کا ہوش
نہیں آتا یعنی دنیا سے بالکل بیہوش
ہوجاتا ہے۔

نظیر اکبر آبادی

یہ غزل بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف

(۲) صلح کل ہے سب سے میل جول۔
اختیار کر یہ لسد کر۔ جنگ جوئی ۔ لڑائی
رکھنا مرکب جنگ۔ لڑائی جو۔ جستن
ڈھونڈنا اور یا سے مصدری سے مرکب کے
معنی لڑائی رکھنا۔

مطلب - اے دوست سب سے میل جول
اختیار کر اور آرام سے بیٹھ اور یہ لڑائی اور
مخالفت رکھنا چھوڑ دے کیونکہ اس
لڑائی میں کچھ مزا نہیں ہے۔

(۳) فریاد ۔ رونے کی چیخ پکار۔ نالہ ۔
زور سے رونا۔ اثر ۔ تاثیر ۔ جرس ۔
گھڑیال۔ ہرزہ درائی ۔ بیہودگی۔
مراد رونے کی آواز۔ رونے کی چیخ پکار۔

مطلب - اے گھڑیال کسقدر تو بیکار
اس رونے کی چیخ پکار میں اثر اور تاثیر
ہونا چاہیئے ورنہ اس مفت بیہودہ چیخ
پکار سے کیا فائدہ یعنی بلا اثر فریاد اور
نالہ بے فائدہ ہے۔

(۴) در فخر جہاں ۔ جہان کے فخر کا
دروازہ فخر مخفف ہے فخر الدین کا مولانا
فخر الدین دہلی میں خاندان چشتیہ میں
ایک بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں
آپ اپنے والد نظام الدین اورنگ آبادی
کے مرید تھے اور آپکے بیٹے مولانا قطب الدین
اور پوتے (کالے میاں) مشہور بزرگ
دہلی میں گذرے ہیں آپ نے ۱۱۹۹ھ
میں اس دار فانی سے دار البقاء کی
طرف رحلت فرمائی۔ گدا ۔ فقیر محتاج
گدائی ۔ مانگنا۔

مطلب - اے ظفر جو دنیا کے فخر کے
دروازہ کا یعنی (مولانا فخر الدین) کے
دروازہ کا فقیر ہے اسکو بادشاہی سے
فقیری ہی میں زیادہ لطف آئیگا یعنی
جو مولانا فخر الدین کے مریدوں میں
سے ہوگا اگر وہ بادشاہ بھی ہو تو اسکو
بادشاہت کی بجائے فقیری ہی میں
لطف آئیگا اسلئے نزدیک بادشاہی
کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ فقد عارف

سازک داروو
اونٹ - ہاتھی - گدھے نوبت نقارخانہ
فوج یہ سب کچھ شاہی سامان اگر قبر تک
جاکر رہ گیا تو کس کام کا ہے یعنی وہ عمل
کرنا چاہئیے جس سے یہ شان و شوکت
مرنیکے بعد بھی قایم رہے -

(۵) عمر دو روزہ = تھوڑی سی عمر -
نجومی = ستاروں کی کیفیت اور تاثیرات سے
خبر رکھنے والا - سب چھان لئے =
تحقیق کر لئے - ارض = زمین - سماوات
جمع سما - آسمان -

مطلب - اس تھوڑی سی عمر میں اگر
کوئی شخص ستاروں کے حالات سے واقف
بھی ہو گیا اور تمام آسمان اور زمین
کے حالات کی تحقیق بھی کر لی تو کچھ بھی
نہیں ہے کیونکہ آخر موت ہے اور یہ
تحقیقات بے سود ثابت ہو گی -

(۶) مطلب - اے نظیر اصل بات
دل ہی کا ملنا ہے اور اگر دل نہ ملا تو اس
دوست سے ملاقات بھی ہو گئی تو کچھ نہیں یا
بے سود ہے ایسی بے دلی کی ملاقات سے
مراد تک نہیں پہونچ سکتا -

(۳)

یہ غزل بحر تقارب مثمن سالم سے ہے
وزن اس کا فعولن فعولن فعولن
فعولن - آٹھ بار ہے - تقطیع شعر اول
کی اسطرح ہے -
تن مر + دہ کو کیا + تکلف + سے رکھنا
فعولن + فعولن + فعولن + فعولن
گیا وہ + تو جس ہی + مرمین + یہ تن تھا
فعولن + فعولن + فعولن + فعولن

(۱) تن مردہ = مرا ہوا بدن مراد
مردہ نفس - تکلف = بناوٹ -
مرمین = ع - مادہ (رمین) جو لکھا تن بدن =
مطلب - مردہ نفس کو بناوٹ اور
سجاوٹ سے (قبر میں) نہیں دفن کرنا
چاہئیے کیونکہ وہ چیز یعنی (روح) جس سے
یہ بدن زینت پائے ہوئے تھا وہ
بدن سے نکل گئی اب اس خاک کے تودہ کا

مجدد وقت سے ہے وزن اسکا یہ ہے مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یعنی شعر اول کی بحر سے ہے۔

گر عیش + سے عشرت میں + کٹی رات + تو پھر کیا
مفعول + مفاعیل + مفاعیل + فعولن
اور غم ہی + بسر ہو گ + ئی اوقات + تو پھر کیا
مفعول + مفاعیل + مفاعیل + فعولن

(۱) گر = اگرچہ عیش = آرام۔ چین
کٹی رات = گذر گئی۔ بسر ہو گئی = ختم ہو گئی
اوقات = جمع وقت۔ تو پھر کیا = کچھ نہیں
مطلب۔ اگر چین و آرام ہی میں رات گذر گئی تو کیا ہے کچھ بھی نہیں اور اگر رنج و غم ہی میں وقت کٹ گیا تو کیا ہے یعنی کچھ بھی نہیں۔

(۲) اجل = موت حرف = باتیں۔
حکایات = جمع حکایت۔ کہانی۔
مطلب۔ جو انسان کی موت آ گئی اور وہ مر گیا تو پھر ڈھونڈھنے سے کبھی نہیں ملتا اور اگر اسکے قصے اور کہانیاں

لوگوں کی زبان پر یاد بھی رہ گئے تو کیا ہے کچھ بھی نہیں انسان تو مر کر واپس نہ آیا۔

(۳) اڑ گئی = برباد ہو گئی۔ آن میں = پلک جھپکانے میں حشمت = دولت شان = شوکت۔ دبدبہ مشرق = مشرق۔ پورب۔ مغرب = مغرب۔ پچھم
مطلب۔ مرنیکے بعد جب ایک پلک جھپکانے میں تمام دولت اور دبدبہ اور شان و شوکت جاتی رہی تو وہ ملک جو مشرق سے مغرب تک قبضہ میں تھا کس کام کا رہا۔

(۴) اسپ = گھوڑا۔ شتر = اونٹ فیل = جمع اس کی افیال ہاتھی خر = گدھا۔ نوبت = نقارہ مراد نقارخانہ لشکر = فوج۔ قبر = وہ خاص طور کا گڑھا جس میں اہل اسلام مردہ کو دفن کرتے ہیں جمع اس کی قبور۔
مطلب۔ مرنیکے بعد اگر گھوڑے۔

جاتا ہے تو بخشش کے سامان مہیا کیا
یعنی خزینہ اور دشتِ افزود کے واسطے)
دریاؤں اور نہروں کے پل اور کنوئیں اور
تالاب بنوا اور مسافر رہنے والوں کے
واسطے سرائیں تیار کرا۔

(۳) سرمۂ چشم عزیزاں = رشتہ
داروں کی آنکھ کا سرمہ۔ مراد سرمہ سے
پیارا۔ چرخ = آسمان۔ کیا بنا خاک
کچھ نہ بنا۔ یہ جملہ استفہام انکاری ہے
غبارِ دلِ احباب = دوستوں کے
دل کی رنجش۔ احباب جمع حبیب۔ دوست
مطلب۔ اے آسمان تو اس دنیا میں
ہی اپنے رشتہ داروں اور پیاروں
(کا) پیارا نہ (ہوا) بلکہ ہمیشہ دوستوں کے
(د)ل کی رنجش اور کلفت ہی رہا اور
مرنے (رنجش اور کلفت) بنا تو کیا خاک
(بنا) یعنی کچھ بھی نہ بنا۔

(۳)

(اس) غزل کا وزن اور تقطیع ظفر کی

غزل نمبر ۳ کے مطالب سے شعر ۱ و ۲ یکجا
مطالعہ کرو۔

(۱) پستی = ضد بلندی۔ دلِ بالا تر
سے اونچا مراد کمال درجہ کی بلندی سے
اونچا۔ ستہ = نیچے کا پیرو۔ تارا = مراد
بہت (پست) نیچا۔ اور بالا میں
صنعت تضاد ہے۔

مطلب۔ میرا نام بلندی اور زوال میں
اس درجہ تک پہنچ گیا ہے جس طرح
کسی گہرے کنوئیں کا پانی پہنچا ہے
ہو سکے۔ سب تارا سا چمکتا رہتا ہے یعنی
کمال ذلت کے درجہ میں ہوں پہلا مصرع
ہے اور دوسرا مشبہ بہ۔

(۲) دل پہ زخموں کی = دل پر
چوٹوں کی۔ ترقی = زیادتی۔ اور
اک بہار۔ موسم بہار کا علم صد برگ۔
ایک قسم کا گیندے کا پھول ہے جس کی
سو پتیاں ہوتی ہیں۔ ہزارا = یہ بھی
ایک قسم کا گیندا ہے جس کی ہزار پتیاں ہوتی ہیں

آراستہ کرنا اور یہ آراستہ کیا ہوا ہے۔
(۲+۳) پار ہ مرسہ یشتین = ع
مادہ (ش ک) شان شوکت والا۔
معطر = ع۔ مادہ (عطر) خوشبو سے بسا ہوا
کفن = وہ کپڑا جس میں مردے کو
لپیٹتے ہیں۔ قبر کہن = پرانی قبر۔
عضو بدن = بدن کے حصے۔ جیسے
تار کفن = کفن کا تار۔
مطلب۔ کئی مرتبہ میں نے اپنی آنکھوں سے
دیکھا کہ جن کا بدن بڑی شان و شوکت
والا تھا اور اس کا کفن خوشبو سے
بسا ہوا تھا جب اس کی قبر پرانی
ہو کر اکھڑ گئی تو نہ کوئی بدن کا حصہ
اور نہ کفن کا کوئی تار موجود تھا۔
(۴) نظیر = شاعر کا تخلص ہے۔
ہوس = خواہش۔ ناحق = بیفائدہ
دیوانہ پن = پاگل پن۔
مطلب۔ اے نظیر ہم کو عمر ہم گذرے
ہوئے زمانہ میں کفن کی بڑی خواہش
رہتی تھی اب جو اس خواہش کا خیال
کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ
ایک پاگل پن ہی تھا۔

شیخ ابراہیم ذوق خاقانی ہند

(۱)

یہ دونوں شعر بحر رمل مثمن مخبون محذوف
سے ہیں وزن ان کا اس طرح ہے فاعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعلن۔ تقطیع شعر
اول کی یہ ہے۔

نام منظو + رہے تو فے + ض کے اسبا + ب بنا
فاعلاتن + فعلاتن + فعلاتن + فعلن
پل بنا چا + ہ بنا مس + جد و تالا + ب بنا
فاعلاتن + فعلاتن + فعلاتن + فعلن

(۱) نام منظور ہے = شہرت خواہش ہے
فیض = ع بخشش جمع اسکی فیوض۔
اسباب = ع جمع سبب۔ چاہ = ف کنواں
مسجد = سجدہ کرنیکی جگہ خدا کے سامنے
ماتھا رکھنا مسلمانوں کا خاص عبادتخانہ
مطلب۔ اگر تو دنیا میں اپنی شہرت

(۳) علوِ مرتبہ = مرتبہ کی بلندی۔
درگاہِ عالی = بلند درگاہ، بلند دربار
مطلب۔ اے میر اگر خدا کے دربار تک
تیری دعا نہ پہنچے تو کچھ تعجب نہیں ہے
کیونکہ وہ درگاہِ عالی مرتبہ کی بلندی
میں (خیال اور گمان سے کہیں) بلند ہے۔

(۴)

یہ غزل بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف
محذوف ہے وزن اس کا اس طرح پر ہے
مفعول۔ فاعلات۔ مفاعیل۔ فاعلن
پہلے شعر کی تقطیع یوں ہے۔
اندوہ + سے ہوئی نہ + رہائی ت + مام شب
مفعول + فاعلات + مفاعیل + فاعلن
مجھ دل ز + دہ کو نیند + نہ آئی ت + مام شب
مفعول + فاعلات + مفاعیل + فاعلن
(۱) اندوہ = غم۔ رہائی = خلاصی چھٹکارا
دل زدہ = غمگین دل۔
مطلب۔ اے میر مجھ کو تمام رات غم سے
خلاصی نہ ہوئی اور رنج و غم میں مجھ غمگین کو
تمام رات نیند نہ آئی۔
(۲) چشمک = آنکھوں سے پوشیدہ طور سے
اشارہ کرنا یہاں مراد عداوت دشمنی ہے
دیدہ درائی = ڈھٹائی۔ بے حیائی۔
یہاں مراد مخالفت۔
مطلب۔ صبح تک آسمان کے تاروں
کی چشمک بہت جاری رہی اور
تمام رات آسمان میری مخالفت پر رہا،
(۳) سرشک = آنسو۔
مطلب۔ اے میر تمام رات میری
پلکوں پر آنسوؤں کے قطرے تاروں کی
طرح چمکتے رہے یعنی تمام رات روتے
ہی روتے گزری۔

خواجہ حالی

یہ غزل بحر رمل مسدس محذوف ہے
وزن اس کا اس طرح پر ہے فاعلاتن
فاعلاتن فاعلن تقطیع شعر اول کی یہ ہے
گو جوانی + میں تھی کج را + ئی بہت
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلن

مطلب - دل پر جب غموں کے زخم لگے
زیادتی ہوئی تو ان زخموں کی کثرت نے
دل پر موسم بہار کا رنگ جما دیا اُن
زخموں کے پہلے یہ دل گل صد برگ معلوم
ہوتا تھا مگر اب یہ گل ہزارا معلوم ہوتا
ہے مراد یہ ہے کہ دل اُن زخموں کے زخم
سے زخمی ہو رہا ہے۔

(۳) ذوق = شاعر کا تخلص۔ بحر جہاں =
جہان کا سمندر۔ اضافت مجازی۔
کشتی عمر رواں = فنا ہونے والی عمر کی
کشتی - یہ بھی اضافت مجازی۔

مطلب - اے ذوق اس دنیا کے سمندر میں
فنا ہونے والی عمر کی کشتی جس جگہ جا لگتی
ہے وہی اس کا کنارہ سمجھا ہے اس شعر
میں دنیا کو سمندر اور عمر کو کشتی اور
موت آنے کو اس کا کنارہ ثابت کیا ہے۔

میر محمد تقی میر

غزل بحر ہزج مثمن سالم سے ہے وزن
اس کا اس طرح ہے مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن تقطیع پہلے شعر کی یہ ہے
بھری بستی + میں شہ کہ + نہ ہو افلا + س سے اہی
مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیلن
الٰہی ہو + وے منہ کالا + شتاب اس دس + ت خالی کا
مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیلن + مفاعیلن

(۱) بھری بستی = آباد شہر۔ رونق =
رونق۔ افلاس = تنگدستی۔ الٰہی =
میرے خدا۔ منہ کالا ہو = دور ہو۔
شتاب = جلدی۔ دست خالی = خالی ہاتھ

مطلب - تنگدستی کے سبب میرے شہر
میں کچھ بھی رونق نہیں اے میرے خدا
یہ تنگدستی بہت جلدی دفع ہو۔

(۲) دماغ = سر کا بھیجا مراد قوۃ
دماغیہ۔ جمع اس کی ادمغہ۔ ہو چکا =
ختم ہو گیا۔ یک سر = تمام۔

مطلب - میری تمام قوۃ دماغیہ شعر
اشعار ہی میں ختم ہو گئی اے میرے دوست
مجھکو اپنے خیال کی باریکی کا کچھ خیال
نہیں آتا۔

(۴) واقعات دہر = زمانہ کے حالات
مرکب اضافی واقعات جمع ہے واقعہ کی بمعنے
حال کے اور اسکا مادہ (وقع) ہے اور
دہر زمانہ اسکی جمع (دہور) آتی ہے۔
گویائی = تقریر۔
مطلب۔ ہمکو زمانہ کے حالات نے خاموش
کردیا (جواب کچھ نہیں بولتے ہیں) ورنہ
اس سے پہلے ہم میں بھی بہت کچھ گویائی
اور لسانی تھی مگر اب زمانہ کا رنگ دیکھکر
چپ ہیں۔ (۵) گھٹ گئیں = کم ہوگئیں
خود بخود اپنے آپ۔ تلخیاں = اردو
جمع تلخی۔ کڑوی مراد تکلیفیں۔ رنجیں
ایام = جمع یوم۔ دن مراد زمانہ۔
شکیبائی = صبر۔
مطلب۔ یا تو زمانہ کی تکلیفیں اپنے
آپ کم ہوگئیں یا ہمارا صبر بڑھ گیا ہے
جو وہ تکلیفیں ہمکو معلوم نہیں ہوتی ہیں
(۶) حالی = شاعر کا تخلص ہے۔ راستی
گوئی = سچائی۔ رسوائی = ذلت خواری

مطلب۔ اے حالی ہمنے تجھسے نہ کہا تھا
کہ اب اپنی زبان بند کرلے اور کچھ نہ کہہ
کیونکہ اب زمانہ سچائی کا نہیں رہا ہے
سچا آدمی ہمیشہ ذلیل اور خوار رہتا ہے

خواجہ حیدر علی آتش

یہ غزل خفیف مسدس مخبون مقصور
اور کبھی مقصور مخبون اور مشعث مقصور ہے
ہے اس کا وزن اس طرح ہے فاعلاتن
مفاعلن فعلن یا فاعلن یا فعلان
خاص اس بحر میں (فعلن اور فاعلن)
فعلات کی جگہ سا جمع ہو سکتا ہے تقطیع شعر
اول کی یہ ہے۔

یہ کسی کو + کڑی کہی + ہے سے لے
فاعلاتن + مفاعلن + فعلن
یہ کسی کی + کڑی اٹھا + ئی مانے
فاعلاتن + مفاعلن + فعلان

(۱) مطلب۔ ہمنے یہ کسی کو سخت
بات کہی اور نہ کسی کی سخت بات برداشت کی
(۲) درد دل۔ دل کا دکھ یہیں جلنا آتا

بر جوانی + ہم کو یاد آ + تی بہت
فاعلاتن + فاعلاتن + فاعلن
(۱) گو = اگرچہ۔ کچراپی = کچیری عقل کم سمجھ۔ مطلب = اگرچہ جوانی کے زمانہ میں ہماری رائے اور عقل کچیری تھی لیکن جب جوانی چلی گئی تو اب ہمکو وہ بہت یاد آتی ہے یعنی ہائے افسوس گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

(۲) چاہ یوسف = یوسف کا کنواں حضرت یوسف علیہ السلام ایک بہت خوبصورت اور جلیل القدر پیغمبر ہوئے ہیں آپکے والد حضرت یعقوبؑ سب سے زیادہ ان میں نبوت اور پیغمبری کی علامات دیکھیں تو انکو بہت چاہنے لگے ان کے دوسرے بھائی ان سے حسد کرنے لگے سب نے ایک روز مشورہ کرکے باپ سے جنگل میں لیجانے کے واسطے تفریح کے بہانہ سے اجازت چاہی اور ایک تاریک اور خوفناک کنوئیں میں انکو گرا دیا اور باپ سے آکر کہدیا کہ یوسف کو تو بھیڑیا کھا گیا۔

صدا = مادہ (صدی) آواز۔
مطلب = ہمکو حضرت یوسف کے اس کنوئیں سے جسمیں وہ گرائے گئے تھے (زبان حال سے) یہ آواز آرہی ہے کہ اس دنیا میں (دل سے چاہنے والے) دوست بہت تھوڑے ہیں اور (زبانی) بھائی بننے والے بہت ہیں۔

(۳) ادنیٰ = مادہ (دنو) سب سے چھوٹا جمع اس کی ادانی۔ اعلیٰ = مادہ (علو) سب سے بلند جمع اعالی۔ خاکساری = عاجزی مرکب خاک اور سار = مانند کلمہ تشبیہ اور یائے مصدری سے لفظی معنے خاک کی مانند ہونا مراد عاجزی۔
مطلب۔ ہماری عاجزی اسقدر کام آئی کہ جب سے ہر چھوٹے آدمی کے سامنے بھی عاجزی ہی کو اختیار رکھا تو وہ چھوٹے درجہ سے بڑے مرتبے والے اشخاص میں شمار ہونے لگا۔ اور یہ ہماری خاکساری کا نتیجہ

مطلب: اے آتش جیسے بھنے تیری
ہوس بہاں لو برسی ہوا سوقت سے ہم کو بھی
کا کلام لسا نہیں آیا یعنی تو ہوس
ساقی اس سے تیر گیا۔

میر محمد تقی میر

یہ غزل بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف
سے ہے وزن اسکا اس طرح پر ہے۔
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات یا
فاعلن تقطیع مصرع اول کی یہ ہے۔
ہوتی ہے اگرچہ کہنے سے یارو پرائی بات
مفعول + فاعلات + مفاعیل + فاعلات
ہم سے تو کبھی نہ کبھی سب پرائی بات
مفعول + فاعلات + مفاعیل + فاعلات
(۱) مطلب = اگرچہ منہ سے بات
نکلتے ہی فوراً دوسروں کے قبضہ میں
چلی جاتی ہے مگر ہماری یہ حالت ہے کہ جس
وقت منہ پر بات آتی ہے تو پھر زباں پر
نہیں رکھتی خود اپنی زبان نکل جاتی ہے
(۲) تقطیع = بادشاہ۔ کسی سے بھی

بنائی بات = بگڑی ہوئی بات۔
مطلب - اے دوست جو تجھکو بنائے
آتی ہے تو دشمنی کی باتیں کرا اور ہم تو
تجھکو خوب سمجھتے ہیں (اور اگر تیری
بادشاہ کا علم کبھی نہ ہو) تو کبھی اوبنائی
ہوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔
(۳) مطلب - اے دوست ہم
تیرے ڈھنگ سے بہانے تک واقف
ہوگئے ہیں کہ جہاں تیرے منہ سے
بات نکلی فوراً معلوم کرلیتے ہیں
(۴) عالم = جہان سیاہ خانہ = قید خانہ
مطلب - یہ جہان کس کا قید خانہ
ہے کہ یہاں اور دل اسطرح شکستہ ہو رہا
ہے کہ کان بڑی آواز سے باہر نکل دیتی
(۵) ضعیف = کمزور۔ بادشاہ ضعیف
جمع اس کی ضعفاء۔ زار = لاغر
مطلب اے دوست اب ہم کمزور ہو۔
لاغر کو کوئی بات نہ کہا کر کیونکہ اب
کمزوری کی وجہ سے ہم سے کوئی بات

مطلب = دل کا دکھ اور درد ظاہر کرنے
(۲) مجھکو کچھ تردد نہیں کیونکہ جو بات
زبان پر آتی ہے وہ رک نہیں سکتی
اسکو کہنا ہی پڑتا ہے۔
(۳) نازکیٔ فکر کی = نئے نئے خیال
مطلب - ہماری عادت میں یہ داخل
ہے کہ جب ہم اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں
تو نئی نئی باتیں اور نئے نئے
خیالات ہی سامنے ہیں یعنی اولڈ فیشن
مجھکو پسند نہیں نیا خیال اور نیا رنگ
اپنی شاعری میں چاہتا ہوں۔
(۴) کنایہ = اشارہ سے کوئی بات کہنا
مطلب - اے دوست ہم نے اشارہ سے کیا کیا
اس کہہ گئے ہیں یعنی سب کچھ کہہ لیا ہے
مگر تمہارے مطلب کو کوئی کچھ سمجھ
سکا اگر ہاں اگر پہ کچھ تو ہم سمجھے اور
سمجھے تو تم سمجھے۔
(۵) گویا ہوئے = بولے پھول
جھڑے = شیریں زبانی ظاہر ہوئی۔

غنچہ سے منہ میں = کلی کے مانند منہ
بند ہیں۔ کنایہ ہے منہ کے تنہا یعنی چھوٹے
دہانہ سے۔ بات نے رنگ لائی = کلام نے
شور و شر برپا کر دیا۔
مطلب - اے دوست جب تمہارے
منہ سے شیریں زبانی ظاہر ہوئی تو تمہارے
اس تنگ دہن اور چھوٹے منہ سے
عجب شور و شر برپا ہو گیا کیونکہ تمہارے
اس کلام نے وہ جادو کا اثر پیدا کیا کہ
سنتے ہی ہزاروں دل بیدل ہو گئے۔
(۶) صدا = آواز۔ خموشی = چپ رہنا
مطلب - ہمارا چپ رہنا اس بات کو
بتلا رہا ہے کہ جو بات منہ سے ظاہر ہوگئی
ہے پھر وہ بات اپنی بات نہیں رہتی۔
پرائی بات ہو جاتی ہے یعنی بات منہ سے
نکل کر دوسرے دل کے قبضہ میں چلی
جاتی ہے پھر وہ ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔
(۷) شیریں کلام = خوش بیان۔
آتش = شاعر کا تخلص۔ یکجائی = پسند۔

ظاہر کرتے ہیں مگر حقیقت میں لومڑی کی
طرح نامرد اور بے پیر ہیں کیونکہ ہم سے کوئی
مردانہ کام ظہور میں نہیں آتا۔
(۵) نفرت = بدکنا بدی - برائی۔
مطلب - جس قدر ہم برائیوں سے بدکتے
ہیں اسی قدر اپنی نیکیوں کا لوگوں کو یقین
کامل دلاتے ہیں یعنی خواہ نیکی کریں یا نہ کریں
اپنے کو نیک ظاہر کرنے میں بدی کو نفرت کرتے ہیں
(۶) مدح = تعریف۔ تقریر = بیان، بات
(تقریر) مختصر = تھوڑا (مختصر) شارٹ، چھوٹا۔
مطلب - جب ہم کسی کی تعریف کرتے ہیں
تو اکثر بہت ہی کم تقریر کر کے ختم کر دیتے ہیں
(۷) مطلب - اور اگر ہم کسی کی برائی
سن لیتے ہیں تو خوب دل کھول کر اسے
ذلیل اور رسوا کرتے ہیں۔
(۸) بدی = برائی۔ خواہاں = چاہنے والا
مطلب - جس شخص کی ہم نے کبھی کوئی برائی
نہیں کی اس سے چاہتے ہیں کہ وہ ان کا
نام عمر بھر ادا کرتا رہے گو ہم شرا ئی
نکرنے کو بھی بہترا احسان کئے سمجھتے ہیں۔
(۹) رنجش = رنج۔
مطلب - اگر کسی نے ہمارے ساتھ
لاکھ نیکیاں کی ہوں اور غلطی سے
کوئی رنج اس سے ہم کو پہنچ جائے تو
اس کی تمام نیکیاں بھلا دیتے ہیں
(۱۰) خیر = بھلی۔ ظن = گمان۔ غالب = غالب
گمان ہوتا ہے۔ منفر = برائی کی طرف۔
مطلب - ہماری یہ حالت ہے کہ جس جگہ
بھلی کا گمان ہم کو غالب ہو جاتا ہے اور
اس کو چھپانے کا احساس ہوتا ہے برائی کی
طرف کھینچ لاتے ہیں۔
(۱۱) ناصح = نصیحت کرنے والا۔
مطلب - ہم اپنے دوستوں کو اس
غرض سے نصیحت کرتے ہیں تا کہ ان کی
برائیاں لوگوں پر ظاہر ہوں اور اپنے ہم
لوگوں پر ہمدردی [illegible] کر کے دکھائیں
خلاصہ یہ کہ ہر ایک کا کام میں ایسی ہی غرض
مد نظر ہے۔

نہیں اٹھائی حالی یعنی سب ہی ناتواں
ہوگیا ہوں۔

(۶) انداز = ڈھنگ۔ طرز۔ پوشیدہ = چھپا ہوا۔ مطلب۔ یلس نے چھپانے میں تمام میرے ڈھنگ اور طرز دیکھ لئے کیونکہ اور ٹرائی بات چھپی نہیں رہی تو اسی ہی کھل جاتی ہے۔

(۷) میر = شاعر کا تخلص ہے۔ رواں = جاری۔ اِفراطِ اشتیاق = شوق کا غلبہ
مطلب۔ میرے خط لکھتے لکھنے دفتر کے دفتر تمام کردیے کیونکہ غلبہ شوق نے آخرکار بات کو بڑھا بڑھا کر سلسلہ دراز کر دیا۔

نوٹ۔ طلبا کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم باقی غزلیں اور قصیدوں کے اوزان اور تقطیع بشرط گنجائش تبصرۂ اوزان میں لکھیں گے تنگی مقام بسبب مضمون کی اجازت نہیں دیتی۔ جدولی کلاسوں کو پریکٹس کرنے کے واسطے اسقدر یہی اوزان کافی ہیں

حالی

(۱) جلوہ گر = ظاہر
مطلب۔ اگر ہم میں ایک ہنر ہوتا ہے تو اُس ایک ہنر کو سیکڑوں انداز سے ظاہر کرتے ہیں۔

(۲) عیب گوئی = کسی کی برائی کرنا۔
مطلب۔ اگر ہم کسیکی برائی نہیں کرسکتے تو اپنے کو بہت بڑا پرہیزگار سمجھتے ہیں۔

(۳) آشنا = دوست۔ بظاہر = ظاہر میں۔ شیر و شکر = مرکب معنی ملے ہوئے۔
مطلب۔ حقیقت میں ہم کسی کے بھی دوست نہیں اگرچہ ظاہر میں ہر ایک سے مل جلکر رہتے ہیں گویا ہم میں اول درجہ کا نفاق پیدا ہوگیا ہے کیونکہ حقیقت میں کچھ ہیں اور ظاہر میں کچھ۔

(۴) خصلتیں = اردو جمع خصلت عادت۔ روباہ = لومڑی۔ شیر نر = سر تنبر۔ مراد بہادر۔
مطلب۔ اگرچہ ہم اپنے کو سر بشر بہادر

لعل کی کان۔

مطلب: جو شخص بزرگوں کی نصیحت کو بڑے غور سے سنتا ہے تو لعل و یاقوت کی کان بھی اسکے کانوں سے بہتر اور اچھی نہیں ہو سکتی۔

خواجہ حیدر علی آتش

(۱) بنی آدم = آدم کی اولاد یعنی مراد نوع انسان۔ درد و کدورت = دکھ۔ تکلیف۔

مطلب۔ اگر (دنیا) میں (محبت) کہیں کوڑیوں کے مول سستی بکتی ہو تو نوع انسان کو اس درد و کدورت کا خرید یا چاہیئے یعنی کسی سے آجکل محبت کرنا بالکل سستا ہے۔

(۲) احسان = نیکی کرنا۔ بشر = آدمی

مطلب۔ نیکی کرنا خوب دولت ہے کیونکہ اس احسان کے ذریعہ سے آدمی آدمی کو مول لیتا ہے۔

(۳) مطلب۔ اے آتش اس زندگی کا کچھ بھروسا نہیں ہے ہر وقت انسان کو کفن خرید کر اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔

مرزا محمد رفیع سودا

(۱) کاشانہ = گھر۔ محل۔ دھوم مچائی = شہرت کی۔ کعبہ = وہ مقدس مکان جس کا حاجی لوگ طواف زیارت کرکے مشرف ہوتے ہیں۔ بتخانہ = مورتی گھر۔

مطلب۔ اس دوست حقیقی (خدا) نے جس کا شور کعبہ میں اور جسکی دھوم بتخانہ میں ہے میرے دل کے گھر میں آکر کس قدر جوش پیدا کر دیا ہے یعنی وہ سچا خدا کہ جسکی ہر ایک قوم اپنے اپنے عبادت خانوں میں پرستش اور بندگی میں مشغول ہے میرے خانۂ دل میں بھی محبت کا جوش پیدا کرکے ایک دھوم دھڑکا پیدا کر رکھا ہے۔

(۲) مٹ گئے = جاتے رہے۔ شورِ دل = دل کا جوش۔ ہائے افسوس۔ بہار آگئی = رونق آئی۔ ویرانہ = غیر آباد جگہ

(۱۳) حذر = بچو (ڈرو) مجازاً پناہ۔
مطلب۔ اگرچہ ہم تمام دنیا کے دوست
ہیں مگر اپنی غرض اور مطلب کے دوست ہیں
اصلی دوست سچے بنا، ہم بیپاہ ابھی
اے خدا ایسے مطلب کے دوستوں سے ہمکو
محفوظ رکھ اور بچا۔ صفحہ ۱۴۹
(۱۴) یوں = اسطرح خواہش
تحسین = تعریف کی آرزو حضرت
اب کو۔ مگر مٹا دو۔
مطلب۔ اے حالی اپنی برائیوں
کو اس طرح صاف صاف کیوں بیان کرتا
ہے شاید آپکو (اے حالی) لوگوں سے
تعریف کرانے کی آرزو اور خواہش ہے۔
ان بہادر سید اکبر حسین الہ آبادی
پنشنر جج
(۱) معرفت حق = خدا کی پہچان۔
خدا شناسی۔ غافل = مادہ (غفل)
بے پرواہ بہائم = جمع بہیمہ۔ چوپایہ۔
مطلب۔ اگر آدمی خدا کی پہچان اور
خدا شناسی سے بے پرواہ ہے تو اسمیں
شک نہیں کہ ایسا غافل آدمی چوپایہ
اور ڈنگر سے بھی بدتر ہے۔
(۲) حافظ = نگہبان۔ ناصر = مددگار
ایمان = اسلام کی اصطلاح میں خدا
کی یکتائی اور رسول کی رسالت کا
زبان سے اقرار اور دل سے یقین کرلے
کا نام ایمان ہے
مطلب۔ کوئی دولت ایمان سے بہتر نہیں
ہو سکتی کیونکہ یہ ہر حال میں نگہبان
اور مددگار ہے۔
(۳) مخالف = مادہ (خلف) دشمن
جمع اس کی مخالفین۔ شئے = چیز جمع
اسکی اشیا۔ احسان = نیکی کرنا۔
مطلب۔ یاد رکھو کہ نیکی سے
بہتر اور اچھی کوئی چیز نہیں ہے
کیونکہ یہ نیکی اور احسان دشمن کی
گردن کو بھی جھکا دیتا ہے۔
(۴) توجہ سے۔ غور سے۔ کان لگا کر

اُچاٹ ہو جاتی ہیں یعنی میرے حالات
سن سن کر تمام دوست بیچین ہیں
ان کو نیند تک نہیں آتی -
(۳) بجبر = جانا خزیز نہ ہو - رام = ف
میدی بطیع - وحشی = جنگلی جانور -
الفت = محبت - حکمرانیاں = جمع حکم
رانی حکومت - حکم چلانا -
مطلب - اے حالی دنیا میں عشق اور
محبت کی عجب حکومتیں ہے کہ اس عشق اور
محبت کے سبب خبر آدمی نوانے ہو جاتے
ہیں اور جنگل کے رہنے والے جانور مطیع
ہو جاتے ہیں کیونکہ عاشق ویرانے
جنگلوں کو ہی پسند کرتا ہے اس لئے
وہاں کے رہنے والے جانور اس سے مانوس
ہو جاتا ہے اور چونکہ اپنوں سے
چھوٹ جاتا ہے اس لئے ایسے غیر مانوس
ہو جاتا ہے -
(۳) اپنی نظر میں = اپنی آنکھ میں
یہاں = مراد دنیا - خفیف = عام وہ خفیف

ذلیل - بے غیرتی = بے شرمی -
زندگانیاں = جمع زندگی - جینا -
مطلب - آجکل ہم اس درجہ ذلیل
وخوار ہو گئے ہیں کہ خود اپنی ہی آنکھ میں
ہم اپنے کو ذلیل سمجھے ہیں اب تو ہمارا
یہ جینا بے شرمی کا جینا ہو گیا ہے -
(۴) ناتوانیاں = اردو جمع ناتوانی
مطلب - اب ہماری کمزوری اس درجہ
تک پہونچ گئی ہے کہ ہم کو جو کوئی دیکھتا
ہے کوئی تو ہماری حالت دیکھکر روتا ہے
اور کوئی پھر قہقہہ لگاکر ہنستا ہے
یعنی ایسی کمزوری ہو گئی ہے کہ دوست
دیکھکر پھر روتے ہیں اور دشمن ہنستے ہیں
(۵) خاور = ف مشرق اور کبھی معنی
مغرب یہ لغات اضداد سے ہے -
باختر = ف - یہ بھی لغات اضداد سے
ہے اسکے اکثر معنے مغرب کے آتے ہیں اور
کبھی معنی مشرق آتا ہے - پھریرا = علم
نشان = ف جھنڈا نشانات جمع نشا

مطلب - افسوس جب ہمارے دل کا ولولہ اور جوش نکل گیا جب اُس (وسعت کے حسن و جمال) میں کچھ اور ہی رونق اور جلوے بڑھ گئے اور اگر یہ رونق ہمارے جوش جنوں کے وقت میں ہوتی تو پھر تم دیکھتے کہ شہر اور جنگلوں میں ہم کیسی کیسی دھوم مچاتے۔

(۳) ابنائے دہر = مرکب ابنا جمع ابن بمعنی بیٹا اور دہر بمعنی زمانہ سے مرکب ہے بمعنے زمانہ کے بیٹے مراد اہل زمانہ دنیا والے۔ ہلال = (مادہ ہلل) جمع اہلّہ۔ ننھا چاند پہلی رات کے چاند سے تیسری رات تک کے چاند کو عربی میں ہلال بولتے ہیں تیسری رات کے بعد قمر کہلاتا ہے اور خاص چودھویں رات کے چاند کو بدر کہتے ہیں۔

ہلال عید = عید کا چاند۔ عید مسلمانوں کا مشہور تہوار ہے۔

نظر آنے لگیں = دیکھتے ہیں۔

مطلب - دنیا والے میرے دُبلے پن سے نہایت خوش ہیں اور میرے دیکھنے میں عید کے چاند کی طرح دھوم اور شور مچاتے ہیں جس طرح عید کی پہلی رات کا چاند نہایت باریک اور لاغر ہوتا ہے اور اُسکو دیکھ دیکھ کر لوگ خوش ہوتے ہیں اسی طرح میری لاغری کو دیکھکر لوگ مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے یعنی بیحد خوش ہیں۔

شمس العلما خواجہ الطاف حسین حالی

(۱) حالی = تخلص شاعر۔ سر گرانیاں جمع سر گرانی تکلیف۔ مرکب سر اور گراں بھاری اور یائے مصدری سے مرکب ہے معنی سر کا بھاری ہونا مراد تکلیف۔ نیند اُچاٹ دیتی ہیں = نیند نہیں آنے دیتی۔

مطلب - اے حالی دوستوں کو اب تجھسے تکلیفیں ہو رہی ہیں اور تیری کہانیاں سن سن کر اُن کی نیندیں

علم و ہنر نہیں ہونگے تو تمام قصہ اور
کہانیاں یہی ہیں کہ اس کان سنا اور
اُس کان نکال دیا۔
(۸) نرالی = انوکھا۔ خوں فشانیاں =
جمع خوں فشانی خون ٹپکانا مراد خون
رونا۔ گل فشانیاں = جمع گل فشانی۔
پھول بکھیرنا۔
مطلب۔ اے حالی تیرے رونے میں
کچھ انوکھی لذت اور کیفیت ہے تیرا
خوں رونا ہے یا کہ پھولوں کی بکھیر ہے۔
یعنی تیرے رونے میں نرالی ادا ہے۔

سید انشاء اللہ خاں انشا

(۱) شور اٹھے۔ مینہ کے دانگڑے۔
فلک = آسمان۔ مطلب۔ مینہ کے
دانگڑے اور زور شور کی بارش ہو رہی
ہیں اور بادلوں کے گرجنے سے آسمان
پر گویا نقارے بج رہے ہیں۔
(۲) کالے ٹیں پکار رہے ہیں۔
یونہی = اسی طرح۔ ایام زندگی =
زندگی کا زمانہ۔ سب یکساں ہے = بے
تکلف سادی وضع سے نباہ لی۔
کج = ٹیڑھا۔ مطلب۔ ہمنے اپنی زندگی
کا زمانہ اس طرح گذارا ہے کہ سادی
وضع اور بے تکلف آدمی سے سادی
وضع رہے ہیں اور ٹیڑھا چلنے والے
سے ہم کبھی ٹیڑھے رہے ہیں۔ جیسے
جیسے کے ساتھ تیسے۔
(۳) باندھتو بندھے ہیں = جھوٹ
بات باندھکر مشہور کرتے ہیں الزام
اور تہمت لگاتے ہیں۔ دستار = پگڑی
کج رہے ہیں = باندھ رہے ہیں۔
مطلب۔ اے دوست تم ٹیڑھی
اپنی پگڑی کیا سنوار رہے ہو
سنو جو (انشا) پر جھوٹی باتیں اور
جھوٹے الزام لگاتے ہیں ذرا انکو
تو کان لگا کر سن لو۔

نظیر اکبرآبادی

(۱) الفت = محبت۔ عمر بالی =

مقبروں = اردو جمع مقبرہ قبروں کی جگہ مقبرہ وہ مقام جہاں بہت سی قبریں ہوں اور اس قبر کو بھی مقبرہ بولتے ہیں جس کے اوپر (گنبد) گول عمارت بنی ہوئی ہوتی ہے

مطلب جن لوگوں کے نشان اور جھنڈے مشرق سے لیکر مغرب تک لہر یا رہے تھے اب انکے نشان اور رہنے کہیں کہیں صرف قبروں میں پائے جاتے ہیں

(۵) قحط الرجال = مردوں کا کال مرکب قحط بمعنی کال اور (الف لام) تعریف اور (رجال) جمع رجل مرد سے مرکب کے معنی مردوں کا کال مراد کمیاب گرانیاں = جمع گرانی۔ بھاری ہیں کال مراد پریشانی۔

مطلب - ابھی تم نے مردوں کا کال نہیں دیکھا ہے یعنی آیندہ مردوں کی کمیابی کے سبب اس سے بھی زیادہ پریشانی سہنی پڑے گی۔

یعنی آیندہ اتنے بھی اہل دل مرد نہ رہیں گے اور بالکل کمیاب ہو جائینگے

(۶) اٹھتی جوانی = شروع جوانی

مطلب - اے نوجوانوں ابھی گنگا جاری ہے اپنی کھیتیوں کو پانی دیکر (سرسبز کر لو) ابھی شروع جوانی ہے تمکو جو کچھ کرنا ہو کر لو یعنی ابھی زمانہ نے تمکو مہلت دے رکھی ہے - اور اسباب ترقی کے موجود کر رکھے ہیں اپنے حال کو درست کر سکتے ہو ورنہ جب وقت نکل جائیگا تو کف افسوس ملنا پڑیگا۔

(۷) فضل = بزرگی ہنر علم و فن

بابا = بچہ جا ئلڈ ہندی میں دادا نانا کو بھی بابا کہتے ہیں مگر یہاں پہلے معنی مراد ہیں۔

مطلب - اگر ہمارے اندر ایسے بڑھوں کے جیسے علم و فن پیدا ہو جائیں تو ہمکو سمجھیں اور اگر شاید نہیں لینے

میں انسانیت نہیں ہو سکتی۔

(۴) اتحاد = مادہ (وحد) ایکا اتفاق = مادہ (وفق) ایکا۔ مطلب۔ خدا کی شان ہے کہ بے عقل چیونٹیوں اور مکھیوں میں تو آپس میں ایکا اور اتفاق ہو مگر حضرت انسان کی قوم میں جو عقل کا چراغ ساتھ لئے ہوئے ہے نااتفاقی اور آپس میں پھوٹ رہے۔

(۵) ارمان = آرزو۔ مطلب۔ خالی کے دل میں اگر کوئی آرزو باقی ہے تو یہ آرزو باقی ہے کہ اسکے دل میں ساری آرزوؤں میں سے کوئی آرزو باقی نہ رہے۔

خان بہادر سید اکبر حسین اکبر الہ آبادی پنشنر جج

(۱) بےنیاز = غافل۔ پروردگار = پالنے والا مراد خدا۔ اپنے اختیار سے = اپنے ارادہ سے۔ مطلب۔ وہ شخص خدا سے غافل ہے اور اسکی ہستی نہیں پہچانتا کہ وہ زندہ اپنے ارادہ اور قدرت سے ہے ہرگز نہیں یہ اسکی جہالت اور حماقت ہے۔

(۲) صانع ازل = ازلی کاریگر مراد خدا۔ نثار = قربان۔ مشت غبار = ایک مٹھی خاک۔ مطلب۔ اے ازلی کاریگر خدا تیری قدرت کے میں قربان ہو جاؤں تو نے ایک مٹھی خاک سے کیا کیا عجیب عجیب صورتیں پیدا کی ہیں۔

(۳)

(۱) قسمت = تقدیر۔ زہر غم = غم کا زہر۔ مے طرب = خوشی کی شراب۔ قدرت = طاقت۔ یہ سب کھیل = مراد حکمت۔ مطلب۔ کسی کی تقدیر میں غم ہے اور کسی کی تقدیر میں خوشی ہے کسی کو مارتا ہے اور کسی کو بناتا ہے یہ سب کچھ آپکی قدرت اور حکمت سے ہے یعنی ہر ایک چیز اسی کی قدرت اور طاقت سے ظہور پذیر ہوتی ہے کوئی اسکے کاموں میں چوں و چرا نہیں کر سکتا۔

(۲) عہد عشرت = آرام و چین کا زمانہ۔ نادان = بیوقوف۔ حسرت = آرزو۔ خواہش۔ قیام = وجود۔ ہستی =

مہربان = مہر کرنیوالا۔
مطلب۔ محبت اور مہربانی اور الفت یہہ
جب ہی تک ہیں جبتک انسان زندہ ہے
اور جب انسان خود ہی مرگیا تو پھر نہ
مہربان اور نہ اوسکی مہربانی رہیگی۔
(۲) شہر خموشاں = جمع شہر خموش مراد
قبرستان۔ نظیر = تخلص شاعر۔ غزل =
وہ نظم جس میں درد و عشق ہجر و وصال کا
ذکر کیا جاتا ہے۔ ریختہ = اردو شاعری۔
شعر خوانی = شعر پڑھنا۔
مطلب۔ اے نظیر جب مرکر قبرستان میں
جب چاپ جا پڑے تو پھر نہ غزل کی اور
نہ اردو شاعری کی اور نہ شعر اشعار پڑھنے
کی ضرورت ہے یعنی سب بکھیڑے جیتے جی کے ہیں

خواجہ الطاف حسین حالی

(۱) دشوار = سخت۔ عیب = برائی۔
مطلب۔ حسود دوسروں کو کسی ملامت
کرنا آسان اور سہل ہے اتنی قدر اپنی
برائیوں کا ہٹانا سخت اور دشوار ہے
غرض یہ کہ ہر ایک آدمی پر اپنے غیر کی ملامت
کرنا آسان ہے اور اپنی برائی ہٹانا سخت ہے
(۲) گلبن = گلاب کا درخت۔ آن =
انداز۔ شان = شوکت۔
مطلب۔ اے بلبل ذرا آنکھیں کھولکر
اسات کو غور سے دیکھ کہ اگر پھول میں
تازہ انداز ہیں تو کانٹے میں شان و
شوکت موجود ہے غرض یہ کہ ہر ایک چیز
کچھ نہ کچھ کمال رکھتی ہے بے کمال دنیا
میں کوئی چیز نہیں۔
(۳) عقل پچھلی = عقل بڑھی۔ نہ گھٹی =
کم ہوئی۔ حرص = لالچ۔ آز = طمع
لالچ۔ آدمیت = انسانیت۔
مطلب۔ اگرچہ انسان کی عقل بڑھ
جاتی ہے اور کمال کے درجہ کو پہونچ
جاتی ہے مگر اوسکا لالچ اور طمع کسی طرح
کم نہیں ہوتی اگر وہ انسان انسان ہے
تو کسی حالت میں اسے اندر انسانیت کا
ایک ذرہ نہ سمجھے کیونکہ ایسے انسان

کی طرح مٹاتے اور برباد کرتے ہیں یعنی جنکو
ہم اپنا بڑا سمجھتے ہیں وہی ہمکو تباہ کرتے ہیں
(۵) پرزے پرزے = ٹکڑے ٹکڑے
پڑھاتے ہیں = بہکاتے ہیں بدگوئی کرکے
کسیکو کسی سے بیزار کرنا۔ پڑھانیوالے =
آگاہ کرنے والے مراد بہکانے والے۔
مطلب۔ اے ظفر میرے خط کو پڑھکر جو
وہ ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے کچھ یہ کہ تو بھی یہ پڑھانے
والے اسکو بہکا دیتے ہیں جو وہ مجھ سے
ایسا برگشتہ ہے۔

(۳)

(۱) تاب = طاقت۔ تواں = طاقت
نقطہ = صرف بس۔ مطلب۔ اس مجھ
میں کچھ طاقت و قوت باقی نہیں رہی ہے
صرف بدن میں ایک جان ہی جان باقی ہے
(۲) بل بے = واہ رے سوز = جلن۔
از غم = غم سے گھلنا مغز استخواں =
ہی کا گودا۔ مطلب۔ واہ رے میرے
[illegible]

تک لوٹنے نہ چھوڑا۔
(۳) شمع ساں = شمع کی مانند۔ شمع
دم ہی مراد چراغ ساں کا نشستہ بمعنے اینٹا
مطلب = مراد دل شمع کی طرح لو جلکر بجھ
گیا مگر اسکی دل میں کسی درد ہواں سا
باقی رہ گیا ہے۔
(۴) خال خال = ف۔ کم کم۔ کوئی کوئی۔
نکتہ داں = ف۔ باریک بات کا سمجھنے والا
باریک بات کا جاننے والا اسم فاعل ہے کبھی
مطلب۔ اے ظفر اس زمانہ میں کوئی
کوئی باریک باتوں کا سمجھنے والا رہگیا
ہے ورنہ نکتہ رس تو اب درگور ہیں۔

(۴)

(۱) دل سے دل کو راہ ہے = ایک دل
کو دوسرے دل سے تعلق اور لگاؤ ہوتا ہے
مراد یہ کہ محبت کرنیوالے سے محبت ہوتی ہے
یعنی اگر کسی کا دل کسی پر آجائے تو قدرتی
قاعدہ ہے کہ مطلوب کا دل خود بخود طالب
[illegible]

مادہ (قدر) خدا کا وہ حکم اجمالی جو روز ازل ہی سے ہر ایک بندے کے واسطے صادر ہو گیا ہے۔
مطلب۔ اے میرے ہمکلام رفیق میں تم سے کچھ نہیں ظاہر کر سکتا کہ وقت کی پریشانیوں میں کس کس طرح کو بہا گیا۔ پھرا حکم خدا نے روز ازل میں جہاں جہاں کی گردش میرے مقدر میں لکھی تھی وہاں وہاں مارا مارا پھر رہا۔ غرض یہ ہے کہ مقدر کا لکھا ان مٹ ہے حکم الٰہی کے سامنے انسان ایسا بے اختیار ہے جیسے ہوا کے سامنے تنا۔

(۵)

(۱) مطلب۔ اگر دوستوں کی ملاقات میں لطف ہے تو صفائی کی ملاقات میں ہے کیونکہ بے صفائی اور نفاق کی ملاقات میں سوائے پریشانیوں کے کچھ بھی نہیں۔
(۳) آشنائی = ف۔ محبت۔ تعارف۔ جان پہچان۔ مطلب۔ محبت اور آشنائی کے سبب ایک دوسرے سے گلہ شکوہ کیا کرتا ہے اگر آپس میں آشنائی اور شناسائی نہ ہو تو پھر نہ کسی سے کسی کو گلہ ہے نہ شکایت ہے کیونکہ جب تعلق ہی نہیں تو شکایت کس سے اور یہ مثل مشہور ہے کہ نا رنا زبردار برحسب ناز بردار ہی نہیں تو ناز کس پر۔
(۳) مطلب۔ اگر کسی کی موت کا وقت قریب آگیا ہے تو وہ ایک پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسکو پیچھے نہیں ہٹا سکتا اور اگر ابھی موت کے آنے میں دیر ہے تو موت کے آنے سے وہ ایک سکنڈ بھی پہلے نہیں ہو سکتا۔
(۴) مگس قاب اغنیا = امیروں کی رکابی کی مکھی۔ مرکب مگس مکھی۔ قاب۔ رکابی اور اغنیا جمع غنی بمعنی امیر۔ بے حیائی سے مراد ہے بے غیرتی۔ مطلب۔ امیر اور مالداروں کی رکابی کی مکھی بنا ہونا بے شرمی اور بے غیرتی نہیں تو اور کیا ہے مالداروں سے روٹی کی طمع اور لالچ رکھنا انتہا درجہ کی بے غیرتی ہے۔
(۵) مطلب۔ اے ظفر اگر دنیا میں

مطلب - اگرچہ کہاوت ٹھیک ہے کہ ایک
دل کو دوسرے دل سے یعنی مطلوب کو
طالب کی طرف قدرتی طور پر میلان
ہو جاتا ہے تو اس کو ایلچی کی کبھی ضرورت
نہیں ہے کیونکہ میری محبت خود بخود اس
دوست کو میرے حال سے واقف کر دیگی۔
(۲) خانۂ دل = مرکب اضافی باضافت
مجازی یعنی دل کا گھر۔ خرابی = بربادی
مطلب - اے دوست میرے اس خانۂ
دل کو برباد نہ کر کیونکہ حقیقت میں یہ گھر
میرا گھر نہیں ہے بلکہ دراصل یہ تیرا ہی گھر
ہے پھر اپنے گھر کو کیوں برباد کرتا ہے کوئی
اپنے گھر کو بھی اجاڑا کرتا ہے۔
(۳) دردِ دل = دل کا درد۔ بے درد =
ظالم - بے رحمی = سخت دلی - سنگدلی۔
استغنا = مادہ (غنی) بے پروائی۔
مطلب - اے سنگدل بے رحم تو بے خبر
ہے کہ دل کی بیماری سے کسی نہیں کی اسی کا
نام تو سنگدلی اور بے رحمی ہے اس کا
نام بے پروائی اور آزادی نہیں ہے۔
(۴) کشور = کھل جمع اس کی آثار۔
مطلب - ہر ایک چھوٹے بڑے اور بھلے
برے کے ساتھ نیکی کرتا کہ اور آدمی تیرے
ساتھ نیکی کریں کیونکہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی
ملتا ہے اور برائی کا بدلہ نیکی کبھی نہیں ملتا۔

(۴)

(۱) بشر = آدمی　مطلب - آدمی کو
چاہیئے کہ حد سے آگے نہ بڑھے بلکہ ایسا طریقہ
اختیار کرے کہ جس کے ذریعہ سے صرف منزل
مقصود تک پہونچ جائے۔
(۲) قدردان = ہر شے کا پہچاننے
والا۔ ہنر = کمال۔ علم - بے ہنر = بے علم
اہل ہنر = اہل کمال۔　چل نکلے = مر گئے۔
مطلب - اہل کمال نے جب دنیا میں کسی کو
ہنر کا قدردان نہ دیکھا تو دنیا کو چھوڑ کر
چلدیئے اب صرف بے ہنر باقی رہ گئے ہیں
اس شعر میں صنعت حسن تعلیل ہے۔
(۳) وحشت = پریشانی - تقدیر = ۔

بھاگنے والا ہے کا بیت۔ صبر گریز پا =
مرکب ہے معنی بھاگنے والے صبر کی کہانی۔
مطلب۔ کہیں نہ ٹلنے والی بیماری کا گلہ
لکھتا ہوں اور کہیں بھاگنے والے صبر کی
کہانی بیان کرتا ہوں یعنی کہیں لازمی
بیماری کا گلہ اور کہیں دل کی بے صبری
کا تذکرہ کرتا ہوں۔

(۶) قاتل = قتل کرنیوالا مراد ہے معشوق
خونبہا = خون کا بدلہ۔ شمشیر = تلوار۔
مرحبا = کلمہ تحسین بمعنی مبارکباد۔
مطلب۔ اگر میرے قاتل سے جان نکل
جائے تو قاتل (قتل کرنیوالے) کو الٹا خون
کا بدلہ دینا چاہیئے کیونکہ اس نے مجھکو قتل
کر کے ہمیشہ کی زندگی دیدی اور اگر
قاتل کی تلوار میری لوٹنے والی زبان کو
کاٹ ڈالے تو قاتل کی تلوار کو مبارکباد
دینا چاہیئے کیونکہ اس نے زبان کاٹ کر
ہمیشہ کے لئے سوال کرنے کی کلفت کو دور کر دیا

(۹) طراوت چمن = باغ کی تروتازگی

خوبی ہوا = ہوا کی خوبی ہوا کی خوشگواری
مطلب۔ اگر بہار نہیں آتی اور آ کر
گلوں کو نہیں کھلاتی اور مجھ بلبل بیچارے
کو گلوں سے نہیں ملاتی تو نہ آئے بہار
کے لئے باغ کی تروتازگی اور موسم بہار
کی خوشگوار ہوا کا ذکر کرنا ہی بیکار ہے
کیونکہ عاشق کو قرب میں اسباب
وصال کا ذکر کرنا ہی وصال کے برابر ہے۔

(۷) سفینہ = مادہ (سفن) کشتی۔
ستم = ظلم۔ جور۔ سختی۔ ناخدا = ملاح
مطلب۔ اے غالب جب میری نامرادی
کی کشتی کنارہ پر آ لگی اور مراد کی کشتی
ڈوب گئی تو میں ناخدا کے اس ظلم و ستم
کی فریاد خدا کے رو برو کیونکر کروں
کیونکہ حقیقت میں یہاں نہ کشتی کا لین
اور نہ ناخدا کا زور چلتا ہے مقدر کا جو
لکھا تھا وہ ہو کر رہا۔

(۳)

(۱) انداز = طرز ادا طرز = شیوہ رسم۔

کچھ تاثیر نہیں ہے لوا ایسے رونے سے دنیا
کو ایسے اور ہمسایا ہے جس رونے سے
دنیا ہنسے وہ رونا نہیں اچھا ایسے
رونے سے صبر اور سکون نہیں ہے۔

مرزا اسد اللہ خاں غالب

(۱) مطلب۔ اے دوست اگر میں
اپنے درد فرقت کی کیفیت تم سے بیان
کرتا ہوں تو تم کہتے ہو کہ اس سے مقصد
کیا ہے یعنی یہ حصول مدعا اس کیوں ہے
(اچھا تم ہی انصاف سے) کہدو کہ اگر حصول
مطلب کے لیے عرض حال کیا جائے اور تم
بالکل کورا جواب دو بلکہ الٹا الزام دو
تو مجھے عرض حال کرنے میں کیا فائدہ
ہے یہی سنگدل دوست سے حصول مقصد
ناممکن اور اظہار درد فرقت بے سود ہے۔
(۲) مدعی = دعوی کرنیوالا امراد مخالف
نا سزا = نالائق۔ مطلب۔ جو شخص
تمہارا مخالف ہے تو تم اسکے مخالف نہ بنو
اور جو تمکو نالائق کہے تو تم اسکو نالائق
نہ کہو یعنی برائی کا بدلہ برائی نہ دو بلکہ برائی
کرنیوالے کیساتھ نیکی سے پیش آؤ۔
(۳) حقیقت = اصلیت۔ ماہیت۔
جانکاہی = جان کا گھٹانیوالا مرض =
بیماری حقیقت جانکاہی مرض =
مرکب اضافی مرکب کے معنی جانکی گھٹانیوالی
بیماری مصیبت = ع تکلیف مادہ صوب۔
جمع اس کی مصائب۔ ناسازی یا موافق۔
مصیبت ناسازی دوا = مرکب کے
معنے ناموافق دوا کی تکلیف۔
مطلب۔ کہیں تو میں جان گھٹانیوالی
بیماری کی حقیقت لکھتا ہوں اور کہیں
ناموافق دوا کی کہانی کہتا ہوں۔
(۴) شکایت = گلہ۔ رنج = بیماری۔
گراں نشین = جمنے والا۔ نہ ٹلنے والا۔
شکایت رنج گراں نشین = مرکب
اضافی مرکب کے معنے نہ ٹلنے والی بیماری
کا گلہ۔ حکایت = ع۔ مادہ حکی۔
کہانی جمع اس کی حکایات۔ گرینہ یا =

مطلب - قدرت نے موسم بہار کے پہولوں کی سبز کیوں سے گل نرگس کی آنکھ کو بینائی دیکر روشن کر دیا ہے -

(۴) شاہ دیں دار = اسلام کا بادشاہ دین کی حفاظت کرنے والا بادشاہ مراد بہادر شاہ بادشاہ (ظفر) شاہ دہلی جو ۵۷ء میں رنگوں بھیجے گئے اور وہیں ملک بقا کی طرف رحلت فرمائی -

(نوٹ) مرزا غالب نے بہادر شاہ بادشاہ کی بیماری سے شفا پانیکی تہنیت کیا ہی میں یہ غزل لکھی تھی -

مطلب - اے غالب دنیا والوں کو بیحد خوشی حاصل کیوں نہ ہو جبکہ اسلام کے بادشاہ ابوالمظفر بہادر شاہ نے بیماری سے شفا پائی - صفحہ ۱۵

نواب سید محمد خاں رند

(۱)

(۱) چہکتے ہیں = چہچہاتے ہیں، خوش آوازی سے بولتے ہیں مرغ چمن) = باغ کے پرند بلبل - گل = خاص گلاب کا پھول - مجازاً عام پھول - یاسمن = چنبیلی

مطلب - باغ کے پرند کیسی کیسی دلکش آوازسے چہچہا رہے ہیں - اور کیسے کیسے عجیب عجیب رنگ برنگ کے پھول اور گلاب اور چنبیلی چٹک رہی ہے -

(۲) عبرت = کسی حشر کی حالت دیکھکر نصیحت حاصل کرنا - غافل = بیہوش ہزاروں = اردو جمع ہزار نہ بارگاہ مراد فرد -

مطلب - اے بیہوش غافل ذرا عبرت کی نظر سے غور کر کہ قبروں میں کیسے کیسے بہادر اور (ہفت اقلیم کے بادشاہ) مسرف پہنے ہوئے سوئے ہوئے ہیں یعنی کیسے بے بسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں

(۳) ہتھے چڑھنا = قابو میں آنا - گہات میں لگنا = تاک میں رہنا، راہزن = ڈاکو - لٹیرا - مطلب = ہم راہزن میں کسی کے کبھی قابو میں نہ آتا تھے ڈاکو ہمرا ہوں میں لا سکے واسطے ہمرے راستہ کر

مہر = سورج۔ تماشائی = تماشا دیکھنے والا۔
مطلب۔ اس ادا سے بہار آئی کہ چاند اور سورج اسکا تماشہ دیکھنے والے ہیں۔
(۲+۳) ساکنان = جمع ساکن رہنے والا۔ خطۂ خاک = پارۂ زمین یہاں مراد زمین ہے۔ عالم آرائی = دنیا کی آرائش۔ دنیا کی زینت۔ سر تا سر = اس سرے سے اس سرے تک۔ بالکل۔
رشک = ف۔ اسم فاعل ترکیبی شرمندہ کرنیوالا۔ سطح = جسم کا وہ حصہ جو صرف لمبائی اور چوڑائی میں تقسیم ہو سکے۔
چرخ مینائی = زمردیں آسمان۔ مراد نیلا آسمان مرکب چرخ بمعنی آسمان اور مینا بمعنی زمرد اور یائے نسبت چونکہ آسمان کا رنگ بھی نیلا ہے اور اہل فارس کبھی سبز لوکبھی نیلا بھی مراد لے لیتے ہیں اسلئے چرخ مینائی بمعنی نیلا آسمان کہا گیا اور مینا اصل رنگین آبگینہ کو کہتے ہیں جو شیشہ پر ہوتا ہے [illegible] ہیں جو بلور میں جڑا ہوا ہو اسلئے اِسکو چرخ مینائی کہا۔
مطلب۔ اے زمین کے رہنے والو ذرا دنیا کی آرائش کو تو دیکھو آرائش اسکو کہتے ہیں کہ اب یہ زمیں اپنی آرائش کے سبب اس سرے سے اس سرے تک زمردیں آسمان کو شرمندہ کرنیوالی ہوگئی ہے۔
(۴) سبزہ = ف۔ ہریالی۔ روئے آب = پانی کے اوپر۔ کائی = ایک قسم کی گھاس ہے جو پانی کے اوپر سبز کھچی رہتی ہے حکماء نے اسکو گھاس ہی مانا ہے۔
مطلب۔ زمین پر پھولوں اور درختوں کی یہ کثرت ہے کہ گھاس کو جب زمین کے اوپر جگہ نہ ملی تو وہ پانی کے اوپر کائی بنکر وہیں جم گیا اور وہیں قیام اختیار کر لیا
(۵) سبزہ = ف۔ ہریالی۔ گل = پھول۔ چشم نرگس = گل نرگس کی آنکھ۔ نرگس ایک قسم کا پھول ہے جس سے حسینوں کی آنکھ کو تشبیہ دیتے ہیں۔ بینائی = حاصل مصدر دیدن بمعنی دیکھنا بینائی دیکھنے کی قوت۔

کی ابتدا اور انتہا دو عدم کے درمیان
ہے اور یہی دو عدم میری ابتدا اور فنا
کے جھگڑے بس ثابت ہوا کہ میری بقا اور
فنا ایک ہیں غیر نہیں ہیں۔
(۴) غور سے = گہری نظر سے مرآتِ دل =
دل کا آئینہ۔ آئینۂ حق نما = خدا کا
دکھانے والا آئینہ یعنی وہ آئینہ جس سے
خدا کی ذات جلوہ گر ہو۔ ایک = جہاں کوئی
بے مثل ہے مانند۔ مطلب - اے مخاطب
ذرا تو اپنے دل کے آئینہ کو گہری نظر سے
دیکھ کیونکہ یہ آئینہ خدا کی ذات اور صفات
کا روشن کرنے والا انسان کے سینہ میں
بے مثل اور یکتا ہے یعنی انسان کا دل
انسان کے سینہ میں ایک ایسی نایاب
چیز ہے کہ جس سے خدا کی ذات کا جلوہ
ہم کو نصیب ہو سکتا ہے لہٰذا دل اس
آئینہ کو گناہوں کے زنگ سے پاک صاف
کرنے کے لئے کی اور پاکیزہ رکھنے کی
سعی لازمی ہے۔

(۵) راہ صدق = ایمان کا راستہ۔
راہ صفا = صفائی کا راستہ۔ مطلب
اے غافل ہوش دنیا میں خدا کے
ڈھونڈنے کے بہت طریق ہیں مگر سچا
اور صاف راستہ ایک ہی ہے اور ایک
ہی ہو سکتا ہے۔
(۶) مطلب - اے رندو جو کچھ تم زبان
سے کسی کو کہو گے تو اس کے جواب میں تم
بھی ویسا ہی سنو گے کیونکہ اسی میں
فقیر اور بادشاہ ایک مرتبہ میں ہو سکتے ہیں

خواجہ حیدر علی آتش

(۱) قیام = مادہ (قوم) استادگی مراد
وجود ہستی۔ طلسمی مقام = وہ مقام
جہاں انسان کو جھوٹی خیالات نظر آئیں
نئے نئے شکلوں میں نظر آئیں مادہ اور کوئی
شکلیں جو خزانوں اور دفینوں میں
ہوتی ہیں۔ مطلب - دنیا کی حالت
کبھی اور کسی زمانہ میں بھی یکساں نہیں
رہی گویا یہ دنیا ایک طلسمی مقام ہے

چھپ چھپ کر میری ناک میں بیٹھے
اپنی ہوشیاری کی تعریف کرتا ہے۔
(۴) گل = پھول۔ خار = کانٹا۔ خزاں =
پت جھڑ کا موسم۔ چمن = باغ۔ مطلب =
موسم پت جھڑ نے بڑے بڑے گلزار اور
باغوں کو اجاڑ کر یہاں تک تباہ کر دیا ہے
کہ جس مقام پر پہلے پھلواری لگی ہوئی
تھی وہاں اب ایک کانٹا اُگا ہوا
نظر نہیں آتا۔
(۵) رند = شاعر کا تخلص ہے۔ اتفاقاً =
اچانک۔ ذکرِ شعر و سخن = شاعری کا چرچا
شعر یعنی اشعار، کلام موزوں مراد شاعری
مطلب = کل رند صاحب سے ہماری اچانک
ملاقات ہو گئی تھی اُن سے بہت کچھ شعر
سخن کا تذکرہ ہوتا رہا۔

(۱۴)

(۱) خداوند = مالک۔ ارض =
زمین جمع اس کی اراضی۔ سما = ۶۔ مادہ (سمو)
آسمان جمع اس کی۔ مطلب = قسم کی قسم
کھا کر میں کہتا ہوں کہ زمین اور آسمان
کا مالک صرف ایک (سچا) خدا ہے۔
(۲) وجود = ہستی۔ عدم = نیستی۔ بقا =
۶۔ مادہ (بقی) زندگی۔ فنا = مرنا مادہ (فنو)
مطلب = ہمارا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے
اور اسی طرح ہماری زندگی اور ہمارا مرنا
برابر ہے یعنی نہ ہمارا ہونا ضروری اور نہ
(نہ ہونا) لازمی ہے بلکہ دنیا میں ہمارے
ہونے سے کچھ رونق اور نہ ہونے سے
کچھ بے رونقی نہ ہوگی بس ہماری بقا
اور فنا کا حاصل ایک ہے۔
(۳) عدم = نیستی۔ ہونا وجود = ہستی
موجود ہونا۔ ابتدا = ۶۔ مادہ (بدء) شروع
انتہا = ۶۔ مادہ (نہی) ختم۔ مطلب =
میرا نہ ہونا یعنی عدم میرا شروع ہے کیونکہ
جب میں پیدا نہیں ہوا تھا تو میرا عدم تھا
پس جب میں پیدا ہوا میری ابتدا عدم
سے ہوئی اور میرا نہ ہونا یعنی مرنا میرا انتہا
ہے اور یہ بھی عدم ہے پس میری (تاتی)

تو خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور اس
نماز کے پردے میں دنیا کی مال و دولت کا
طالب ہے یہ نفس کی عبادت ہوئی نہ خدا کی
پھر بھلا اس نماز کو کس طرح وہ نماز
(جو خدا کی عبادت ہے) تصور کر سکتا ہوں
اے عابد اسلئے میں تیری نماز سے انکار کرتا
ہوں اور ایسی نماز کو دور ہی سلام کرتا ہوں
(۴) بُت خانہ = مورتی گھر۔ جہاں
بہت سی مورتیاں پرستش کی غرض سے
رکھی ہوئی ہوں۔ مسجد = اہل اسلام
کا عبادت خانہ وہ پاک مکان جہاں
صرف خدا کی عبادت کی جاتی ہے۔ جمع
اس کی مساجد مادہ (سجد) مقام =
مادہ (قوم) قیام گاہ۔ ٹھیرنے کی جگہ۔
مطلب۔ (اے ظاہر پرست) تو اگر
عابد ہو بت خانہ کو گرا دو اور مسجد کو ڈھا دو
جو دکھاوے کی عبادت کے گھر ہیں مگر اس
دل کو جس میں خدا کی تجلی اور اس کا
ظہور وارد ہوتا رہتا ہے اسکو نہ توڑو
بلکہ اس کی حفاظت کرو یعنی چونکہ
انسان کا دل خدا کی تجلی کا قیام گاہ
ہے اسلئے اس کی حفاظت کرنا ضروری
اور لازمی ہے اور مسجد اور مندر جنمیں
ریاکاری کی پرستش ہوتی ہے انکو
چھوڑ دو کیونکہ دکھلاوے کی عبادت
خدا کو پسند نہیں ہے بلکہ اسکی مضر ہے
کیونکہ اس میں شرک فی التوحید پایا
جاتا ہے جس کی داکمی دوزخ ہے۔
(۵) بے باکی = بے خوفی۔ نڈر پن
کسی سے نہ ڈرنا۔ خوفناک = ڈرنیوالا۔
عضو = بدن کا حصہ۔ بدن کا ٹکڑا۔
صبح = ضد شام۔ مطلب۔ دنیا
میں ہر ایک چیز بالکی بیخوفی اور
نڈرپن سے لرزتی اور کانپتی ہے۔
صبح کو جس کی زبان بڑی دراز ہے
بارے ڈر کے اٹھکر بڑے ادب اور
تعظیم سے سلام کرتا ہے۔ (لو) (سچ
کی زبان وہ سفید اور نورانی خط ہیں

کہ جہاں ہمیشہ نئی نئی ڈراونی شکلیں
ظاہر ہوتی رہتی ہیں گویا دنیا میں انقلاب
اور تبدیلی ایک امر لازمی ہے۔
(۴) دفتر گل = پھول کی پتیوں سے
مراد ہے۔ لالہ = ایک قسم کا سرخ رنگ پھول
مختصر = مادہ (خصر) خلاصہ۔ چھوٹا شارٹ
گلستاں = باغ مراد دنیا۔ تمام = مادہ
(تمم) ختم۔ اخیر۔ مطلب۔ گل لالہ اور گلاب کے
دفتر یعنی ان کی پتیوں میں یہ مختصر مطلب
درج ہے کہ باغ یعنی دنیا کی سیر صرف
دو روز میں ختم ہو جائیگی کیونکہ پھولوں
کی پتیاں جہاں کھلیں ہوا اور سورج کی
گرمی سے خشک ہو کر فوراً ہی جھڑ جاتی
ہیں یعنی جس طرح پھولوں کو کھلنے کے بعد
بہت ہی تھوڑی سی مہلت دیگئی ہے
اسی طرح دنیا والوں کو ظہور اور وجود
کے بعد اس دنیا میں قیام کرنے کی
بہت تھوڑی سی مہلت دیگئی ہے یعنے
اسے دنیا پر مغرور بنا کا قیام دائمی نہیں
ہے دھوکا نہ کھاؤ۔
(۳) حضور قلب = دل کی حاضری
ادا = پوری۔ زاہد = عابد۔ عبادت
کرنیوالا۔ نماز = اہل اسلام کی خاص
عبادت جسمیں خدا کے سامنے گردن
جھکا کر کھڑا ہوکر اور عاجزی کے ساتھ
زمین پر ماتھا ٹیک کر اپنا سجدہ اور خدا
کی خاص بادشاہت اور توحید اور
یکتائی کا دل اور زبان سے اقرار اور
اسکی حمد و ثنا بیا کرے اور محمد صاحب
علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت پر
شہادت دیکر اپنے لئے اور تمام اہل
اسلام کے لئے خیر و برکت کی دعا مانگی۔
تیرا اسلام ہے دکھاوے کا ہے
مطلب۔ اے عابد تونے ایک دن بھی
دل کو خدا کے سامنے حاضر کر کے نماز نہ
پڑھی میں سمجھتا ہوں کہ دل کی نماز سے
بالکل ننگ ہوں یعنی اس بیدلی اور
دکھاوے کی نماز کو نماز نہیں سمجھنا کیونکہ

ہو کر پہلے مرکز عزت اور آبرو حاصل ہو گی
زندگی میں تو کوئی پوچھتا نہیں۔
(۳) احتیاط = ع۔ مادہ (حیط) پرہیز
کرنا مراد حفاظت کرنا جسم خاکی = خاکی
بدن۔ غبار = گرد۔ توسن = سرکش
گھوڑا یعنی رواں = فنا ہونیوالی عمر
غبار توسن عمر رواں = فنا ہونیوالی
عمر کے گھوڑے کی گرد۔ غبار توسن = مرکب
اضافی باضافت استعارہ اور توسن
عمر رواں = مرکب اضافی باضافت مجازی
مطلب۔ شاعر کہتا ہے کہ میں خاکی بدن
کی احتیاط اور حفاظت نہیں کر سکتا
کیونکہ وہ فنا ہونیوالی عمر کے سرکش
گھوڑے کا گرد ہے جب عمر رواں کا سرکش
گھوڑا نہیں ٹھہرتا تو جسم خاکی جو اسکا
گرد ہے کیونکر محفوظ رہکر قرار پا سکتا
ہے یہ برابر اسی طرح تحلیل ہوتا رہیگا
جیسا توسن دوڑا چلا جا رہا ہے یہ گرد
بھی اڑکر تحلیل ہوتا رہیگا نہ اسکو سکون
نہ اسکو قرار ہوگا دونوں ایکدن
اسی طرح تحلیل ہو کر ختم ہو جائیں گے۔
(۴) زہ = زاید ملیں کے معنے۔ واژون
الٹا۔ کوکب بخت = مرکب اضافی باضافت
مجازی۔ اقبال کا ستارہ۔ زمین =
مشہور مراد لغت آدمی۔ آسمان = مشہور
شاعر نے مراد اپنی ذات اور اپنا علو مرتبہ
لیا ہے۔ مطلب۔ اپنے اقبال کا ستارہ
ایسا الٹا ہو گیا ہے کہ میرا علو مرتبہ
پست اور ذلیل لوگوں سے بھی پست
اور ذلیل ہو گیا ہے۔
(۵) بحمد اللہ = خدا کا شکر۔ ممدوح =
ع۔ مادہ (مدح) تعریف کیا گیا جس کی
تعریف کیجائے۔ ناسخ = شاعر کا تخلص
جگر بند = مرکب مقلوب اصل بند
جگر جگر کا ٹکڑا۔ امام = پیشوا۔ جمع اَمر
کی آئمہ مادہ (امم) انس = جمع انسان
جان = جمع جن وہ مخلوق جس کا
مادہ آتش (آگ) ہے اور (آگ) کے

جو صبح کاذب کے بعد روشن ہو ہو کر اور پھیلکر
تمام دنیا کو اپنی روشنی سے روشن
کر دیتے ہیں اور ہر غنچو کے گم گھنگ سلام
کر رہے کے یہ معنی ہیں کہ صبح کیوقت رات کی
بہت سکڑ سہارا ہوتا اور لپیٹے سے کھڑا
ہو جانا گویا یہ صبح کی زبان درازی سے
ڈر کر تسلی سلام کرتا ہے تاکہ صبح کی زبان
درازی سے محفوظ رہے۔ بیشک زبان
دراز سے بچنے کے لئے لطائف الحیل سے
اچھا حیلہ ہی ہے۔

(۴) آتش = شاعر کا تخلص حق حق
ٹھیک ٹھیک۔ دروغ = جھوٹ۔
مطلب۔ اے (آتش) اگر تو ٹھیک
ٹھیک بوجھے تو یہ بات ثابت کی ہیں
کہ ہم لوگ شاعر اور ہمارا کلام بالکل جھوٹ

شیخ امام بخش ناسخ

(۱) نفس = سانس جمع اسکی انفاس
بادبان = وہ آڑ کہ جسکے ذریعہ سے
جہاز مخالف ہواؤں سے محفوظ رہتے ہیں
اور چلتے ہیں۔ روانہ ہی = جاری ہے۔
کشتی = ناؤ۔ عمر رواں = جانیوالی عمر
مراد فنا ہونیوالی عمر۔ مطلب۔ اے ناسخ
ہمارا ہر ایک سانس فنا ہونیوالی عمر کی
کشتی کے رواں ہونیکے لئے بادبان کا کام
دے رہا ہے اور عمر رواں کی کشتی سانسوں
کے بل پر رواں ہے اگر یہ سانس
بادبانی نکریں تو بس یہ کشتی وہیں رک
جائے اور فنا کے سمندر میں ایک دم
غرق ہو کر رہجائیں۔

(۲) تن خاکی = خاک کا بدن وہ بدن
جو خاک کا بنا ہوا ہے۔ قدر = عزت۔
نہاں = پوشیدہ چھپا ہوا۔
حجاب = پردہ جمع اس کی حجب۔
مطلب۔ شاعر کہتا ہے کہ اپنی عزت اور
آبرو اس حالی قالب میں اس طرح
پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہے جیسے طرح زمین
کا کرہ آسمان کے لئے پردہ بنا ہوا ہے
یعنے اس تن حاکی اور خاکی قالب جدا

(۳)

(۱) زورِ بازو = بازو کی قوت، ہاتھ کی طاقت۔ مزہ = لطف۔ مزعفر = مسلمانوں کا ایک خاص قسم کا کھانا جسمیں علاوہ چاول، شکر سفید اور گھی کے یخنی میں سندہ ملوا کر کشمش گھی میں تلا ہوا مربا گلکرود زعفران لونگ الائچی کیوڑہ وو یگر خوشبوئیں ڈالکر طیار کیا جاتا ہے۔ مطلب = چونکہ ہم اپنے بازو کی طاقت سے کھاتے ہیں یعنی اپنی محنت سے روزی پیدا کرتے ہیں اس لیے ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہماری خشک اور سوکھی روٹی میں جو لطف ہے وہ مالداروں کے مزعفر میں کہاں ہے یعنی ہماری سوکھی روٹی مالداروں کے بڑے بہا بڑے بہا لذیذ کھانوں سے بہتر ہے۔

(۲) دلکو لیے کہاں گئے = دلکو چھین کر بھاگ گئے۔ کدہر = کسطرف۔ انشا = تخلص شاعر۔ گنبدِ بے در = بے در کا گنبد مراد آسمان۔ مطلب = اے انشا نہیں معلوم کہ وہ معشوق میرا دل چھین کر کس طرف کو بھاگ گئے ہیں اس بے در آسماں میں ظاہر اکوئی کھڑکی بھی تو نہیں معلوم ہوتی جس سے یہ خیال کیا جاوے کہ اسطرف کو میرا دل چھین کے بھاگ گئے ہیں۔

(۴)

(۱) اتفاق = مادہ (وفق) اجابت جالست تو جُنبے = زمانہ موافق نہ ہو۔ بنی رہتی ہے = زمانہ موافق ہو رہا ہے۔ لیکن، دل غنی = بے پروا دل۔ آزاد دل۔ مطلب = زمانہ کا اسبے موافق ہونا یا نہ موافق ہونا ایک امر اتفاقی اور رجالس ہے لیکن آدمی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ اپنے دلکو بے پرواہ اور آزاد رکھے یعنی ہو سکے تو اسکا غم فضول ہے۔

(۲) ثواب = مادہ (ثوب) بالتہ کا صیغہ ہے۔ جھم جھم = جھپتہ۔ شرمیں = لگا تار۔ دائمی دیر کی۔ مضاف الیہ۔ روشنی رہا =

لطیف ہونیکے سبب وہ نظر سے غایب
رہتے ہیں جگر بند سے مراد نواب امجد علی
شاہ والئے لکھنؤ کیہے۔ امام الس و جان
سے مراد حضرت (علی رضی اللہ عنہ)
ہیں جو حضرت محمد صاحب علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے چوتھے خلیفہ ہیں چونکہ
اجداد مادری میں سے واحد علی شاہ کے
سید محمد امین ہی ہے جو کہ محمد شاہ کے
زمانہ میں برہان الملک اور سعادت خاں
کا خطاب پاکر اودہ کا صوبہ دار مقرر ہوا
تھا اسلئے آنکو جگر بند امام الس و جان
کہا ہے یعنی حضرت علی کا جگر بند اگرچہ
آبائی سلسلہ قرا یوسف خاں ترکمان سے
ملتا ہے لیکن جگر بند امام ہونیکے لئے انکی
مناسبت کافی ہے۔ مطلب۔ اے
ناسخ خدا کا شکر ہے کہ میرا ممدوح اس
مقدس ذات کا جگر کا ٹکڑا (فرزند) ہے
جو کہ تمام انسانوں اور جنوں کا پیشوا ہے
سید انشاء اللہ خاں انشا

(۱)

(۱) صاحب = مراد دوست ہرزہ
ہیں = بیہودہ ہیں۔ گلہ = شکایت۔
نباہتا ہوں = تعلق کو قایم رکھتا ہوں۔
حوصلہ = ہمت۔ مطلب۔ صاف ہے۔
(۲) گئے ہوئے = مرے ہوئے۔
مطلب۔ مرنیوالوں کی ہمکو بالکل کبھی
خبر نہیں نہیں معلوم کہ ان مرنیوالوں
کا قافلہ کونسے راستے جاتا ہے جو پتا
نہیں لگتا۔
(۳) بارگراں = بھاری بوجھ۔
عرصۂ وقف بہار ہستی = زندگی۔
عدم = نیستی۔ فاصلہ = مراد مسافت۔
مطلب۔ اے پیارے دوستو یہ بھاری
بوجھ دنیا کے تعلقات کا کیوں کر اٹھانا
چاہئے کیونکہ اس دنیا کی زندگی سے
اور عدم تک کچھ زیادہ فاصلہ نہیں ہے
یعنی تھوڑی سی زندگی کیلئے دنیا کے زیادہ
تعلقات نہ پیدا کرنا چاہئے۔

مطلب - یہ پہلے سے آدمی ہیں نہ پہلا
سا لوگوں میں اتفاق رہا یہ دنیا پہلی
سی نہیں ہے اب یہ دنیا نئی دنیا ہے۔
(۳) مطلب - آجکل کے لوگوں کی بات
قابل اعتبار نہیں رہی کیونکہ اس زمانہ
کے لوگ پہلے سے خیالات کے آدمی نہیں
اور یہ لوگ پہلے سے لوگوں کی طرح زبان
نہیں رکھتے ہیں یعنی اپنے مطلب کے واسطے
فوراً زبانیں بدل لیتے ہیں۔
(۴) رنگ = ڈھنگ - طرز - انداز - ہوا
رنگ بدلے ہے = ہوا اپنا انداز بدل لیتی
رہتی ہے - آن = وقت - لحظہ - زمان =
زمانہ یہاں مراد آسمان ہے زمان ہر وقت
مطلب - اے ہم سفر ہر لحظہ ہوا اپنا انداز
بدلتی رہتی ہے اور یہ زمین اور آسمان
کبھی ہمیشہ ایسا رنگ رہے لیے رہتے ہیں
یعنی موسموں میں ہمیشہ تبدیلی اور زمین
آسمان کی تاثیرات میں انقلاب سدا
ہوتا رہتا ہے۔

(۲)

(۱) مدعا = مقصد - خدا جانے = خدا
خوب جانتا ہے مراد مجھکو نہیں معلوم۔
مطلب - اے دوست ہمارا تو اصل مقصد
تو ہے مگر نہیں معلوم اے دوست تیرا
مقصد کیا ہے۔
(۲) حرم = خانہ کعبہ - بیت اللہ شریف
دیر = بت خانہ - عیب = برائی - یاں =
مراد کعبہ - وہاں = مراد بت خانہ۔
مطلب - کعبہ سے نکل کر بت خانہ کی
طرف جانا کوئی برائی نہیں ہے کیونکہ
اگر کعبہ میں خدا ہے تو بت خانہ میں بھی
خدا ہے صوفیہ کے نزدیک وحدۃ الوجود
کے قاعدہ سے (ہمہ اوست) سب جگہ وہی
ہے مسجد مندر کعبہ بت خانہ کوہ جنگل
خشکی تری یعنی بلندی کوہ دشت
حیوان انسان کوئی اس سے خالی
نہیں بلکہ ہمہ اوست صرف تمہاری
سمجھ کا فرق ہے ورنہ سب عین ہی

یعنے وزیر کی روشنی۔

مطلب۔ وزیر نواب دولہا شیر بہادر کی روشنی ہمیشہ اور لگاتار مسلسل تمام ہر ایک ملک میں کھلی رہے یعنی اس کی کشش اور فیض ہمیشہ تمام ملکوں کھلا رہے۔

(۳) دولت = ع سلطنت۔ حکومت جمع اس کی دول مادہ (دول) بنی = دلہن۔ دولہا سعادت علی = لکھنؤ کا نواب جو ۱۲۱۳ھ میں لکھنؤ کے تخت پر بیٹھا اور سولہ سال دس مہینے حکومت کر کے دنیا کو خیرباد کہکر چلدیا۔ بہنا = دولہا یارب = اے خدا۔ بنی = اتفاق۔ اتحاد۔

مطلب۔ بادشاہت دلہن ہے اور نواب سعادت علی دولہا ہے اے خدا ان دولہا دلہن میں ہمیشہ اتفاق اور اتحاد رکھیے ہمیشہ تو اس نواب کو اس حکومت پر قائم رکھ۔ بنی۔ بنا۔ اور بنی میں صنعت اشتقاق اور پہلے مصرعہ کے بنی اور دوسر مصرعہ کے بنی میں صنعت تجنیس تام۔

(۴) قایم رہے = موجود رہے۔

چاند سا = مکھڑا۔ برا چیتے = برا چاہے جاں کنی = بے چینی۔ حالت نزاع۔ مرنیکے وقت کی حالت۔ مطلب۔ اے خدا یہ نواب چاند سی صورت والا خوبصورت دنیا میں موجود رہے جو کوئی اسکا برا چاہے وہ ہمیشہ بےچین اور بیکل رہے۔

(۵) مطلب۔ اے انسان تو اپنی ہمت کو بالکل ہار جس بات کا تو نے پکا ارادہ کر لیا ہے اس کام کو پورا کر کے چھوڑ یعنے جو ارادہ دل سے کر چکا ہے اسکو پورا کر۔

میر محمد تقی میر

(۱)

(۱) آناً فاناً = ایک ایک آن میں یعنی ہر وقت سماں = کیفیت۔ اور ہے = دیگرگوں ہے۔

مطلب۔ پہلی سی زمین ہے اور پہلا سا آسمان ہے اسلئے ایک ایک آن میں زمانہ کا رنگ اور کیفیت بدلتی رہتی ہے۔

(۲) اجتماع = ع۔ اتفاق مادہ (جمع)۔

والا ہے یعنی محتاج ہے۔ مطلب۔
اُس دوست کو جو سب سے علیحدہ اور بے
تعلق ہے یعنی کسی کا محتاج نہیں تمام
عالم جو اُس سے تعلق رکھنے والا اور
اُس کا محتاج ہے کیونکر اُس کو پہچان
سکتا ہے یعنی اُس بے مثل خدا کو جو
تمام تعلقات سے پاک ہے اور انسان جو
ہر طرح سے محتاج ہے اُسکو ہرگز نہیں
پہچان سکتا۔ (دوسرا مطلب) اُس
دوست ناآشنا خو کو عالم ہرگز نہیں سمجھ
سکتا اگرچہ وہ تمام عالم میں آشکارا ہے
یعنی اگرچہ وہ باعتبار ذات کے پوشیدہ
ہے مگر باعتبار صفات اور آثار افعال
کے آشکارا اور عالم آشنا ہے۔
(۷) مطلب = خدا اس عالم حادث
سے جدا ہے لیکن چونکہ وہ اس عالم
کا خالق ہے اسلئے اُسکو اس سے تعلق
بھی ہے لیکن یہ ایک ایسی کیفیت ہے
(کہ جو انسانی فہم و ادراک سے) باہر ہے

اور یہ ایک ایسا عالم ہے جو تمام
عالموں سے نرالا ہے دوسرے مصرعہ
میں عالم معنی کیفیت اور جہان
دونوں مورد ہو سکتے ہیں۔
(۸) گرد سر = سر کے چاروں طرف
سر گھوم جانا = دوران سر ہو گیا۔ مغز
بگڑ گیا۔ عقل میں فتور آگیا ہے۔ مطلب۔
اے پیر جب میرا اُس دوست کے سر کے
چاروں طرف گھومنے لگا یعنی اُس کا
طواف کرنے لگا تو وہ بولا کہ اے صاحب
آپکو دوران سر ہو گیا ہے یا آپکی عقل
جاتی رہی ہے یعنی میرا طواف زیارت
اُسکو گوارا نہوا اور میری حسرتوں کا
خون کر کے پیر مل گیا۔

(۳)

(۱) مطلب = بہار آگئی کیونکر ذہن
کی ٹہنیوں سے ہرے ہرے سبز پتے
پھوٹ رہے ہیں اور بہلواریوں پھولدار
درخت کٹوروں سے پُر ہو گئے

(ممکن) ہے اور ساور بلا تعین واجب الوجود
ہے جیسے بلبلہ یا قطرہ مع تعین تشخصی کے
بلبلہ اور قطرہ ہے اور اگر دونوں کا تشخص
جدا کر لیا جائے تو پھر وہی پانی کا پانی ہے
مگر اس مسئلہ کے بیان کے لئے علماء ظاہری نے
اجازت نہیں دی جبتک تصوف اور
عرفان میں یکرنگی کا درجہ نصیب ہو اگر
بلا اسکے کوئی ایسا اعتقاد رکھیگا تو وہ
عند الشرع کافر ہے۔

(۳) نہیں ملتا = برابر نہیں مراد
نرالے طرز کا ہے۔ سخن = کلام موزوں
گفتگو = کلام۔ ڈھب = طریقہ۔ طرز
مطلب = ہمارا کلام موزوں کسی کے
رنگ سے نہیں ملتا یعنی انوکھے اور نرالے
طرز کا ہے کیونکہ ہمارے کلام کا طرز
ہی جدا ہے۔

(۴) مطلب = میں زندہ رہوں یا
مر جاؤں مگر سنت اور روا کے طریقہ کو
نہ چھوڑوں گا۔

(۵) تماشا کردنی = سیر کرنے کے لائق
تماشا کردنی میں یائے لیاقت کی ہے
مرکب ہے (تماشا کردن) مصدر مرکب
بمعنی سیر کرنا سے اور یائے لیاقت بمعنی لائق
مرکب ہے معنی سیر کرنے کے لائق۔ داغ سینہ =
سینہ کا داغ مراد رنج صدمہ غم۔
تختہ = پھولوں کا چمن۔ اس تختہ میں =
مراد اس سینہ میں۔ مطلب = میرے
سینہ میں غم کے داغ کا پھول سیر کرنے کے
لائق اور دیکھنے کے قابل ہے کیونکہ یہ
پھول اس سینہ کے تختہ میں نئی وضع کا کھلا ہے

(۶) بیگانہ خو = مرکب مقلوب اصل
میں خوئے بیگانہ ہے مرکب ہے خو بمعنی عادت
اور بیگانہ بمعنی ناآشنا سے مرکب ہے معنی
ناآشنا کی طرح عادت رکھنے والا یعنی
تعلق نہ رکھنے والا۔ سب سے علیحدہ۔ عالم =
جہان۔ عالم آشنا = مرکب مقلوب اصل
میں آشنائے عالم ہے بمعنی تمام جہان کا
آشنا یعنی تمام جہان اس سے تعلق رکھنے

فاعل ردو (نام دنیا میں) مشہور ہے ۔
(۳) نازک مزاج ۔ نازک طبیعت
مراد نازک چیز ہے ۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو ۔
مطلب ۔ میرا دل بہت نازک طبیعت
ہے اگرچہ میرا دل چوٹ شیشہ کی مانند
نہایت نازک ہے گر جائیگا اور گرتے ہی
ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا یعنی اگر میرا دل
اپنی مراد کے خلاف کوئی بات دیکھیگا تو
فوراً ہی اثر پذیر ہو کر زخمی ہو جائیگا ۔
(۴) تسلی ۔ مادہ (س ل ی) الجھے
بدستور ۔ پہلے قاعدہ کے موافق ۔
مطلب ۔ میرے دل کو کسی وقت بھی
اطمینان حاصل نہیں ہوا وہی پہلی سی
بے چینی موجود ہے ۔
(۵) سعی ۔ کوشش جمع اس کی
مساعی ۔ مقدور ۔ مادہ (ق د ر) طاقت
مطلب ۔ اے میر اگر تم (حصول مقصد
کے لئے) زیادہ کوشش کر سکتے ہو تو
اسی قدر کر سکتے ہو کہ فقط اپنی جان

دیدو اس سے زیادہ آگے ظاہر کوئی چیز نہیں

(۵)

(۱) گفتگو ۔ کلام ۔ ریختہ ۔ اردو شاعری
مطلب ۔ صاف ۔
(۲) عمداً ۔ قصداً ۔ جان ہے تو جہان ہے
آپ زندہ ہیں تو تمام دنیا زندہ ہے
یعنی خود مر گئے تو دنیا مر گئی ۔
مطلب ۔ اے میر کسی کو اپنے آپ مرنا
نہیں چاہئے کیونکہ اگر آپ زندہ ہیں
تو دنیا زندہ ہے خود مر گئے تو ہماری
طرف سے دنیا بھی مر گئی ۔

(۶)

(۱) مطلب ۔ ہماری طرف سے جو گھٹا
سا گذرا تو وہ بھی ہماری بیکسی پر رو کر
چلی گئی ۔
(۲) مصائب ۔ مادہ (ص و ب) جمع
مصیبت ۔ سانحہ ۔ حادثہ ۔ ناگہانی دکھ
مطلب ۔ بہت مصیبتیں تو ہم سہتے ہی
رہتی ہیں مگر دل کا قابو سے نکل جانا

نظر آرہے ہیں۔
(۳) کیسو کئے = بڑا محاورہ ہے اب
کسی کے بولتے ہیں۔ دستِ طمع = لالچ
کا ہاتھ مراد سوال کا ہاتھ دراز کریں یا
پھیلائیں۔ مطلب۔ اب ہم سوال
کا ہاتھ کسی کے سامنے نہیں پھیلاتے
ہیں یعنی ضرورت کے وقت کسی سے کچھ
نہیں مانگتے ہیں کیونکہ سوال کا ہاتھ
مرجائے دھرے دھرے سوگیا ہے یعنے
سوال کرنا ہمنے بالکل چھوڑ دیا ہے
(۳) مرتبۂ عالی = بڑا مرتبہ اہل
خاک = دنیا والے اہلِ دنیا۔ جیوں
مانند سپہر = آسمان۔ ور دور
مراد دور دور۔ مطلب۔ اہل دنیا
اس خدا کے مرتبہ کو ہرگز نہیں
سمجھ سکتے کیونکہ آسمان کی طرح اسکے
مرتبہ عالی سے دور ہی دور کھڑے
رہتے ہیں۔ کسی کسیکے گد ہی نہیں ہوا
(۴) گلشن = باغ۔ رنگِ گل =
پھول کا رنگ۔ مطلب۔ اسے میر
چونکہ موسم بہار کے سبب پھولوں کے
شوخ رنگ سے باغ میں ایک آگ سی
لگ رہی تھی جسکے سبب باغ میں قدم
رکھنا تھا تو بلبل عاشق گل نے دیکھا
مارے رشک کے دور ہی سے پکار کر کہا
کہ صاحب باغ سے پرے پرے نکل جاؤ
اندر قدم نہ رکھنا۔

(۴۴)

(۱) مجبوری = ناچار۔ زمین سخت ہے
آسمان دور ہے = مجبوری اور ناچاری
مطلب۔ دل کسی کے آنے پہ مجبور اور اسے
تھامنے میں اسکو سخت مجبوری اور
ناچاری ہے یعنی دل کسکے قبضہ سے باہر ہے
(۲) تمنّا = ع۔ مادہ (م ن ی) آرزو۔
تمنائے دل = دل کی آرزو۔ سلیقہ =
ع۔ مادہ (س ل ق) عقل سمجھ تمیز
مطلب۔ دل کی آرزو نکالنے کیلئے
ہم حال تک دستہ تک اور سہارا ہے

مطلب۔ آج زمانہ میں خوشی کی حکومت
اور عیش کے سامان ہو رہے ہیں اور
اس دنیا کے باغ میں ہر ایک شخص پھول
کی طرح مارے خوشی کے کھلا ہوا ہے۔
(۲) کوئین وکٹوریا = ملکہ معظمہ۔
جوبلی = دورِ حکومت کے پچاس برس
بعد کی خوشی۔ دھوم ہے = شہرت ہے۔
ہر سو = ہر طرف۔ نغمۂ عشرت = عیش کے
راگ۔ نور چراغاں = چراغوں کی روشنی
مطلب۔ آج ملکہ معظمہ کے دورِ حکومت
کے پچاس سال بعد کی خوشی کیلئے چاروں
طرف دھوم ہو رہی ہے کیونکہ ایک طرف عیش
کے راگ گائے جا رہے ہیں تو دوسری
طرف چراغوں کی روشنی اپنا جلوہ دکھا رہی ہے
(۳) کھلی پڑتی ہیں = شگفتہ ہو رہی
ہیں۔ کلیاں = جمع کلی بے کھلا پھول
صحن گلشن = باغ کا صحن۔ جوش مسرت
خوشی کا جوش۔ خوش = بہت خوش
الحان = خوش آواز۔ مطلب جس
طرف نظر پڑتی ہے باغ کے صحن میں پھولوں
کی کلیاں چٹکی ہوئی نظر آتی ہیں اور ہر
ایک خوش آواز پرند خوشی کے جوش
میں کھڑا ہوا ہے۔
(۴) لبسان = مانند۔ بوئے گل =
پھول کی خوشبو۔ اپنے جامہ سے باہر ہے =
پھولے نہیں سماتے۔ نسیم = ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوا۔ گلشن عیش = عیش کا باغ۔
مسرت = خوشی۔ مادہ (مسر) عطر
افشاں = خوشبو پھیلانے والا۔ مطلب
ہر ایک شخص پھولوں کی خوشبو کی طرح
خوشی کے سبب اپنے جامہ سے باہر ہے یعنی
خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا کیونکہ
خوشی اور عیش کے باغ کی کھڑکی کھلی ہوئی
چاروں طرف خوشبو نکل پھیل رہی ہے۔
(۵) زیر فلک = آسمان کے نیچے۔
رشک قمر = چاند کو مات دینے والا۔
شرمندہ کرنیوالا۔ شب = رات۔
نور = روشنی۔ رشک مہر = نمایاں =

ایک ناگہانی بلا ہوگئی۔

(۳) مقام = قیام گاہ۔ خانۂ آفاق = دنیا کا قیام گاہ یعنی دنیا۔ مطلب صاف

(۴) ٹک = یعنی ذرا۔ پرانا محاورہ ہے اب متروک ہے۔ مطلب۔ صاف۔

(۲)

(۱) کافر = خدا کا انکار کرنیوالا۔ روّیہ = طریقہ۔ دین = مذہب۔ طریقہ۔ روا = جائز۔ مطلب۔ صاف۔

(۲) دیر رہنا = مدت تک رہنا۔ سرائے فانی = فنا ہونیوالا مسافر خانہ۔ کارواں سرا = پڑاؤ۔ قافلہ ٹھہرنے کی جگہ مسافر خانہ۔ مطلب۔ صاف۔

(۳) عمر عزیز = پیاری عمر۔ گذاری = ختم ہوگئی۔ مطلب۔ صاف۔

(۴) ہر فرد = ہر شخص۔ مطلب = ہر شخص اور ہر ایک مذہب والا یہ کہتا ہے کہ وہ سدا (ہمیشہ) رہیگا مگر جس نسبت ہر ایک شخص اس لیے بس خدا سے

رکھتا ہے کہ جس سے عقل حیرت میں پڑے

صفحہ ۱۶۵

قصائد

تہنیت جشن جوبلی کوئن وکٹوریا قیصر ہند

تہنیت = ع مادہ (ہ ن ی) مبارکبادی

جشن جوبلی = جشن۔ پہلے حرف کو زبر دوسرے حرف کو سکون = مجلس شادی۔ مجازاً خوشی۔ جوبلی۔ یہ انگریزی لفظ ہے یونانی میں اسکو (یوبل) کہتے ہیں یوبل وہ خوشی ہے جو دور حکومت کے ہر پچاس برس کے بعد منائی جاتی ہے (کوئن وکٹوریا) ملکہ معظمہ قیصر ہند۔

(۱)

(۱) دَور = حکومت۔ چکر۔ عشرت = عیش۔ آرام۔ برنگ گل = گل کی طرح پھول کی طرح۔ باغ جہاں = دنیا کا باغ، فضا فضا ہماری۔ خنداں = ہنستا ہوا۔ مراد شگفتہ کھلا ہوا۔

سب سے چھوٹا۔ اعلیٰ ۔ ع۔ مادہ (علو) سب سے بڑا۔ ادنیٰ و اعلیٰ ۔ مرکب معنی چھوٹے بڑے۔ فرمانروا ۔ اسم فاعل ترکیبی حاکم۔ کم مایہ ۔ کم پونجی والا۔ دہقان ۔ کسان۔ مطلب ہر ایک چھوٹے اور بڑے پر خواہ وہ حاکم ہے یا کوئی غریب کسان ہے خوشی کے جوش کی ایک حالت طاری ہے یعنی ہر ایک خوشی کے جوش میں بھرا ہوا ہے۔

(۱۰) محو آسائش ۔ آرام میں مشغول مصروف آرائش ۔ زینت اور سنگار پر فریفتہ۔ مصروف بمعنی مشغول مجازاً فریفتہ۔ شگفتہ ۔ ف۔ کھلا ہوا مثل گل ۔ پھول کی طرح۔ شاداں ۔ ف۔ خوش۔ فرحاں ۔ ع۔ مادہ (فرح) خوش۔ مطلب۔ کوئی آرام و چین میں مشغول ہے اور کوئی اپنے سنگار پر فریفتہ ہے۔

(۱۱) تعجب کیا ۔ اچنبھے کی بات نہیں اہل عالم ۔ دنیا والے۔ یہ حیرت کیا ۔ کوئی حیران ہونیکی بات نہیں ہے۔

قیصر ۔ ملکہ معظمہ کا لقب۔ ثناخواں تعریف کرنیوالا۔ مطلب۔ دنیا والوں کو (لوگونکو) جو اسقدر خوشی ہے یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے اور نہ یہ کوئی حیرت میں آنیکی بات ہے جو ہر ایک آدمی ملکہ قیصر ہند کی دل سے تعریف کرنیوالا ہے (یعنی ایسا ہونا ہی چاہیئے) اور اسکی وجہ اگلے اشعار میں ہے۔

(۱۲) سریر ۔ ع مادہ سرر۔ تخت جمع اسکی سرائر۔ سریر آرائی ۔ تخت آراستہ کرنا۔ پنجاہ سالہ ۔ پچاس برس کے خیر و خوبی ۔ نیکی اور بھلائی مراد اچھا انتظام۔ محل لطف باری ۔ خدا کی مہربانی کا محل۔ مقام شکر یزداں ۔ خدا کے شکر کا مقام۔ مطلب۔ ہر ایک آدمی اس وجہ سے خوش اور ثناخواں ہے کہ ملکہ معظمہ کی پچاس برس کی حکومت بہت اچھے انتظام سے خدا کی مہربانی کا محل اور اسکے شکر کرنیکا

روش سورج کا مات دینے والا۔ شرمندہ کرنے والا۔ مطلب۔ اس رات کو ہر ایک مکاں آسماں کے نیچے ایسا روشن ہو گیا ہے کہ وہ روشن چاند اس سے شرمندہ ہو رہا ہے بلکہ یہ ایک ایسی رات ہے جس کی روشنی روشن سورج کو بھی شرمندہ کر رہی ہے۔

(۶) فروغ = روشنی۔ آتشبازی = آگ کا مشہور کھیل۔ ہر سو = ہر طرف کواکب = جمع کوکب۔ ستارہ۔ منفعل = مادہ (انفعال) شکست۔ دیدۂ افلاک = آسمانوں کی آنکھ (چاند) افلاک = جمع فلک۔ حیران = متحیر حیرت زدہ مطلب۔ چاروں طرف آتشبازیاں عجب سا جلوہ دکھا رہی ہیں انکی روشنی سے آسمان کے ستارے بھی ماند پڑ گئے اور آسمان کی آنکھ (چاند) بھی ان کی روشنی دیکھکر متحیر اور حیرت زدہ سا ہو گیا ہے۔

(۷) رقص کی محفل = ناچ کی محفل۔ جائے دعوت = دعوت کا جشن تصویر بنتی ہے = فوٹو کھینچے ہیں۔ سرو چراغاں = وہ روشنی جو درختوں اور سرو وغیرہ پر قندیلیں اور روشنی کے قمقمے لٹکا کر کیجاتی ہے۔ مطلب۔ اس جشن کے سبب کہیں تو ناچ کی محفلیں قائم ہیں اور کہیں دعوت کے جشن اڑ رہے ہیں اور کہیں فوٹو لئے جاتے ہیں اور کہیں درختوں اور سرو پر قندیلیں اور روشنی کے قمقمے لٹکا کر روشنی ہو رہی ہے۔

(۸) خیرات خانہ = لنگر خانہ۔ مکتب = مدرسے۔ تقسیم = بانٹنا۔ لیے = واسطے فصلِ زمستاں کے = جاڑے کا موسم۔ پے فصلِ زمستاں = جاڑے کے موسم کے واسطے۔ مطلب۔ صاف۔

(۹) اثر = تاثیر۔ جوش مسرت = خوشی کا جوش۔ ادق = مادہ (دولو)

سکہا نے میں لگی ہوئی ہے اور علم کو اسقدر
کھیلا دیا ہے کہ عقلمندوں کی عقلیں
دنگ ہو رہی ہیں۔

(۱۷) فکر ارسطو = حکیم ارسطو کا فکر ارسطو
کا خیال ارسطو کو ارسطا طالیس بھی
کہتے ہیں مشہور یونانی حکیم ہے اور یہ
اسکندر ابن فیلقوس کا اتالیق اور
وزیر اعظم تھا طفل دبستان = مکتب
کا لڑکا مطلب۔ شاعر کہتا ہے کہ سلطنت
انگلشیہ کے زمانہ میں اسقدر مدرسے
اور کالج قایم ہوئے ہیں کہ حکیم ارسطا
طالیس کا خیال بھی انکے عالموں کے
سامنے ایک معمولی مکتب کا بچہ ہے یعنی
حکیم ارسطو کا کمال علم بھی انکے سامنے ہیچ ہے

(۱۸) مطلب = حاصل خاکساروں کو =
عاجزوں کو تخت سلیماں = بادشاہ
سلیمان کا تخت جو ہوا پر اڑتا تھا سلیمان
ایک بادشاہ اور پیغمبر ہوئے ہیں
خدا پاک نے انکو اسقدر طاقت عطا فرمائی
تھی کہ تمام انسان حیوان درندے
چرندے پرندے دیو جن سب کے سب
انکے تابع اور زیر فرمان تھے اور ہوا
ان کی ایسی محکوم اور زیر فرمان تھی کہ
یہ جہاں چاہتے وہیں انکے تخت کو لیجاتی
تھی مطلب۔ حکومت انگلشیہ نے
ریل گاڑی کیا جاری کی ہے گویا ہر ایک
ادنی اور اعلی آدمی تخت سلیمانی
پر اڑا اڑا پھرتا ہے۔

(۱۹) کھٹکا = خوف۔ قزاقوں = اردو
جمع قزاق = لٹیرا۔ ڈاکو۔ دہشت = ڈر
رواں ہے = جاتا ہے۔ بے زحمت = بغیر تکلیف
خوف = ڈر بے خطر = بے اندیشہ ہر سمت
ہر طرف۔ مطلب = صاف۔

(۲۰) تجارت = ع مادہ (تجر) سوداگری
گرم بازاری = رونق سامان عیش بند
ع عیش و آرام کا سامان عیش بند ع
مادہ عیش معنی آرام جنس ق ل = دکی
جنس اصنا مجازی ارزاں = سستا

مقام بنی ہوئی ہے یعنی چونکہ پچاس
برس حکومت کرنیکا جشن ہو رہا ہے
اس وجہ سے ہر ایک شخص خوش دل
اور دل سے تعریف کر رہا ہے۔
(۱۳) جنت نشاں = جنت کی
مانند۔ عہد = زمانہ مراد زمانہ حکومت
جمع اسکی عہود۔ رشک گلستاں =
باغ کا شرمندہ کرنیوالا مطلب صاف۔
(۱۴) رئیس = مادہ (ر ء س) سردار
مراد والیان ریاست۔ امن و امان =
چین و چاں۔ ناظرِ حالِ ریاست =
ریاست کے حال کی حفاظت کرنیوالا سرسبز
ہری۔ دہقان = کسان جمع اسکی
دہاقین مطلب صاف۔
(۱۵) قطرہ افشانی ہیں = قطرے
ٹپکاتے ہیں۔ مینہ برسانے ہیں۔
کیا پروا = کچھ پرواہ نہیں فیضِ نہر
نہر کی بخشش۔ دامانِ زمیں = زمین
کا دامن مراد سطح زمین۔ گوہر افشاں

موتی برسانیوالا۔ مطلب۔ اگر آسما
گھٹائیں مینہ نہ برسائیں تو کچھ پروا
نہیں ہے کیونکہ سرکاری نہروں کی
فیاضی اور بخشش زمین کے دامن کو
موتیوں سے بھر رہی ہے یعنی چونکہ سرکاری
انتظام سے کھیتیوں کو نہروں کے
ذریعہ سے آبپاشی کی جاتی ہے۔ اس
لئے آسمانی بادلوں کی پرواہ نہیں
(نوٹ) کوئی ناظم سے پوچھے تو سہی
کہ نہروں میں پانی کہاں سے آتا ہے
مگر نئی روشنی کے شاعروں کا کلام کفر ہی
سے چلا پاتا ہے اور انھوں نے اسی
کا نام لطف کلام سمجھ رکھا ہے ورنہ
کلام میں کفر کی چاشنی کیوں ہوتی۔
(۱۶) نظرِ سلطاں = بادشاہ کی نظر
تعلیمِ رعایا = رعایا کا پڑھانا۔ اشاعتِ
علم = علم کا پھیلانا۔ یہ ہے = اسقدر ہے کہ
عقل حیران ہے۔ عقل دنگ ہے۔ مطلب
بادشاہ کی خاص نظر اپنی رعیت کو علم و ہنر

ربّ = پروردگار۔ مراد خدا۔ گردش = ف
چکر۔ گردوں = ف آسمان۔ گرداں =
ف گھومنے والا۔ گردشِ گردونِ گرداں =
مرکب اضافی یعنی گھومنے والے آسمان کا چکر
فروغ = ف۔ روشنی۔ مہر = ف سورج۔ مہ =
مخفف ماہ یعنی چاند۔ زینتِ عالم = جہان
کی آراستگی۔ زینت۔ نشاط انگیز = ف
اسم فاعل ترکیبی خوشی بڑھانے والا۔ انتظامِ
باد = مرکب اضافی ہوا کا بند و بست۔
باراں = ف بارش۔ مینہ۔ دلِ اہلِ جہاں =
مرکب اضافی دنیا والوں کا دل۔ شہرِ تمنا
مرکب اضافی آرزو کا شہر مراد آرزو کا گھر
جس میں آرزو اور خواہش رہتی ہے۔ ہوائے
آرزو = آرزو کی ہوا۔ محیطِ قلبِ انساں
مرکب اضافی۔ (محیط) ع مادہ (حوط) احاطہ
کرنے والا۔ قلب دل جمع اسکی قلوب۔ انساں
آدمی مراد نوع آدمی۔ معرفت = ع مادہ (عرف)
سرنگی اہلِ دانش = عقلمند۔ تجلی =
ع مادہ (جلو) روشنی۔ تجلی علم = مرکب اضافی

یعنی علم کی روشنی۔ چراغِ راہِ عرفاں
خداشناسی کے راستہ کا چراغ۔ حضرتِ قیصر
سے مراد کوئن وکٹوریا قیصرِ ہند۔ اقبال =
ع مادہ قبل۔ نصیبہ۔ صحت = ع مادہ صحح
تندرستی۔ آفتابِ عدل = مرکب اضافی
باضافتِ مجازی انصاف کا سورج۔
کشور = ف ملک۔ تاباں = روشن
چمکتا ہوا۔ مطلب۔ سب ہندو اور
مسلمانوں کی محبت اور سچے دل سے
دعا ہے کہ اے پروردگار (خدا) جب تک
گھومنے والے آسمان کا چکر قائم رہے
اور جب تک چاند اور سورج کی روشنی
سے دنیا کی زینت اور آراستگی ہے اور
جب تک بارش اور ہوا کا بند و بست
(دنیا) کی خوشی بڑھانے والا ہے اور جب تک
دنیا والوں کا دل آرزو کا شہر بنا ہوا
ہے یعنی جب تک لوگوں کے دل میں آرزو
باقی ہے اور جب تک نوع انساں کے دل کو
آرزو کی ہوا گھیرے ہوئے ہے اور جب تک

مطلب - اس حکومت انگلشیہ میں ہندوستان کی رعایا کو ایسی رونق ہے کہ عیش و آرام کا سامان جتنی دل سے کبھی سنا ہے جتنی دل کا سماں ہو یا تو ظاہر ہے کیونکہ جس دنوں کی رعیتیں بے دام بے درم مفت انکو دیئے جاتے ہیں آگے اکیلی ہاں میں مگر آجکل سامان عیش اس سے بھی زیادہ سستا کب ہو مبالغہ ہے ورنہ جتنی دل سے سستا کہاں ہو سکتا ہے۔

(۱۳) طلسم تازہ = ساطلسم - کارخانہ تار = تارگھر تار برقی = ٹیلیگراف زبان تار = اضافت مجازی مراد تار پنہاں = پوشیدہ مطلب صاف۔

(۲۳) رعایا = مادہ (رعی) جمع رعیت۔ حقوق = جمع حق محفوظ رہتے ہیں = نگہ رکھے جاتے ہیں قانون = قاعدہ مادہ (قنن) جمع اسکی قوانین - حامی = مادہ حمی مددگار حاکم = حکم دینے والا۔ نگہبان = محافظ - مطلب صاف۔

(۳۳) توجہ = کسی چیز کی طرف خیال کرنا۔ مفید = مادہ (فید) فائدہ مند مفید عام کام = وہ کام جو عام لوگوں کے واسطے فائدہ مند ہوں علم کا طالب = علم کا چاہنے والا خواہاں = ن چاہنے والا مطلب = تمام لوگوں کا خیال اُن کاموں کیطرف مائل ہے جو فائدہ مند ہیں کوئی علم کا چاہنے والا ہے تو کوئی ہنر کا خواہش مند ہے۔

(۴۳) شفاخانوں = اردو جمع شفاخانہ مقفل = مادہ (ق ف ل) بمعنی قفل - بات، سپے = واسطے رنج = غم - راحت = آرام - راحت کا مادہ (روح) ورود تکلیف۔ درماں = علاج مطلب شفاخانوں نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے (کہ وہ ہر ایک تکلیف کے لئے چین ہیں اور ہر درد کا علاج ہیں) غرض تمام شفا خانے باعث راحت و چین ہیں۔

(۲۵ سے ۹ تک) خلوص = مادہ (خلص) محبت - صدق = سچائی - پایا اسے

اور جھوٹ سے بالکل خالی اور کوسوں دور رہے
(۸) افکار ہے جمع فکر۔ خیال۔ والدین
تثنیہ والد باپ۔ تغلیباً (ماں) اور (باپ)
دونوں کو والدین کہتے ہیں۔ شریک ہے
مادہ (شرک) ساجھی۔ ساجھی ہمدرد ہے
غمخوار۔ درد میں شریک ہونیوالا معین ہے
مادہ (عون) مددگار۔ اہل شعور ہے مرکب
اہل بمعنی والا اور شعور بمعنی سمجھ سے مرکب
معنے سمجھ والا سمجھدار مطلب (وہ لڑکا)
ایسے چلن اور کنڈکٹ کا ہو کہ اپنے دل
سے وہ والدین کے خیالات کا شریک ہو
یعنی ہمیشہ انکے خیالات کی مطابقت کرے
اور کبھی ان سے مخالفت اور سرکشی نکرے
اور ہمیشہ انکا ہمدرد اور مددگار اور
سمجھ سے کام لے۔

(۹) راضی ہے مادہ (رضی) خوشی پسند
کرنیوالا۔ مصلحت ہے مادہ صلح بھلائی
مراد صلاح رائے۔ صابر ہے مادہ (صبر)
صبر کرنیوالا۔ باادب ہے باقاعدہ تمیزدار
(مؤدب) عقیل ہے مادہ (عقل) عقلمند
جمع اسکی عقلاء۔ غیور ہے مادہ (غیر)
غیرتمند مطلب۔ یہہ کہ وہ باپ کی
صلاح اور رائے پر راضی اور خوش
رہے یعنی کبھی اسکی رائے کے خلاف
نکرے اور ہمیشہ (ماں باپ) کے ساتھ
باتمیز اور مؤدب اور طبیعت کی خلاف
باتوں پر صبر کرنیوالا اور عقل سے کام
لینے والا اور غیرتمند ہو۔

(۱۰) خاندان ہے نسب قبیلہ۔ عزت ہے
آبرو۔ نیکیوں کا دوست ہے نیکی پسند
کرنیوالا۔ صحبت بد ہے بری سوسائٹی
نفور ہے مادہ (نفر) نفرت کرنے والا
مطلب صاف۔

(۱۱) کسب کمال ہے ہنر حاصل کرنا
علم کی تحصیل۔ شب ہے رات۔ روز ہے دن
دھن ہے شوق۔ مطلب صاف۔

(۱۲) صفات ہے جمع صفت۔ خوبی۔
مطلق ہے مادہ (طلق) بالکل۔

عقلمندوں کے دل میں خدا کے نام کی بزرگی
موجود ہے اور جبتک علم کی روشنی خدا
شناسی کے راستہ کا چراغ بنی ہوئی ہے
(غرض ان سب سے یہ ہے کہ جبتک دنیا کا
وجود قائم ہے ملک وکٹوریہ قیصر ہند کو
جنکے انصاف کا سورج تمام ملک کو روشن
کر رہا ہے اقبال اور تندرستی کے ساتھ
زندہ اور سلامت رکھے۔

از خان بہادر سید اکبر حسین صاحب اکبر
بیٹے کی خوشی

(۱) نور ہے ع۔ روشنی جمع اسکی انوار
لطف ہے ع۔ کیفیت جمع الطاف۔ سرور ہے ع
مادہ (سرر) خوشی۔ مطلب صاف۔
(۲) آپکے دم سے ہے۔ آپکے سبب سے۔
ہر سمت ہے ہر طرف۔ نازاں ہے ف اسم
فاعل سماعی فخر کرنیوالا مغرور ہے ع مادہ فخر۔
گھمنڈ۔ مطلب صاف۔
(۳) خوش قسمتی ہے خوش نصیبی۔ نشانی
یادگار۔ خدا کا کرم ہے خدا کی بخشش۔

ظہور ہے ظاہر۔ مراد نتیجہ۔ مطلب صاف
(۴) اکبر ہے شاعر کا تخلص اتفاق
ہونا۔ قول ہے کہا۔ مطلب صاف
(۵) البتہ ہے ضرور۔ تحقیق۔ شرطیہ
مجازاً قید۔ ہونہار ہے ہوشیار۔ مائل ہے
ع مادہ میل رغبت رکھنے والا۔ مطلب۔
لیکن شرط یہ ہے کہ بیٹا ایسا ہوشیار ہو
کہ اس کا دل نیکیوں کی طرف جھکا ہوا
ہو اور برائیوں سے کنارہ کرنیوالا ہو
(۶) پیدر ہے نیمت وقت کلام بولنے
کے وقت۔ لب پہ ہے مراد زبان پر۔ جناب ہے
سر ہے حضور ہے سر۔ دونوں تعظیمی کلمے
ہیں جو بزرگوں سے کلام کرتے وقت
استعمال کئے جاتے ہیں۔ مطلب صاف
(۷) برتاؤ ہے طریقہ۔ قاعدہ۔ صدق ہے
سچائی۔ فریب ہے دہوکہ۔ مکر ہے حیلہ۔
زور ہے ع۔ جھوٹ۔ مطلب۔ اس کا
چال چلن اور طریقہ صحبت اور سچائی سے
بہرہ اور بھرا ہوا ہو اور دہوکہ حیلہ

اگرچہ ہندوستان میں آگیا مگر حقیقت
میں اس نے کچھ نہیں دیکھا یعنی وہ کچھ
نہ کر سکا کیونکہ اس کے دور کرنے کے واسطے
بڑی بھاری فوج ڈاکٹروں کی طیار رہتی ہے

(۷ و ۸) محکمہ = مادہ (حکم) سلسلہ
حفظانِ تندرستی = تندرستی کی حفاظت
از = سے. زیر دست = محکوم. تا = تک
افسر = سردار. مرکب کے معنی محکوم سے
لیکر سردار تک. جہاں دیکھے ہوئے =
تجربہ کار. گروہ = ف. جماعت
جماعت مراد کثرت سے. بدر = باہر
مطلب = ایک سلسلہ (حفظان صحت)
کا قائم ہے اس میں ہزاروں آدمی محکوم
سے لیکر بڑے بڑے افسر تک اور بکثرت سے
تجربہ کار ڈاکٹر موجود ہیں (یقین تو یہی)
کہ یہ سب کے سب ایکدن اس وبائی مرض
کو اس ملک ہندوستان سے نکال کر
ہی چھوڑیں گے.

(۸) غرض کہ = حاصل یہ کہ. قیصر ہند
کوئی انسان. مطلب = حاصل یہ کہ
جو کچھ انتظام ہو چکا ہے یا بالفعل ہو رہا
ہے (ایسا بندوبست) کوئی دوسرا
بادشاہ نہیں کر سکتا ہے.

(۹) کیسے نہ دیں = کیونکر نہ دیں.
شرط آدمیت = انسان ہونے کی شرط ہے.
شاہ نیک سیر = نیک خصلت بادشاہ
سیر جمع سیرت. عادت. مطلب = ہم
بادشاہ کو کیونکر دعا نہ دیں کیونکہ انسان
ہونے کی شرط ہی یہ ہے اور دوسری بات
یہ ہے کہ ایسا بادشاہ نہ کبھی ہوا ہے
اور نہ کبھی ہوگا پھر دعا پھر کیوں ضروری نہ ہو.

(۱۰) کوئین = ملکہ معظمہ. بخیر = خیریت کے
ساتھ. باقبال = نصیبہ کے ساتھ.
آٹھ پہر = ہر وقت. مطلب = ہماری
ہر وقت خدا سے یہی دعا ہے کہ اے (خدا)
تو ملکہ معظمہ کو خیریت اور اقبال کے
ساتھ ہمیشہ زندہ اور سلامت
رکھ.

پتا = نشان. قصور = خطا. مطلب اگر لڑکے میں مذکورہ بالا خوبیاں بالکل موجود نہیں ہیں اور پھر بھی والدین کو ایسے بیٹے کے ہونیکی خوشی ہے تو ایسی خوشی سراسر خطا اور قصور ہے۔

از شمس العلماء مولانا نذیر احمد مرحوم ایل۔ ایل۔ ڈی

(۱۴)

(۱) گزند = و خوف. وہشت ہراس = ڈر۔ خوف = ڈر۔ خطر = اندیشہ۔ مطلب ہماری بالا لکابت اور دشمن کے سبب سے ڈر سے کیونکہ ہمکو کسی قسم کا خوف اور وہشت اور ڈر نہیں رہا (اسکی وجہ اگلے اشعار میں ہے)

(۲) پناہ = امن۔ وکٹوریا (انگریزی ملکہ معظمہ قیصر ہند۔ شفقت = محبت مہربان مادر = پیاری ماں۔ مطلب صاف

(۳) بخل = کنجوسی. فیض = بخشش باراں = مینہ۔ بارش زر = سونیکی بارش۔ سونیکا مینہ۔ مراد ترقی دولت

مطلب۔ اگر آسمان مینہ برسانے میں کنجوسی کرے اور مینہ نہ برسائے (تو کوئی حرج نہیں) کیونکہ آسکی بخشش نے مینہ سے بڑھکر سونے اور چاندی کے مینہ برسا رکھے ہیں مراد یہ کہ معاش کے اسباب بہت سے جاری کر رکھے ہیں

(۴) کوئی شئے = کوئی چیز۔ زے = قسم = جنس۔ ماکولات = کھانیکی چیزیں۔ اسکا مادہ (اکل) ہے۔ جمع ماکول ہے چلی آرہی ہیں لدلد کر = باہر غیر ملکوں سے چلی آرہی ہیں مطلب بار ملکوں ملکوں سے کھانیکی چیزیں (ریل) میں لدکر ہمارے واسطے چلی آرہی ہیں۔

(۵) پلیگ = انگریزی۔ طاعون۔ وبائی مرض۔ آتے تو آئی = آنیکو تو آگئی۔ اس لئے کیا دیکھا = کچھ نہیں دیکھا۔ دفع کی خاطر = دور کرنیکے واسطے۔ ستعد = مادہ (عدد) طیار لشکر = فوج۔ مطلب۔ مرض طاعون

قطعات

خان بہادر سید اکبر حسین اکبر

تجارت

(۱)

(۱) قومیں = اردو جمع قوم - تجارت = سوداگری - عروج = مادہ (عرج) بلندی مراد ترقی معراج = جو سیڑھی کا آلہ سیڑھی یہاں مراد بلندی کا سبب - مطلب = تمام قومیں سوداگری کے سبب ترقی پکڑتی ہیں اور یہی ان کے لئے بلندی اور ترقی کا سبب ہوا ہے -

(۲) واقعی = نفس الامر - واقع میں - سلطنت = حکومت - زور یورپ = یورپ کی طاقت - مطلب - در اصل سوداگری بھی ایک حکومت ہے - اس زمانہ میں تمام یورپ کو اسی کا بل ہے اور اسی سے آج ان کو طاقت ہے -

(۳) شہرت - دلیل - مطلب - اسے

[illegible]

ترقی کا زینہ سوداگری ہے دیکھو لفظ (تاجر) کے سر پر تاج موجود ہے کیونکہ (تاجر) کے دو جز ہیں پہلا جز تاج ہی ہے

سید کی وفات

(۲)

(۱) باتیں ہی باتیں ہیں = کچھ نہیں کرتے تھے - سید = سر سید احمد - مطلب = ہم جو کہتے ہیں اسکو کرتے تھے یہ بھی حرف سمجھ لو کہ کہنے والے اور کر دکھانے والے میں کیا فرق ہوا -

(۲) کہہ جو چاہے کوئی = سید احمد کو چاہے کوئی کچھ کہے یعنی لعنت ملامت کرے - خوبیاں = جمع خوبی نیکی - مطلب - اے اکبر سید احمد کو اگرچہ دنیا لعنت ملامت کرے مگر یہ تو بھی کہے گا کہ مرنے والے میں باعتبار دوسروں کے بہت سی اچھی باتیں تھیں

صفحہ ۱۴۴ - ۱۴۳ موں کی فرمائش

(۳)

فرمائش = ف حاصل مصدر فرمودن

[illegible]

ننگ = شرم، عار، شرم۔ اختیار نکرو = پسند نکرو۔ مطلب۔ اگر تم قرض لوگے تو ہمیشہ قرض خواہ سے بھاگتے رہوگے تم اس قرض اور قرض خواہ سے بھاگنے کی شرم اور عار کو تک پسند کرتے رہوگے۔

(۳) وعدہ خلافی = وعدہ کو خلاف کرنا۔ بے اعتبار = جبکا کسی کو اعتبار نہو۔ مطلب صاف۔

(۴) وبال جان = جان کی بلا، سر گلے کبھی۔ کفایت شعار = مرکب کفایت کاری کداری کرنا۔ کافی ہونا اور شعار معنے طریقہ سے مرکب کے معنے انتظام سے خرچ کرنیوالا اپنی آمدنی سے ضروری حاجتوں کو پورا کرکے کچھ آئندہ کے لئے جمع کرنیوالا۔ مطلب جسکے تم قرض کو اسی حال کی بلا سمجھوگے کبھی انتظام سے خرچ کرنیوالے اور مصیبت سے حرج اٹھانے والے نہیں ہو سکتے۔

(۵) دُرّ = موتی جمع اسکی دُرَر۔ شاہوار = بادشاہ کے لائق مراد بیش قیمت۔ کوڑیوں کے مول = بہت ہی سستا۔ زنہار = خبردار۔ ہرگز بھول کر بھی نہ لینا۔ مراد کسی حال میں بھی نہ لینا۔ مطلب۔ صاف (۶)

مقروض = مادہ (قرض) قرضدار۔ پیادہ = پیدل چلنے والا۔ بتر = سخت خراب۔ مانا = فرض کرو۔ فرس = گھوڑا۔ راہوار = تیز رفتار۔ مطلب اگر تم کسی کے قرضدار ہوگئے تو تم پیدل چلنے والے سے بھی بدتر ہو اگرچہ تمہارے پاس بڑا تیز رفتار گھوڑا ہی کیوں نہو یعنی کیسے ہی فاضل ہو مگر قرض خواہ کے سامنے آنکھیں نیچی ہی رہینگی۔

(۷) غالب = مراد یقین ہے۔ قطع سفر = سفر پورا کرنا۔ محال = ناممکن۔ قرض کے ٹکڑے = قرض لیکر ٹکڑے کھانیوالا ہو۔ مطلب۔ یقین ہے کہ اگر تم کسی سے

نقصان دکھائی بھی نہیں دیتا اور پھر
امیر غافل ہو کے بیٹھے ہیں کوشش نہیں کرتے

وفاداری

(۶)

(۱-۲) آقا = مالک۔ ہوٹل = انگریزی
مسافر خانہ۔ غذا = کھانا۔ جہالت
= مادہ (جہل) نادانی۔ تعصب =
مادہ (عصب) طرفداری۔ مطلب سیکھئے
ایک کتے سے کہا کہ تو اپنے آقا کی لاش پر
اس طرح کیوں کھڑا سا کیوں مر رہا ہے
مسافر خانے کی طرف جا کر اپنے کھانے
کیلئے کھانا کیوں نہیں تلاش کرتا ہے
کتے نے (فوراً) ہی جواب دیا کہ تمہارے
نزدیک میرا آقا پر جان دینا نادانی ہو
یا تعصب (طرفداری) ہو لیکن میرے
نزدیک وفاداری سب سے بہتر چیز ہے
صفحہ ۱۶۶۔ نوکری اور جاہ طلبی

(۷)

(۱) صنعت = ہنر کاریگری مادہ (صنع)
جمع اسکی صنائع۔ حرفت = ہنر۔ مادہ حرف
پیشہ جمع اسکی حرف۔ توجہ = مادہ وجہ
غور کرنا۔ گورنمنٹ = سرکار۔ حکومت
حرص = لالچ۔ حرص کے بندے =
لالچی۔ ہوس جاہ = مرتبہ کی خواہش
مطلب صاف۔

از مولف
قرض

(۱) دام بلا = بلا کا جال مصیبت کا
پھندا۔ ہوئے گرفتار = قید ہوئے
پاس آبرو = عزت کا لحاظ۔ مطلب
قرض لینا اپنے کو بلا کے جال میں پھنسانا
اور قید کرنا ہے اگر تمکو اپنی عزت کا لحاظ
اور خیال ہے تو ہمیشہ قرض لینے سے
کنارہ کرتے رہو۔
(۲) کھنیا تے ہی رہو گے = منہ پھیرتے
ہی رہو گے۔ مراد بھاگتے ہی رہو گے
سدا = ہمیشہ۔ قرض خواہ = ادھار
دینے والا جس سے ادھار لیا جائے

اگرچہ تم بیاج لینے والے کو بہت برا سمجھتے ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ تم بیفائدہ ذلیل و خوار ہوگئے۔

(۱۱) بندۂ درہم = روپیہ کا غلام۔ وقار = عزت مطلب - اپنے سر دیکر، تم بیاج لینے والے کو روپیہ کا غلام سمجھ لو لیکن اسکے غلام تم ہو اب تم اپنی آبرو اپنے آپ خیال کرو۔

(۱۲) افسون = منتر۔ کارگر = اثر کرنیوالا۔ زہر مار = سانپ کا زہر۔ مطلب - اگر تم اژدہا رلیکر اپنی غذا بناؤگے تو یہ اژدہا کا لقمہ ایسا سانپ کا زہر بنجائیگا کہ اسکا زہر کسی منتر سے کبھی نہ اترے گا۔

شیخ ابراہیم ذوق خاقانی ہند

شب تنہائی

تنہائی کی رات

(۹)

(۱) ذوق = شاعر کا تخلص حال شب ہجر = جدائی کی رات کیفیت مطلب صاف۔

(۲) بخت سیہ = بدبختی۔ تیرگی = سیاہی مطلب = یہ تنہائی کی رات نہیں تھی بلکہ میری بدنصیبی کی تاریکی نے ایک اندھیر ڈال رکھا تھا جو مجکو رات معلوم ہوتی تھی اصل میں رات ڈھلتی

(۳) حواس = جمع حاسہ معلوم کرنیکی طاقت اس کی دس قسمیں ہیں پانچ ظاہرہ پانچ باطنہ ظاہرہ یہ ہیں قوۃ باصرہ۔ قوۃ سامعہ قوہ شامہ قوۃ لامسہ۔ قوۃ ذائقہ باطنہ یہ ہیں حس مشترک۔ خیال۔ وہم۔ قوۃ حافظہ قوۃ متصرفہ۔ غریب = متصل تھے ساکنہ ساکنہ تھے قریب سے = نزدیکی سے یہ قرینے = دور مطلب جس قدر میرے ہوش حواس تھے وہ سب سب مجھ سے دور اور جدا ہوگئے۔

(۴) گاہ = کبھی۔ گاہے = کبھی۔

ادو یا ریلیکر ٹکٹ لو گے تو ریل گاڑی
سے بھی ایسے سفر کو طے نہیں کر سکتے۔
(۸) کشتیِ نوح = حضرت (نوح) ایک
پیغمبر کا نام ہے جو حضرت آدم کی نویں
نسل میں پیدا ہوئے تھے اُن کی عمر
ساڑھے نو سو برس لکھی ہے نو سو برس
تک اپنی قوم کو وعظ نصیحت کرتے رہے
مگر اپنی مدت کے وعظ و پند سے چند
متعدد آدمی ایمان لائے تھے لوگوں
نے ان کی نصیحت کو نہ مانا تو خدا تعالےٰ
کی طرف سے گنہگاروں پر طوفان نازل
ہوا چالیس رات دن برابر سخت بارش
ہوتی رہی طوفان کا پانی پہاڑوں پر
چالیس گز اونچا چڑھ گیا تھا غرض تمام
حیوان اور انسان سوائے اُن لوگوں
کے جو حضرت نوح کی کشتی میں بیٹھ گئے
سب ڈوب گئے یہ کشتی حضرت نوح نے خدا
کی ہدایت اور الہام سے شمشیم کی
لکڑی سے سو برس کی مدت میں طیار
کی تھی یہ کشتی ایک ہزار دو سو گز لمبی
چھ سو گز چوڑی تیس گز اونچی اور
تین درجہ کی تھی حضرت آدم اور حضرت
نوح علیہما السلام کے درمیان ایک ہزار
پانچ سو برس کا فاصلہ گذرا ہے۔
ادا بطور قرض = ادا کے طریقہ پر چھوٹ
ڈر۔ مطلب۔ اگر تم ادھار لیا چھوٹ
نوح کی کشتی پر بھی سوار ہو گے تو یقینی
ڈر ہے کہ تم ہرگز پار نہیں ہو سکتے یعنی
منزل مقصود تک نہ پہنچو گے۔
(۹) مقروض = قرضدار۔ زیادہ دینا
آبرو = عزت۔ اپنے دل میں ہزار بات
بناؤ۔ اپنے دل میں ہزار طرح سے اس
کو آبرو دار سمجھو۔
(۱۰) سود خوار = بیاج لینے والا۔
اصل یہ ہے = حقیقت یہ ہے۔ بے سود
بلاوجہ۔ بے فائدہ۔ خوار = ذلیل۔
سود خوار اور بے سود خوار میں صنعت
تجنیس ناقص زائد ہے۔ مطلب

یہ کہا کہ اے اذان دینے والے تجھ کو
آخر میں ہو تو خوب وقت پر بولا ورنہ میں
تو مر ہی چلا تھا (خدا کرے) یہ تیری اذان
کی آواز کہ جس نے مجھکو صبح کے ہونیکی
خوشخبری سنائی ہے ایک روز تک اور رہے
بس گویا حصول مراد کی وجہ سے دعا
دیتا ہے۔

نیک و بد کی شناخت

(۱۰)

نیک = اچھا۔ بد = برا۔ شناخت = پہچان
(۱) آئینہ خانہ = آئینہ کا جو کمرہ۔ مراد آئینہ
مثال = نمونہ۔ تصویر۔ صاحب نظر =
نظر والا۔ آنکھ والا۔ مراد عقلمند۔
مطلب۔ تو اس دنیا کے آئینہ میں
یہ مثال سمجھ لے تاکہ تجھکو تمام اچھا
اور عقلمند سمجھیں۔
(۲) مطلب۔ اگر تو دوسرے کو
برا سمجھتا ہے تو سمجھ لے کہ تو خود برا ہے
اور اگر تو دوسرے آدمیوں کو اچھا
سمجھتا ہے تو یوں لے کہ اب تیری حالت
بہت اچھی ہے اور تو خود بہت نیک ہے

دوست کو ٹھہرانے کے لئے حیلے

(۱۱)

(۱) مطلب۔ اگر میرا دوست صبح کے
وقت آئے تو میں باتوں میں ہی
دوپہر کر دوں یعنی اسقدر دل کھول
کے باتیں کروں کہ صبح سے دوپہر
ہو جائے اور خوب دل کی حسرتیں
مٹاؤں اور اس پر بھی چاہوں
کہ ابھی اور باتیں ہوتی رہیں تاکہ
دن ڈھل جائے تو بہت ہی اچھا ہو
(۲) مطلب۔ اور اگر فرض کرو
کہ باتوں میں دن کبھی ڈھل گیا تو پھر
ایسا باتوں کا سلسلہ دراز کروں
جس سے شام ہو جائے اور پھر مجھکو
یہ کہنے کا کافی حیلہ مل جائے کہ آج نہیں
کل جانا بہتر ہوگا کیونکہ اب شام ہو گئی
(۳) مطلب۔ اور اگر فرض کرو کہ

بے تابی = بے چینی۔ بے طاقتی۔ کمزوری
اُٹھایا اور بٹھایا کا فاعل بے تابی اور
بے طاقتی ہے۔ مطلب صاف۔
(۵) طلوع صبح = صبح کا نکلنا یو پھٹنا۔
مطلب۔ یعنی صبح کی پو پھٹنے سے بہت
کچھ روشنی کو دیکھا مگر روشنی ہی نے مجھکو منہ
نہ دکھایا یعنی رات کی اندھیری ختم ہوئی۔
(۶) یٰسین = قرآن شریف کی ایک
صورت کا نام ہے۔ مطلب۔ میں رات
کی تنہائی میں اسقدر رویا کہ خود میرے
آنسو میرے منہ میں پانی ٹپکانے لگے
اور بیکسی نے میرے پاس آکر مجھے
سورہ یٰسین سنانا شروع کر دی یعنی
اکیلا تنہا پڑا ہوا رو رہا تھا (نوٹ)
اہل اسلام کے یہاں یہ قاعدہ ہے کہ
جب کوئی مرنے لگتا ہے تو برکت کے لئے
اُسکو سورہ یٰسین سناتے ہیں تاکہ اس
سورۃ کی برکت سے اُسکی جانکنی کی تکلیف
دور ہو جائے اور آسانی سے جان نکلے۔

یہاں بیکسی کو ایک یٰسین پڑھنے والا
آدمی فرض کر لیا ہے۔"
(۷۔۸) قریب خانہ = گھر کے نزدیک
اذان = نماز کے لئے نمازیوں کو خبر کرنا
اطلاع دینا۔ یارب = غرض۔ مطلب
شاید میری زندگی کے کچھ دن باقی رہ گئے
تھے کہ اچانک میرے گھر کے نزدیک کسی
شخص نے (صبح کی) اذان دی۔
(۹۔۱۰) اللّٰہ اکبر = اللہ بہت بڑا ہے
یہ کلمہ تعجب کے موقعہ پر استعمال کرتے ہیں
موذن = اذان دینے والا۔ مرحبا = آفرین
مکہ = عرب کا وہ خاص شہر ہے جس میں
کعبہ شریف ہے اور جہاں سے حضرت محمد
صلعم نے اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ مدینہ
خاص عرب کا وہ شہر مقدس جس میں
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مزار مقدس ہے۔ مطلب۔ (اللہ اکبر)
اس اذان سے مجھکو ایسی خوشی حاصل
ہوئی کہ خود خوشی نے آکر خوشی سے

تعلیم

(۱)

نوٹ - ہم اس سبق کے پورے پورے بند کے
معانی اور مطالب بیان کرینگے بلکہ
ایک ایک شعر کو حل کرینگے

(بند اول) حکم ناطق = قطعی حکم۔ اصل
فرمانروائی = بادشاہی کی اصل۔ سِرِّ
شاہنشاہی = بادشاہی کا بھید۔ کیمیا =
اکسیر۔ وہ پارہ کی خاک یا گندھک کا تیل جو تانبے
کو سونا بنا دیتا ہے۔ شاہ = بادشاہ
گدا = فقیر۔ مطلب - اب وقت کا یہی
حکم قطعی ہے کہ دنیا میں جو چیز قابل تعریف
ہے وہ صرف تعلیم ہی ہے اسی تعلیم میں
بادشاہی کا بھید پوشیدہ ہے اور آجکل یہی
تعلیم حکومت کی جڑ ہے اور یہ تعلیم ایک
ایسی اکسیر ہے جو بادشاہ اور فقیر دونوں
کو برابر کر دیتی ہے۔

(۲) محکوم = جو زیر فرمان ہو۔ ماتحت
طاعت = بندگی۔ راہ عدالت =
انصاف کا طریقہ۔ نقش عداوت
دشمنی کا نقش۔ رسم بغاوت = ایجی ٹیشن کا
قاعدہ۔ کہ = مختصر۔ کہتر۔ سب سے چھوٹا۔
مہ = مختصر مہتر۔ سب سے بڑا۔ ہمواری = برابری
مطلب - یہ تعلیم ماتحت کو فرمانبرداری
کا طریقہ اور حاکم کو انصاف کا طریقہ سکھاتی
ہے اور دلوں سے دشمنی کے نشان اور
دنیا سے ایجی ٹیشن کی رسم کو نیست نابود
کر دیتی ہے اور یہ تعلیم ہی رعیت کے حقوق
ثابت کراتی ہے اور تمام چھوٹے اور بڑوں
کو برابر کر دیتی ہے۔

(۳) ری پبلک = انگریزی جمہوری
سلطنت۔ پبلک = انگریزی۔ عام
لوگ = جمہور۔ مقید = پابند۔ رہا = آزاد
با وفا = وفادار۔ مطلب - یہ تعلیم ہی
غریبوں کی فریاد کو سنتی ہے اور اسی
نے غلامی کے طریقہ کو نیست و نابود کیا ہے
اور اسی نے جمہوری حکومت کی بنیاد قائم
کی ہے اور عام لوگوں کو یہی تنبیہ کراتی ہے

دوست شام کو قیام فرمائے اور کل ہو جائے تو وہی کل کیطرح بالوں کا سلسلہ شروع کردوں اور آج کے دن کو بھی کل کی طرح ملا دوں اور اسی طرح جو ہمیشہ ہی سلسلہ جاری رکھوں۔

(۱۴) مطلب شعر میں یہ ہے کہ کسیطرح دوست میرے پاس ہی بجائے اور کسیطرح اُس کا دل میرے پاس ہی بہل جائے تو عین مقصود ہے۔

صفحہ ۱۸۱ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر

تغیر حالات

حالات کی تبدیلی

(۱۲)

(۱۰۲) مطلب: اے ظفر ایکدن وہ تھا کہ میں ایسا بچہ تھا کہ میرے دودھ کے دانت ٹوٹتے تھے پھر ذرا بڑا ہوا تو کھیل کود میں گذرنے لگی یعنی عالم جوانی میں مزے اڑانے لگے اور اب یہ حال ہے کہ بڑھاپے کی حالت میں ہوش و حواس

کبھی کبھی ایک قائم نہیں رہے قوۃ سامعہ اور باصرہ میں کمی فرق آگیا ہے۔

شیخ ولی محمد نظیر اکبر آبادی

احوال دل

(۱۳)

(۱۰۳) ندرت مآب = تنہائی میں رہنے والا مراد پوشیدہ کوہ آہن = لوہے کا پہاڑ
مطلب: اے نظیر! ٹھیک دل کا حال کچھ نہ کھلا اور اسکی حقیقت نہ معلوم ہوئی خدا ہی کو علم ہے کہ یہ ندرت مآب (تنہائی میں رہنے والا) یعنی گوشہ میں رہنے والا کیا چیز ہے کیونکہ اگر یہ سخت ہوتا ہے تو لوہے کے پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے اور اگر نرم ہوتا ہے تو گلاب کی پنی سے بھی زیادہ نازک ہو جاتا ہے اسکی ان دو متضاد حالتوں سے اس کی حقیقت نہیں معلوم ہوتی کہ کیا چیز ہے۔

شمس العلماء خواجہ الطاف حسین حالی

مسدس

باطل = جھوٹی۔ مطلب۔ جس قوم نے
کہ تعلیم کی قدر نہیں کی اُس قوم پر ذلت
اور خواری سوار ہو گئی اور بلا تعلیم
بادشاہوں کی حکومت جاتی رہی امیر
گھرانوں پر ذلت چھا گئی بلکہ قابل کہلانے
عزت کے لایق نہ رہے یہانتک کہ اونکی
شرافت کے دعوے بالکل جھوٹے ہو گئے۔
(۸) نہ چلتے ہیں کام = نہ کام جاری ہوتے
ہیں برکت = بزرگی۔ مراد نفع۔ فائدہ۔
پیشہ ور دول = آرد و جمع پیشہ ور پیشہ
کا کرنیوالا۔ مطلب۔ جن لوگوں میں علم
نہیں ہے اُنکا کوئی کام جاری نہیں ہوتا
یعنی ترقی نہیں پکڑتا اور اُنکے کسی پیشہ
والیکے پیشہ میں برکت ہوتی ہے اور نہ
سوداگروں کی تمام تدبیریں اُلٹی پڑنے
لگتی ہیں بلکہ جہالت کی وجہ سے اکثر کھڑ دنگے
رہا نہ بند ہو جاتے ہیں یعنی اُنکو کوئی نہیں
پوچھتا اور یہانتک اُنکی حالت ہو جاتی
ہے کہ جو انکیں دن رات دولت حاصل
کرتے رہتے تھے اور کسب فن دولت
کمانے سے فرصت نہیں ہوتی تھی اب
ایسے بیکار بیٹھے ہوئے ہیں کہ اُنسے کوئی
بات تک نہیں پوچھتا۔
(۹) نشتر = ایک آلہ ہے فصد کھولنے کا۔
ساغر = پیالہ۔ کنول = ایک قسم کا چراغدان
اثاثہ = اسباب۔ عاریت = مانگا ہوا۔
مطلب۔ علم نہونیکی وجہ سے لوگوں کی یہ
حالت ہو گئی ہے کہ اب اُنکے پاس گھر کی
نہ چادر ہے نہ بستر نہ برتن نہ چاقو نہ قینچی
نہ صراحی نہ پیالہ یہانتک کہ مجلسوں میں
کنول اور دفتروں میں قلم غرض جسقدر
ضروری اسباب ہے وہ سب غیر ملکوں کا
مانگا ہوا ہے اپنے گھر اور ملک کا بنا ہوا
کچھ بھی نہیں۔
(۱۰) مغرب = ہے۔ عجم جمع اسکی مشارب
مال تجارت = سوداگری کا مال اہل
حرفت = پیشہ والے۔ تجار = جمع تاجر
سوداگر۔ راہ سد شدت = روز کا رستہ

اور یہی اتحاد کراتی ہے اور یہی وفادار
بنانی ہے۔
(۴) فرمانروائی = بادشاہت فلاحت
کامیابی منزلت = مرتبہ۔ فلاح = فلاح
پانے والا۔ معجز نمائی = معجزہ دکھانا
مطلب۔ سوداگری نے بھی تعلیم ہی سے
رونق پکڑی ہے کیونکہ اسکے مقابلہ میں
اس حکومت بھی ناچیز ہے کامیابی کا اثر
اسقدر مرتبہ بڑھا ہے کہ کامیاب آدمی
کامیابی کا ایک معجزہ دکھا رہے ہیں اس تعلیم
نے دستکاری کو اسقدر ترقی دی ہے کہ جس سے
خدا کی شان اور قدرت ظاہر ہو رہی ہے
(۵) مطلب۔ یہ تعلیم آپس میں لوگوں
سے نا اتفاقی کو دور کرتی ہے اور تمام
قوم میں محبت پیدا کرتی ہے اور جو لوگ
آپس میں کینہ رکھتے تھے اب انکے دل
کینہ سے پاک ہو گئے ہیں گویا اب سب
ملکر ایک لڑی میں منسلک ہو گئے ہیں
اور یہ تعلیم نقطوں پر خط کی طرح گذرتی ہے تمام
یہانتک کہ سبکو ایک بنا دیتی ہے اور
کروڑوں دلوں کو ایکدل بنا دیتی ہے
(۶) ملت = ع مادہ (ملل) مذہب
حمایت = مدد حمیت = ع حمی غیرت
راحت = ع مادہ روح۔ آرام سر حق =
خدا کا بھید۔ تعلق = علاقہ (لگاؤ)
مطلب۔ جس ملک میں تعلیم نہیں ہوتی
وہاں نہ کوئی قوم ہے اور نہ کوئی مذہب
اور نہ کوئی ملک کی مدد کرتا ہے اور نہ
وہاں قومی غیرت پائی جاتی ہے بلکہ ہر
ایک جدا جدا رنج اور جدا جدا آرام میں
ہوتا ہے اور سب کی الگ الگ ذلت
اور عزت ہوتی ہے وہاں یہ خبر نہیں
ہوتی کہ قوم کسکو کہتے ہیں۔ اور اس
قومی تعلق میں خدا نے کیا بھید چھپا رکھا ہے
(۷) مسلط = غالب ملوک = بادشاہ
سلاطین = جمع سلطان بادشاہ
نکبت = ذلت۔ رسوائی۔ خاندانی =
خاندان والا۔ لائق شرافت = بزرگی

بضاعت = پونجی۔ طفیلی = دوسروں کا ذریعہ
ڈھونڈنے والا۔ مطلب۔ اگر یورپ سے
سوداگری مال نہ آئے تو وہاں کے پیدا نہ
والے بھوکے مر جائیں اور سوداگروں کی
تمام روزی کے راستے بند ہو جائیں
یہانتک کہ انکی دکانوں میں کسی قسم کا
سامان ڈھونڈے سے کبھی نہ ملے اور یورپ
میں جسقدر بیوپاری ہیں وہ دوسرے ہی
ملکوں کے بل اور سہارے پر ہیں جسقدر
وہاں کے سیٹھ اور سوداگر ہیں وہ سب کے
سب دوسرے ہی ملکوں کا ذریعہ ڈھونڈنے
والے ہیں یعنی اگر دوسرے ملکوں میں انکا
مال نہ جائے تو بالکل بیکار ہیں اور
بھوکے مر کر رہ جائیں۔

مرثیہ رحلت کوئن وکٹوریا قیصر ہند

ترکیب بند

بند اوّل

(۱) بند اول کا پہلا شعر معانی و تشریح
الفاظ۔ شاہ = بادشاہ۔ گدا = فقیر

محکوم = ماتحت۔ رعیت حکمراں =
حکم کرنیوالا حاکم۔ مطلب = جو لوگ
دوسروں کے ساتھ نیکی کرنیوالے ہیں
ان کا نام کبھی نہیں مرتا خواہ وہ بادشاہ
ہوں یا فقیر یا رعیت یا حاکم۔
(۲) جاگتا ہے انکا نام = روشن ہوتا
تا = تک۔ روز قیامت = قیامت کا
دن۔ گو = اگرچہ۔ لحد = قبر۔ دربیان =
اندر۔ مطلب = جو لوگ دوسروں کے
ساتھ نیکی کرتے ہیں اُن کا نیک نام
قیامت تک روشن رہتا ہے اگرچہ وہ
خود قبر کے اندر بیخبر پڑے ہوئے سوتے ہیں
(۳) پیرہن = لباس۔ پیکر = جسم اسکی
تصویر = بہرہ مندی۔ پکار = شہرت گم
پوشیدہ = چھپے ہوئے [illegible]
ثبت = قائم۔ گڑے ہوا نشان
جھنڈا۔ مطلب۔ اگرچہ لوگوں کے
ساتھ نیکی کرنیوالے خود فنا ہو گئے ہیں
مگر تمام [illegible] اور [illegible]

(۶) بے چون و چرا = بے حجت بے تکرار
مطلب - تیری بادشاہت کے زمانہ میں تجارت
نے اسقدر ترقی حاصل کی تھی کہ اس کے
سامنے بلا حجت حکومت کبھی ہیچ و ناچیز ہے
(۷) فتوحات = جمع فتوح جمع فتح مراد
ترقی - دہر = زمانہ جمع اسکی دہور مطلب
اس زمانہ میں علوم فنون نے اسقدر ترقی
اور فتوحات حاصل کی ہیں کہ زمانہ کی تاریخ
میں کہیں بھی اسقدر ترقی کا پتہ نہیں پایا
جاتا یعنی کسی زمانہ میں بھی علوم و فنون کی
اسقدر ترقی نہیں ہوئی۔
(۸) روز ازل = وہ دن جسکی ابتدا نہو
نہاں = پوشیدہ چھپی = حکومت راز =
بھید - آشکارا = ظاہر مطلب علم کا اندر
جو حد ابر رگ کے طاقت پوشیدہ رکھ چھوڑی
تھی وہ کھید تیرے دور حکومت میں آ کر ظاہر
ہو گیا ہے یعنی علم کے جو ہر تیرے زمانہ میں
آ کر ظاہر ہوئے ہیں۔
(۹) بر اعظم = خشکی کا سب سے بڑا حصہ۔
بر پا = قائم عَلَم = جھنڈا مطلب خشکی کے
ہر ایک بڑے حصہ میں تیرے جھنڈے گڑے
ہو گئے ہیں اور تیرے بیڑوں اور جہازوں سے
سمندر تھگیا یعنی تیرے جہازوں اور بیڑوں
نے تمام سمندر روندہ ڈالا۔
(۱۰) شاعروں = اردو جمع شاعر شعر کہنے
والا - مدح سامعہ = مرکب صاف پہلے لوگوں
کی تعریف - غلو = مبالغہ کی وہ قسم جو عقل
اور واقع دونوں کے خلاف ہو حقائق
جمع حقیقت کسی چیز کی اصلیت ماہیت
سر تا پا = سر سے پاؤں تک یعنی تمام بالکل
مطلب - شاعروں نے مبالغہ و غلو سے پہلے
زمانہ کے لوگوں کی تعریف میں مدح کہی ہیں
تیرے زمانہ میں مبالغہ اور غلو ہے بالکل حقیقت
اور حقیقت اور واقعہ و عقل کے مطابق ثابت ہو
(۱۱) خردل = رائی - لیب اعمی کر میں =
رات کو لیب الیں رات گذرا میں جھگ لیا
ہوا = ہوا کے پردہ آسمانی انہوا ہالہ
مطلب - اسکا علم کسی کو بھی نہیں پا سکا تھا

نشان = علامت۔ مطلب۔ صاف۔
(۱۰) ماتم = سوگ۔ زلزلہ = بھونچال
کینیڈا = شمالی امریکہ کی ریاستیں۔
سلطنت انگلشیہ کے قبضہ میں ہیں
مطلب۔ جسکی وجہ سے شمالی امریکہ سے
لیکر ہندوستان تک بھونچال آگیا ہے۔
یعنی آج دنیا میں گھر گھر سوگ ہو رہا ہے۔
(۱۱) کوہ نور = اسکندریہ = ملکہ معظمہ
قیصر ہند۔ لعل = جواہر جمع اسکی آجال
چہاہی = مراد دولت۔ مطلب۔ اے
ملکہ معظمہ تو کیا مری گویا تیرا مرنا دنیا
کے ہاتھ سے دولت نکلنے کے برابر ہو گیا

بند دوم

(۱) مطلب۔ اے زمین کے بادشاہ
تیری بھلائی اور نیکدلی سے ہمکو یہ
پوری امید ہے کہ خدا تجھکو آسمان کی
بادشاہت بھی ضرور عطا فرمائیگا۔
(۲) بیگانوں = اردو جمع بیگانہ
اپنے مراد ہمقوم بیگانوں = اردو جمع
بیگانہ = غیر لوگ مراد غیر قومیں مطلب
اے ملکہ وکٹوریا تو نے اپنی نیکی کے سبب تمام
ہمقوم اور غیر قوموں کے دل قابو میں
کر لئے تھے یعنی سب تیرے دل سے خیر خواہ و مطیع تھے
(۳) دلیل = ثبوت۔ کافی = کامل۔
فقط = بس۔ صرف۔ فضیلت = زیادہ
(فضل) بزرگی۔ ادعا = دعویٰ کرنا۔
مطلب۔ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے
کہ عورت مرد پر بزرگی رکھتی ہے تو اس
دعوے کیواسطے تیری مثال کافی اور
پورا ثبوت ہے۔
(۴) اقبالمندی = نصیبہ وری۔
نہیں چھپتا = آنکھ میں نہیں سماتا مراد
نہیں دکھائی دیتا۔ کشور کشا = اسم
فاعل ترکیبی ملک فتح کرنیوالا مراد بادشاہ
مطلب صاف۔
(۵) مطلب۔ جو مرتبہ کہ خیال کی
حد سے بھی باہر ہے تیرے اقبال نے
قوم کو اس مرتبہ تک پہونچا دیا ہے۔

مطلب۔ تو ملک میں اس طرح روشن
تھی جس طرح ڈیوٹ پر چراغ تیری روشنی
سے تمام ملک اور مذہب روشن ہوتے تھے
یعنی تجھسے ملک اور تمام مذہب خوش تھے
کسی مذہب کی بندش نہ تھی۔
(۷) سر لسبز = بالکل مصلح = اصلاح
کرنیوالا سنوارنیوالا مراد نقص اور
خرابی سے بچانیوالا تصور کرتی تھی =
خیال کرتی تھی۔ خلقت = مادہ خلق دنیا
مطلب = جس طرح نمک تمام کھانوں کا
مصلح اور سنوارنیوالا ہوتا ہے اسیطرح
تمام دنیا تجکو بھی ملک کا سنوارنیوالا
اور اصلاح کرنیوالا سمجھتی ہے یعنی جسطرح
بغیر نمک کے کھانا ذائقہ دار نہیں ہو سکتا
اسی طرح تیرے بغیر ملک اصلاح نہیں پاسکتا
(۸) حق = خدا۔ خلافت = بادشاہت
نیابت۔ اہلیت = مادہ (اہل) قابلیت
مطلب۔ صاف ہے۔
(۹) بخیر و نکو = مراد بخیر قومیں۔ اپنوں کو =
ہمقوم۔ فخر = ناز۔ نادرت = تمکنت سلطنت
(۱۰) کنج لحد = قبر کا کونہ۔ برکت = بزرگی۔
مطلب = جیسطرح تیرے سبب ملک میں
برکتیں کھلی ہیں اسی طرح خدا قبر کے کونہ
میں تجکو اپنی برکت اور بزرگی عطا فرمائے۔
(۱۱) فرد = یکتا بے مثل۔ اقبال = نصیبہ
بینظیر = بے مثل۔ اخلاق = مادہ خلق
جمع خلق اچھی اور نیک عادت سناٹا
سنسان۔ عالم خموشی۔ آفاق = مادہ
(افق) آسمان کا کنارہ مراد جہان دنیا
مطلب۔ تو نصیبہ اور نیک عادات
میں بے مثل تھی اسلئے تیرے مرنیسے دنیا
پر عالم خموشی چھایا ہوا ہے یعنی تیرے
بغیر دنیا سنسان پڑی ہوئی تھی الہٰی
دنیا کو لطف زندگی جاتا رہا۔

بند چہارم

برٹن = انگریزی مراد انگلینڈ۔ اسکاٹلینڈ ویلز
عہد دولت = حکومت کا زمانہ نہال ہے
بود اشجار نا خوش ابر نوال = مرکب

کررائی کا ایک چھوٹا سا سٹر نیرے زمانہ میں
اسقدر بڑا ہوجائیگا کہ تمام آسمانی پرندے
اسکی شاخوں پر ان کو بسیرا لیں گے۔

بند سوم

(۱) دست قدرت = قدرت کا ہاتھ
فوقیت = بلندی فضیلت مطلب
اگرچہ خدا نے بزرگ نے تجکو عورت کی
(صورت) بنا یا تھا لیکن دنیا کے
جوانمردوں پر تجکو فضیلت اور بزرگی
عطا فرمائی تھی۔

(۲) وارث = ع۔ مادہ (ورث) اس
مال کا مالک جو مردہ کیطرف سے کسیکو پہنچتا ہے
مجازاً (مالک) حلیم = ع مادہ (حلم) بردبار
کرنیوالا حلم = بردباری آفاق = ع جمع
افق آسمان کا کنارہ مجازاً دنیا۔ مکنت
ع مادہ (کون) مرتبہ عزت۔ مطلب
یہ بات ٹھیک ہے کہ جو لوگ بردبار ہوتے
ہیں وہی ملک کے مالک اور بادشاہ ہوتے ہیں
اور تمکو دنیا میں اپنی بردباری ہی کے

سبب عزت حاصل ہوئی ہے۔
(۳) تسلی = ع مادہ (سلی) اطمینان
جھیلیں گے غم = رنج اٹھائیں گے۔
ہوچکے ختم = غم ختم ہوگئے راحت = ع
مادہ (روح) آرام چین مطلب صاف۔
(۴) متبارک = ع مادہ (برک) برکت
اور بزرگی پائے ہوئے مراد بزرگ صلح
ع۔ ہر ایک سے اتفاق اور میل فرزندی
فرزند ہونا خلعت = ع لباس مادہ خلع
پہلو میں = سینہ میں۔ مطلب صاف۔
(۵) مبارک = مجازاً نصیب ملیں ع
خلد = ع بہشت جنت۔ دیدار = ف
ملاقات۔ آنکھوں سے کسی کو دیکھنا نعمت
دولت جمع اسکی (نعم) مطلب تو بزرگ دل
تھی کیونکہ تیرے سینہ میں پاک دل موجود
تھا اب مرنے کے بعد بھی خدا تجکو اپنا دیدار
نصیب فرمائے۔
(۶) نور = ع روشنی جمع اسکی انوار
ملت = ع مذہب مادہ اور جمع اسکی (ملل)

حال خلق = مراد اضافی دنیا کا حال۔
یاں = مراد اس جگہ۔ واں = دوسری جگہ
مصیبت = مادہ صوب۔ تکلیف = یہاں
مراد سختی مطلب = اگرچہ تیرے چین اور
آرام دینے والی بادشاہت کے زمانہ میں
یہ امر ممکن ہے کہ رعیت کے بعض آدمی عاجز
اور پریشان حال ہوں مگر خدا کی بادشاہت
میں کبھی دنیا کا ایسا ہی حال ہے کہ کہیں
خوشی ہے اور کہیں تکلیف کہیں ہنستا ہے
تو کہیں کال غرض یکساں حال یہاں نہیں ہے
تو وہاں کبھی نہیں واہ کیا خوب تقابل ہے
(۹) قانون قدرت۔ خدائی قانون
حکمت = دانائی مراد باریکی مطلب
اگرچہ خدائی قانون دانائی اور باریکی سے
خالی نہیں ہے لیکن جو امر ایک کیواسطے
مفید ہے وہ دوسرے کیواسطے موافق
اور مناسب نہیں ہو سکتا۔
(۱۰) قوانین الٰہی = خدائی قاعدے
قوانین بشر = آدمی کے بنائے ہوئے قاعدے
راضی = خوشی۔ محال = ناممکن۔
مطلب۔ خدائی قاعدے اور نیچرل
اصول ہوں یا آدمی کے بنائے ہوئے
قاعدے ہوں کسی قانون سے تمام
آدمیوں کا خوش اور راضی رکھنا
ممکن نہیں بلکہ امر محال ہے۔
(۱۱) الغرض = حاصل یہ ہے۔
امکان = مادہ کون۔ طاقت۔
مطلب۔ حاصل یہ ہے کہ جیسی
خوبصورتی سے تو ہندوستان میں بادشاہت
کر گئی ہے اس سے زیادہ خوبی انسان
کی طاقت سے باہر ہے۔

رباعیات

خود اعتمادی۔ حالی

خود اعتمادی = اپنے پر بھروسا کرنا۔

(۱)

اپنے بل = اپنی طاقت سے مطلب۔
دریا سے اپنی طاقت سے پار اترو تو نیوں
کے تنکوں کے بھروسے رہو گے تو بہے

اضافی بخشش کا بادل۔ مطلب۔ تیری
بادشاہت کے زمانہ میں (بارش) خوش
اور مالا مال ہو گیا لیکن تیری بخشش
کا بادل ہمیشہ کبھی بہت کچھ برسا ہے یعنے
تیری بخشش اہل ہند پر بھی بیشمار ہیں
(۲) شکر = تھینکس۔ ادا = لوٹا۔ بجا
نہیں لاتے = ادا نہیں کرتے خدا کے
ذوالجلال = بزرگ خدا ذوالجلال
مرکب (ذو) بمعنی صاحب اور الف لام
تعریف اور جلال بمعنی بزرگی سے مرکب ہے
معنی بزرگی والا۔ مطلب۔ جو بندے
کا شکر او تھینکس ادا نہیں کرتے وہ
خدا بزرگ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتے
(۳) دورِ حکومت = بادشاہت کا
زمانہ۔ امن = بے خوفی مراد آرام چین
دوروں = ادوار جمع دور۔ زمانہ
خواب و خیال = مراد وہم و گمان۔ مطلب
ہندوستان نے تیری بادشاہت کے زمانہ
میں وہ چین آرام پایا کہ پہلے زمانوں
میں جس کا وہم و گمان کبھی نہ تھا۔
(۴) قحط = کال۔ مالک کی خبر لی =
ملک کا انتظام کیا۔ مثال = نظیر۔ مطلب
کال کے دنوں میں اور وبائی بیماریوں میں
جو تو نے انتظام کیا ہے بس تیرا انتظام
اپنی نظیر آپ ہے یعنی بے مثل تھا۔
(۵) مطلب = کوئی قوم تیرے زمانہ کی
آزادی کا شکر ادا نہیں کر سکتی گویا اس
احسان میں تمام قومیں بال بال یعنے
بالکل جکڑی ہوئی ہیں۔
(۶) قیدِ احسان = احسان اور شکر کی
قید۔ مجال = طاقت۔ مطلب صاف۔
(۷، ۸) مہد = گہوارہ وہ جگہ جو بچہ کے
واسطے طیار کیجاتی ہے مراد آرام کی جگہ۔
دولت مہد = اسم فاعل ترکیبی آرام
دینے والی بادشاہت چین دینے والی
حکومت۔ زار = عاجز الاغر مراد عاجز
خستہ حال = پریشان حال پر لیکن
خدا کی سلطنت = خدائی بادشاہت

آثارِ زوال - حالی

زوال کے علامات

(۴)

آبا = باپ دادا - قناعت = صبر کیا ہوا۔ نکھے - مطلب - جب گھرانے کی کیفیت ہو کہ باپ دادا تو زمین اور جاگیر پر اطمینان رکھکر بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن کی اولاد سستی اور آرام طلبی پر صبر کئے ہوئے بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اُنکے بچے آوارہ و بیہودہ گردی میں اور حلال نکمے اور بیکار پڑے پھرتے ہیں تو ایسا گھرانا بہت جلد تباہ ہونیوالا اور زوال میں آنیوالا ہے غرض سستی اور آرام طلبی باعث زوال اور بربادی ہے۔

مکر و ریا - حالی

حلہ اور دکھاوا

(۵)

رہِ راست = سیدھا راستہ۔ سدا = ہمیشہ خطرہ = خوف۔ گرگ = و بھیڑیا۔

واجب = ضروری - حذر = پرہیز لباس = پوشاک۔ صورت = جلوہ نما = اسم فاعل ترکیبی جلوہ ظاہر کرنیوالا - مراد ظاہر ہونیوالا۔ مطلب - اسکے حالی جو لوگ ہمیشہ سیدھا راستہ چلتے ہیں انکو بھیڑیوں کا ڈر ہے اور نہ شیروں سے خوف ہے لیکن ان بھیڑیوں سے ڈرنا ضروری ہے جو بھیڑ اور بکریوں کے لباس میں اپنے کو ظاہر کرتے ہیں یعنی ہیں تو بھیڑیا مگر بکری کے لباس میں اپنے کو چھپائے ہوئے ہیں غرض یہ ہے کہ مکار اور ریاکار لوگوں سے ہمیشہ پرہیز رکھنا چاہیے۔

عفو با وجود قدرت انتقام (حالی)
ترجمہ - باوجود بدلے کی طاقت رکھنے کے معاف کرنا

(۶)

موسیٰ = عبرانی۔ بنی اسرائیل کے ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام جنپر خدا کیطرف سے توریت کتاب اتری تھی حضرت عیسیٰ سے

بار اٹھانیکا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ یہ ڈوبنے کا سامان ہے اسے دوسرو نیر بھروسا کرنیوالو خبردار ہو جاؤ غفلت کی نیند کو چھوڑ دو غرض یہ ہے کہ جو کام کرو اپنے بھروسہ پر کرو دوسرے آدمیوں پر بھروسا کرنا بالکل چھوڑ دو۔

احتیاط۔ حالی

(۲)

زر دار ے مالدار مطلب۔ اے مالدار باتو لو اپنے نفس کی خواہش اور آرزوؤں کو روک اور یا ایکدن کبھو کام نکیلیے اور محتاجی کیلیے طیار رہ کیونکہ بری تاک میں چار و طرف چور لگے ہوئے ہیں گھر اور مال اور دولت کی حفاظت رکھ اور خبردار رہ یعنی ہر وقت اپنے موجودہ سامان کی حفاظت اور احتیاط رکھ کیونکہ دشمن برائی چاہنے والے ہر وقت تاک میں بیٹھے ہوئے اور تیرے زوال کی آرزو کر رہے ہیں۔

تقاضائے سن۔ حالی

عمر کا تقاضا

(۳)

حالی = شاعر کا تخلص فسردہ خاطر = کمٹرا ہوا دل مراد رنجیدہ دل باعث = سبب۔ اگلی صحبتوں = پرانی سوسائٹیاں اور ہمدم = دوسرا زیادہ مطلب (اپنے کو غیر فرض کرکے مکالمہ کرتا ہے) حالی کو جو کل رنجیدہ دل پایا تو پوچھا کہ صاحب آج رنجیدہ ہونیکا کیا سبب ہے تو ہنسکر یہ فرمایا کہ میاں اب تمہے برا لیجے جانیکی امید رکھو وہ زمانہ گیا اب زمانہ دوسرا رنگ لایا ہے یعنی جو سن جوانی اور شباب کا عالم جو ہر قسم کے جلسوں کا اور رنگ رلیوں کا وقت تہا وہ ختم ہو گیا اب پیری اور بڑہاپے نے اپنا سکہ بٹھایا ہے اب تو خدا کی یاد کرنا چاہیے اور بجائے ہنسی مذاق کے گریہ وزاری کرنا چاہیے۔

چھوڑی اگرچہ وہ سفید ڈاڑھی والا
ہے مگر (مرتبہ میں) وہ اکثر بچہ ہی کی
مانند ہے -

نیک برتاؤ - جرأت

(۹)

ہستی = زندگی مراد دنیا - مسافر
خانہ = مسافروں کے ٹھیرنے کی جگہ -
ہر روز = ہر دن - رنجیدہ = دکھی -
سرا = مکان مراد دنیا - مطلب -

یہ دنیا گویا ایک مسافرخانہ اور سراے ہے
ہر دن یہاں مسافروں کے قافلے
آتے جاتے رہتے ہیں تو کسی شخص کو اس
مسافرخانہ دنیا میں دکھی نہ رکھ کیونکہ
یہاں سے جب تو چلا جائیگا تو پھر
دوبارہ اس سراے دنیا میں نہ
آسکیگا اس لئے سب کو خوش رکھ
کسی کو دکھی اور رنجیدہ
مت رکھ -

والخیر

حصہ نظم ختم ہوا

ایکہزار چار سو ستر برس پہلے پیدا ہوئے

اسے بار خدا = اے پاک خدا۔ مقبول = پسندیدہ (قبل) پسند ہو۔ ارشاد = راہ دکھانا مجازاً فرمایا۔ مطلب۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ پیغمبر نے خدا کے بزرگ کے حضور میں یہ عرض کیا اے پاک خدا تیرے بندوں میں سب سے زیادہ مقبول اور پسندیدہ کونسا بندہ ہے بزرگ خدا نے فرمایا کہ میرا سب سے زیادہ مقبول وہ بندہ ہے جو بدی کا بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے اور پھر بدلہ نہیں لیتا۔

ہمت۔ مؤلف

(۷)

مشکلات = مادہ (شکل) جمع مشکل (دشواری) وقت سختی طغیانی = زیادتی۔ کثرت۔ اہل ہمم = ہمت والے اہل قیاس جمع دو معنی صاحب اور ہمم جمع ہمت۔ ہنر = کمال۔ جوہر = خوب = اچھی طرح عمدہ طور سے اونچا پانی = گہرا پانی

مطلب۔ جسقدر مشکل اور دقتیں زیادہ ہوتی ہیں ہمت والے آدمیوں کو اور زیادہ آسانی معلوم ہوتی ہے کیونکہ تیراک اپنا کمال اچھی طرح اسوقت دکھاتا ہے کہ جب پانی اس کے سر سے اونچا ہو جاتا ہے اسی طرح اہل ہمت اپنی ہمت کے جوہر اسوقت عمدہ طور سے ظاہر کرتے ہیں کہ جب چاروں طرف سے انکو دقتیں گھیر لیتی ہیں غرض یہ کہ باہمت آدمی کو جسقدر دقتوں سے زیادہ معاملہ پڑتا اور زیادہ ہمت کرتا ہے

حب دنیا۔ اسمٰعیل

دنیا کی محبت

(۸)

قول = کلام۔ گو = اگرچہ۔ ریش سفید = سفید ڈاڑھی مطلب کسی بزرگ کا یہ کلام بالکل سچا ہے کہ جو بچپن ہی سے پیدا ہو وہ اچھی عادت ہے اسیطرح جس شخص نے دنیا کی محبت دل سے نہیں

منجملہ انکے توبۃ النصوح مرآۃ العروس
بنات النعش ابن الوقت قرآن شریف
کا سلیس بامحاورہ ترجمہ موجود ہے
زبان اردو کے رکنی ایک رکن شمار کئے
جاتے ہیں اور ان کی ذات سے زبان
اردو کو بہت مدد ملی۔

ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر

یہ سلطنت مغلیہ کے آخری بادشاہ تھے
ان کا اصلی نام سراج الدین تھا شیخ
محمد ابراہیم ذوق کے شاگرد تھے
ان کا کلام سادہ اور روزمرہ کا پورا
پورا نمونہ ہے سلطنت سے معزول ہونے کے
بعد رنگون بھیج دیئے گئے کئی دیوان
ان کی یادگار ہیں۔

شیخ محمد ابراہیم ذوق

ان کا اصلی نام محمد ابراہیم تھا۔ شیخ
محمد رمضان کے بیٹے تھے سنہ ۱۲۰۴ھ میں
پیدا ہوئے ابتدا میں حافظ غلام رسول
شوق سے اصلاح لیتے رہے پھر شاہ
نصیر کے شاگرد ہوئے جدت اور طبیعت
کی روانی نے استاد کے دل میں بھی
رشک پیدا کر دیا اکبر کے دربار سے
خاقانی ہند اور بہادر شاہ کے دربار سے
ملک الشعراء کا خطاب عطا ہوا۔ اور
بہادر شاہ کے استاد بھی تھے سنہ ۱۲۷۱ھ
میں ۶۷ برس کی عمر پا کر اس جہان سے سفر کیا۔

میر محمد تقی میر

ان کا اصلی نام محمد تقی میر عبداللہ
اکبر آبادی کے بیٹے تھے سراج الدین
علی خاں آرزو کے رشتہ دار تھے سنہ ۱۱۹۰ھ
میں دہلی کو چھوڑ کر لکھنؤ آئے نواب
آصف الدولہ بہادر نے ان کی بہت
قدردانی کی اور سو روپیہ ماہوار تنخواہ
مقرر کر دی ایک مرتبہ نواب صاحب سے
ناخوش ہو کر چلے آئے اور حالت فقر میں

مصنفین نظم کی سوانحعمریاں

خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

الطاف حسین نام اور حالی تخلص ہے اور غالب مرحوم کے شاگرد رشید ہیں انکی کئی مثنوی اور مسدس اور دو دیوان چھپکر شائع ہو چکے ہیں ان کے کلام کی روانگی مطلب کی ادائگی زبان کی شائستگی اپنا نام پیدا کر رہی ہے ۔ مثنوی مسدس غزلیات قصائد سب کچھ لکھتے ہیں مگر ان کا طرز انہیں کے ساتھ مخصوص ہے انھوں نے مثنوی اور غزلیات اور مسدس کے لکھنے میں جو طرز اختیار کیا ہے وہ غالب مرحوم کے رنگ سے میلوں دور ہے مگر جس مضمون کو بیان کیا ہے اسکا حاکہ الیبا اتارا ہے گویا وہ منہ سے بول رہا ہے اور انگریزی طرز کو نظم اردو میں سچا ما ماہیں کی ایجاد ہے اسلیئے انکو اس طرز کا موجد کہا جائے تو بجا ہے آپ ابتداء عمر میں اریبک اسکول دہلی میں مدرس عربی و فارسی رہے اور کچھ عرصہ پنجاب میں پروفیسر گورمنٹ کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب پایا اور ابھی تک اپنے وطن (پانی پت) با فید حیات گھر میں گوشہ نشین ہیں

شمس العلماء مولوی حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی دہلوی

یہ بہت بڑے فاضل عربی کے ادیب یونیورسٹی پنجاب کے فیلو قرآن شریف کے مترجم دہلی میں پیدا ہوئے اور ماہ مئی ۱۹۱۲ء میں اس جہان سے کوچ کر گئے ان کی بہت سی تصانیف مشہور ہیں

ہوگئے تھے اور نواب کی طرف سے
بہت کچھ اعزاز و اکرام حاصل کیا
نواب ان کی بہت بڑی عزت کرتا تھا
مصحفی کے ہمعصر تھے اور آپس میں
خوب نوک جھوک رہتی تھی طبیعت
کی شوخی سے ہمیشہ استاد
مصحفی سے بازی لیجاتے - آخر عمر
میں جنون ہوگیا تھا اور اسی
جنون میں سنہ ۱۲۳۳ھ میں اس
دنیائے ناپائیدار کو چھوڑ کر عالم
بقا کی طرف کوچ کیا -

مرزا اسد اللہ خاں غالب

ان کا اصلی نام اسد اللہ خاں اور
مرزا نوشہ عرف تھا اوّل اوّل
انھوں نے اپنا تخلص اسد رکھا
پھر اس کو ترک کرکے غالب تخلص
کیا سرکار شاہی سے نجم الدولہ
اور دبیر الملک خطابات سے
اعزاز حاصل کیا سرکار انگریزی
سے پنشن پاتے تھے ان کی اصل
پیدائش کی جگہ اکبرآباد ہے اور
دہلی وطن ان کا اردو کلام نہایت
دقیق اور فارسی چاشنی کو لئے
ہوئے ہے بلکہ اکثر محاورے اور
ضرب الامثال کے ترجمے اردو
میں بیان کر جاتے ہیں جس
کی وجہ سے ان کا اردو کلام
گہرا معلوم ہوتا ہے ذوق مومن
خاں ان کے ہمعصر تھے استاد
ذوق سے کبھی کبھی نوک جھوک
بھی ہوجایا کرتی تھی - ان کا
ایک دیوان فارسی اور دوسرا
اردو میں شائع ہوچکا ہے -
اردو دیوان بہت وقعت کی
نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ایک
مجموعہ رقعات اردوئے معلّٰی
کے نام سے شائع ہے مرزا غالب

اپنی زندگی بسر کرنے لگے مگر نواب صاحب
کی طرف توجہ نہ کی ۱۲۴۹ھ میں فوت ہوئے

خواجہ حیدر علی آتش

ان کا اصلی نام حیدر علی تھا یہ اصل میں
دہلی کے رہنے والے تھے لیکن بعد میں
لکھنؤ چلے گئے اور وہاں جاکر سکونت
اختیار کر لی ان کے خاندان میں
پیری مریدی کا سلسلہ جاری تھا
انھوں نے شاعری اختیار کر کے
خاندانی سلسلہ کو چھوڑ دیا مصحفی کے
شاگرد تھے اسی روپیہ شاہ اودھ سے
تنخواہ پاتے تھے بہت مخیر تھے
روپیہ گھر میں دیتے باقی خیرات
کر دیتے شیخ ناسخ کے معصر تھے کبھی
کبھی ان سے نوک جھوک بھی ہو جایا
کرتی تھی ۱۲۶۲ھ میں انتقال کیا۔

مرزا محمد رفیع سودا

ان کا اصلی نام مرزا محمد رفیع ۱۱۲۵ھ
میں دہلی میں پیدا ہوئے ان کے
والد مرزا محمد شفیع کابل سے تجارت
کے ارادے سے ہندوستان میں
آئے مرزا سودا شیخ ظہور الدین شاہ
حاتم کے شاگرد تھے قصیدہ گوئی
میں خاص کمال تھا خاصکر ہجو
میں ۶۰ برس کی عمر میں دہلی سے
فرخ آباد میں چند روز نواب بنگش
کے یہاں مقیم رہے پھر وہاں سے
لکھنؤ چلے گئے دو دیوان ایک
اردو ایک فارسی ان کی یادگار ہے
۱۱۹۵ھ میں اس دنیا سے سفر کیا

سید انشاء اللہ خاں انشا

اصلی نام انشاء اللہ خاں باپ کا
نام ماشاء اللہ خاں تھا دہلی کے
رہنے والے تھے لیکن لکھنؤ جا کر
نواب سعادت علی خاں کے ملازم

سنہ ۱۸۴۹ھ میں ۷۰ سال کی عمر پاکر دنیائے فانی کو چھوڑ کر عالم باقی کو سدھارے۔

شیخ امام بخش ناسخ

ان کا اصلی نام امام بخش تھا خدا بخش خیمہ دوز کے بیٹے تھے ان کے والد کا اصلی وطن لاہور تھا یہ فیض آباد میں پیدا ہوئے تھے فارسی کتابیں حافظ وارث علی لکھنوی سے اور عربی کتابیں علماء فرنگی محل سے پڑھی تھیں ابتدا میں میر تقی کی خدمت میں اصلاح کے واسطے جایا کرتے تھے لیکن استاد کی نازک مزاجی سے تنگ آکر جانا چھوڑ دیا تھا سید انشا۔ قتیل جرأت۔ مصحفی کے انتقال کے بعد مشاعروں میں غزلیں پڑھنے لگے تین دیوان اور ایک مثنوی ان کی یادگار ہے۔ سنہ ۱۲۵۴ھ میں انتقال کیا۔